Aawami News
Urdu Daily Ranchi-Kolkata-Patna
Website : www.live7tv.com
Group Editor : Aziz Burney
अवामी न्यूज़

روزنامہ عوامی نیوز

کوئی بھی مشورہ یا شکایت کیلئے رابطہ کریں
directoraawaminews@gmail.com
بے باک صحافت کا علمبردار
₹5/- only
کوئی بھی خبر، تصویر، اطلاع، اعلان ہمیں اس واٹس ایپ نمبر پر ارسال کریں
9102122786
شادی، سالگرہ اور بچوں کی سالگرہ کی تصویر ہمیں Email کریں

Pages-08 ● 21 :شمارہ ● 13 :جلد ● KOLKATA ● Wednesday, 21st January, 2026 ● RNI No. WBURD/2014/56804 ● E-mail- News: aawaminewskolkata@gmail.com, Advt : kolkataadvt@gmail.com, Ph. 033-46034477 / 40651166, Fax : 033-4062-8332 ● بمطابق یکم رشعبان المعظم ۱۴۴۷ھ ● بدھ، ۲۱ رجنوری ۲۰۲۶ء ● کلکتہ

سینگور میں ممتا کی آمد پر ہر طرف شادیانے
وزیراعلیٰ رہائشی اسکیم کی قسطیں تقسیم کریں گی

20 رجنوری: 2026 کے انتخابات سے پہلے سنگور کا پرندوں کا نظارہ۔ مودی کے بعد ممتا بنرجی اس ماہ سنگور میں جائیں گی۔ وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی 28 جنوری کو سنگور میں ایک میٹنگ کریں گی۔ نہ صرف میٹنگ، بلکہ اس مرحلے سے بنگلہ باری پروجیکٹ کی قسط بھی تقسیم کی جائے گی۔ وزیر اعلیٰ کے دورے کی خبر پھیلتے ہی ضلع میں خوشی کا ماحول ہے۔ سب کی توجہ اس بات پر ہے کہ کیا وہ انڈسٹری کا کوئی پیغام دیں گی۔ قیاس آرائیاں یہ بھی ہیں کہ کوئی بڑا اعلان ہوسکتا ہے۔

وزیر اعظم نریندر مودی نے اتوار کو سنگور میں میٹنگ کی۔ اس میٹنگ سے پہلے بی جے پی کے مقامی لیڈروں نے اشتہار دیا تھا کہ وزیر اعظم انڈسٹری کو لے کر بڑا پیغام دیں گے۔ دراصل سنگور کی سرزمین پر مودی کے منہ سے انڈسٹری کے بارے میں ایک لفظ بھی نہیں سنا گیا۔ بنگال بی جے پی کے اندر یہ تنازعہ ہے کہ وزیر اعظم نے صنعت کے بارے میں کچھ کیوں نہیں کہا۔ اس بار مودی کی میٹنگ کے فوراً بعد وزیر اعلیٰ سنگور جا رہے ہیں۔ سب کی توجہ اس بات پر ہے کہ وہ وہاں انڈسٹری کو کوئی پیغام دیں گے یا نہیں۔ دریں اثنا، ریاستی وزراء کی کونسل نے پہلے ہی سنگور میں 500 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری پر اپنی مہر ثبت کردی ہے۔ 11.35 ایکڑ اراضی مختص کی گئی ہے۔ کام شروع ہونے کی بھی اطلاع ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ بنگال ہاؤسنگ اسکیم کی قسط کی رقم بھی چیف منسٹر (باقی صفحہ 2 پر)

سہارنپور میں ہولناک واقعہ: ایک کمرے سے ماں، باپ اور دو بچوں سمیت 5 لاشیں برآمد، پولیس تحقیقات جاری

20 رجنوری: اتر پردیش کے ضلع سہارنپور میں ایک دل دہلا دینے والے واقعے نے پورے علاقے میں سنسنی پیدا کردی ہے، جہاں

ایک ہی خاندان کے 5 افراد ایک کمرے میں مردہ پائے گئے ہیں اور سبھی کے گولیاں لگی ہوئی ہیں۔ مرنے والوں میں اشوک، ان کی اہلیہ انجیتا، والدہ ودیاوتی اور دو بیٹے کارتک اور دیوشال ہیں۔ واقعہ سامنے آتے ہی پولیس و فورنسک ٹیم فوری طور پر موقع پر پہنچ گئی۔ پولیس کے مطابق اشوک اور انجیتا کی لاشیں کمرے کے فرش پر ملی ہیں، جبکہ ودیاوتی اور دونوں بچوں کی لاشیں بستر پر پائی گئیں۔ تمام افراد کے جسموں پر گولیوں کے زخم موجود ہیں۔ ابتدائی جانچ میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ بچوں کے ماتھے پر گولی کے نشانات ہیں، جبکہ اشوک کے سینے پر گولی لگی ہوئی تھی۔ کمرے سے تین طمنچے بھی برآمد کیے گئے ہیں، جس سے معاملہ مزید پیچیدہ ہوگیا ہے۔ ابتدائی تفتیش میں پولیس کو شبہ ہے کہ اشوک نے پہلے اپنی والدہ، اہلیہ (باقی صفحہ 2 پر)

شاہ رخ خان نے ریاض میں 'جوائے ایوارڈز 2026' میں مداحوں کا دل جیت لیا

20 رجنوری: ہندی فلموں کے سپر اسٹار شاہ رخ خان نے ریاض میں 'جوائے

ایوارڈز 2026' میں اپنی متاثر کن موجودگی سے شو کو چرا لیا، جہاں وہ ریڈ کارپٹ پر اپنے خاص کشش اور آسان انداز کے ساتھ آئے۔ سوشل میڈیا پر شیئر کی گئی ایک ویڈیو میں 'پٹھان' اسٹار نے بڑے ایونٹ کا حصہ بننے پر خوشی کا اظہار کیا اور سعودی عرب کے لیے اپنی محبت کا اظہار کیا۔ اپنے پچھلے دوروں کے بارے میں بات کرتے ہوئے، شاہ رخ نے کہا کہ یہ دیکھ کر بہت اچھا لگا کہ کس طرح تقریب کا انعقاد (باقی صفحہ 2 پر)

نفرت انگیز تقاریر سے متعلق عرضیوں پر سپریم کورٹ نے فیصلہ محفوظ رکھا

نئی دہلی 20 رجنوری: سپریم کورٹ نے نفرت انگیز تقاریر کے واقعات کے خلاف مؤثر اقدامات کی مانگ پر دائر متعدد عرضیوں پر منگل کے روز اپنا فیصلہ محفوظ رکھ لیا۔ عدالت کی بنچ، جس میں جسٹس وکرم ناتھ اور جسٹس سندیپ مہتا شامل تھے، نے تمام فریقین کو ہدایت دی کہ وہ اپنے تحریری دلائل اور وضاحتیں مقررہ مدت کے اندر جمع کرائیں۔ عدالت نے کہا کہ اس معاملے میں قانونی نکات اور عملی (باقی صفحہ 2 پر)

جال میں مت پڑیں، حکومت آپ کے ساتھ ہے، احتجاج سے پہلے چندریما کا آشا کارکنوں کو پیغام

کولکاتا: 20 جنوری (عوامی نیوز سروس) بھتے میں اضافہ کا مطالبہ کرتے ہوئے آشا اور آنگن واڑی کارکنان مختلف اوقات میں احتجاج کرتی رہی ہیں۔ آشا کارکنان کل بدھ کو بھی احتجاج کرسکتی ہیں۔ اس بارے میں ریاستی حکومت کی طرف سے اطلاع ہے۔ وزیر چندریما بھٹاچاریہ نے ایک پریس کانفرنس میں یہ دعویٰ کیا اور کہا کہ کارکنوں کو کسی سیاسی پارٹی کے جال میں نہیں آنا چاہئے۔

چندریما نے الزام لگایا کہ ایک سیاسی پارٹی آشا کارکنوں کو اپنے مفادات کے لیے استعمال کررہی ہے۔ مرکزی محرومی کا الزام لگاتے ہوئے وزیر نے دعویٰ کیا کہ یہ منصوبہ ایک مرکزی منصوبہ ہے۔ لیکن مرکز رقم فراہم نہیں کرتا! زیادہ تر اخراجات ریاستی حکومت کو برداشت کرنا پڑتے ہیں۔

چندریما نے کہا کہ ممتا بنرجی کے اقتدار میں آنے کے بعد وہ آہستہ آہستہ کارکنوں کے الاؤنس میں اضافہ کررہی ہیں۔

مرکزی حکومت نے 2007 میں آشا کارکنوں کے لیے پروجیکٹ لایا تھا۔ ایک اصول ہے کہ مرکز 60 فیصد رقم برداشت کرے گا اور ریاستی حکومت 40 فیصد برداشت کرے گی۔ 2008 میں اس وقت کی بائیں بازو کی حکومت نے ریاست میں آشا کارکنوں کا تقرر کیا۔ اس وقت 800 روپے بھتہ دیا جاتا تھا۔ لیکن چندریما کا دعویٰ ہے کہ 5,250 روپے کا موجودہ الاؤنس مکمل طور پر ریاستی بجٹ سے ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ممتا بنرجی کے وزیر اعلیٰ بننے کے بعد 2013 میں بھتہ 800 روپے سے بڑھا کر 1300 روپے کر دیا گیا، اسی سال اس میں مزید 200 روپے کا اضافہ کیا گیا، 17 میں اسے بڑھا کر 2000 روپے کر دیا گیا۔ 2018 میں یہ 3,000 تھی۔ اب یہ بڑھ کر 5,250 روپے ہوگیا ہے۔

یہ دعویٰ کرتے ہوئے کہ بی جے پی کی حکومت والی ریاستوں میں اس سے بھی کم بھتہ دیا جاتا ہے، وزیر نے کہا کہ مدھیہ پردیش میں 4000 روپے اور اتر پردیش میں 1500 روپے دیے جاتے ہیں۔ چندریما بھٹاچاریہ نے آشا کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا، "وزیر اعلیٰ کو آشا کارکنوں سے ہمدردی ہے۔ بھتے میں سال بہ سال اضافہ کیا گیا ہے۔ تقریباً 42,000 موبائل فون دیے گئے ہیں۔" انہوں نے مزید کہا، "ہم آپ کے ساتھ ہیں، لیکن اگر کوئی اسے سیاسی طور پر استعمال کرنا چاہتا ہے، تو اس جال میں نہ پڑیں۔ مرکزی منصوبوں اور مرکزی بجٹ کے دوران آشا کارکنوں کے بارے میں کوئی بات کیوں نہیں کی جاتی؟" انہوں نے مزید کہا، ہماری درخواست ہے پرسکون رہیں، اچھی طرح سے کام کریں، وزیر اعلیٰ مناسب وقت پر توجہ دیں گے، وہ بعد میں دیں گے۔"

دفاتر کے چکر ختم! زمین کے میوٹیشن مسائل کیلئے ریاستی حکومت کا ڈیجیٹل قدم

کولکاتا: 20 جنوری (عوامی نیوز سروس) زمین خریدنے کے بعد میوٹیشن یا پرچہ سے متعلق مسائل پر اب تک عام لوگوں کو مختلف سرکاری دفاتر کے چکر لگانے پڑتے تھے لیکن اب اس پریشانی کے خاتمے کے لئے ریاستی حکومت نے ایک بڑا اور اہم ڈیجیٹل قدم اٹھایا ہے۔ سرکاری ذرائع کے مطابق، زمین سے متعلق شکایات اور اپیلوں کے لئے ایک نیا آن لائن نظام متعارف کرایا جارہا ہے، جس کے تحت محض ایک کلک میں درخواست اور اپیل دائر کی جا سکے گی۔

ریاستی حکومت کے محکمہ اراضی و اراضی اصلاحات کی جانب سے "بنگلار بھومی" پورٹل کو جدید خطوط پر از سرِ نو تیار کیا جارہا ہے۔ اس پورٹل میں ایک نیا آن لائن اپیل ماڈیول شامل کیا جائے گا، جس کے تحت ایک مخصوص لنک فراہم ہوگا۔ اس لنک پر کلک کر کے میوٹیشن، پٹہ اور بَرگا (بٹائی دار) سے متعلق مسائل کے لیے براہِ راست آن لائن اپیل یا شکایت درج کی جا سکے گی۔

زمین کی خرید و فروخت کے بعد پرچہ کی تیاری اور میوٹیشن نہایت ضروری عمل ہے، کیونکہ میوٹیشن کے بغیر سرکاری ریکارڈ میں زمین نئے مالک کے نام پر منتقل نہیں ہوتی۔ اسی عمل سے جڑے مسائل پر ریاست کے مختلف اضلاع میں ہر سال ہزاروں شکایات سامنے آتی ہیں۔ اب تک ان شکایات کے لیے عوام کو بی ڈی او دفتر، بی ایل آر او یا ضلع مجسٹریٹ کے دفتر کے چکر لگانے پڑتے تھے، تاہم نئی ڈیجیٹل سہولت سے اس دشواری کے ختم ہونے کی امید ظاہر کی جارہی ہے۔

میوٹیشن کے عمل کے دوران عموماً خریدار اور فروخت کنندہ کے ساتھ ساتھ ضرورت پڑنے پر ریکارڈ شدہ مالک کو بھی سماعت کے لیے بلایا جاتا ہے۔ سماعت کے بعد ریونیو افسر یا بی ایل آر او فیصلہ صادر کرتے ہیں، جبکہ کئی معاملات میں اس فیصلے کے خلاف ڈسٹرکٹ لینڈ اینڈ لینڈ ریفارمز آفیسر کے دفتر میں اپیل دائر کی جاتی ہے۔ اب ریاستی حکومت نے اس پوری اپیل کارروائی کو آن لائن کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

نئے اپیل ماڈیول کے ذریعے میوٹیشن کے علاوہ بَرگا دار کا نام ریکارڈ سے خارج ہونے، فصل کی تقسیم سے متعلق تنازعات اور زمین کے غلط استعمال سے جڑی شکایات بھی آن لائن درج کی جاسکیں گی۔ انتظامیہ کے مطابق، ریاست میں ہر سال تقریباً 20 سے 25 ہزار اپیلیں دائر ہوتی ہیں۔ آن لائن ٹریکنگ سسٹم کے نفاذ سے ہر معاملے کی پیش رفت ایک نظر میں دیکھی جاسکے گی، جس سے نہ صرف مقررہ وقت میں معاملات کے تصفیے کو یقینی بنایا جاسکے گا بلکہ سرکاری تاخیر اور لال فیتہ شاہی میں بھی نمایاں کمی آنے کی توقع ہے۔

مسلم ووٹروں کے نام کاٹنے کی ہورہی ہے سازش، ٹائیر جلا کر کیا احتجاج گھنٹوں ناکہ بندی بی ڈی او، پولیس، فورس پہونچے موقعے پر

ہگلی: 20 جنوری (محمد شبیب عالم) ایس آئی آر کے نام پر ریاست کے ووٹروں لگاتار پریشانی میں ڈالا جارہا ہے۔ تمام کاغذات دستاویزات جمع کرنے کے بعد ہیرنگ کے نام پر ووٹروں کو قطاروں میں کھڑا کرکے پریشان کیا جارہا ہے۔ ووٹروں کا یہ بھی الزام ہے کہ اقلیتی ووٹروں کا نام ووٹر لسٹ سے ایک سازش کے تحت کاٹنے، مٹانے کی کوششیں ہورہی ہے۔ فارم نمبر سات کولیکر کشیدگی پھیل گئی بتایا جاتا ہے چنسورہ بدھان سبھا کے تحت پولوا راج ہاٹ گرام پنچایت کے بائیس نمبر بوتھ کے تین سو سے زائد ووٹروں کا نام نکال دیا گیا ہے۔ یہاں ووٹروں کا الزام ہے کہ بی ایل او کے جانب سے فارم تقسیم کیا گیا اور کہا گیا کہ رات بارہ بجے سے پہلے اسے پر کرکے جمع کریں۔ فارم سات تب پر کیا جاتا ہے یا تو ووٹر کی موت ہوگئی ہے یا پھر وہ ہندوستان میں رہنے والا نہیں ہے۔ فارم ملنے کے بعد لوگوں کا غصہ پھوٹ پڑا اور منگل کی صبح ہزاروں کی تعداد میں علاقائی لوگ راستے پر اتر گئے اور بنڈیل موڑ سے لیکر پولوا جانے والے راستے کی ناکہ بندی کرکے ٹائیر جلا کر احتجاجی مظاہرہ شروع کیا صبح آٹھ بجے سے راستے کی ناکہ بندی ہوئی اور دوپہر بعد بحال ہوئی، وہ بھی پولیس اعلیٰ افسران اور بی ڈی او یقین دہانی کے بعد بی ڈی او موقعے پر پہنچ گئے لوگوں کو مائک کیز رئیے سمجھانے کی کوشش کرتے نظر آئے۔ ادھر صورتحال بے قابو دیکھتے ہوئے کافی تعداد میں پولیس عملے، فورس بھی تعینات نظر آئے۔ بی ڈی او سے ووٹروں نے سوال کیا کہ اصلی ووٹروں کے ہاتھوں میں فارم نمبر سات دیا گیا ہے۔ ووٹروں کا یہ بھی الزام ہے کہ ہمارے نمبر پر سات نمبر فارم نہ جانے کس نے کیوں جمع کیا ہے ہم اسے سامنے دیکھنا چاہتے ہیں اسکی شناخت چاہتے ہیں آخر جو لوگ حیات سے ہیں، ہندوستانی ہیں اس کے باوجود انکے نام پر فارم نمبر سات بھرا گیا ہے اور اسی فارم کے چلتے ہمیں ہیئرنگ میں بلایا جارہا ہے۔ صحافی نے بی ڈی او سے سوال کیا کہ بہت سارے لوگ ہیں جنکے پاس برتھ سٹیفکیٹ نہیں ہے، اسکول سٹیفکیٹ نہیں ہے یا 2002 کے ووٹر لسٹ میں نام نہیں ہے پھر انکا کیا ہوگا؟ بی ڈی او نے کہا کہ سب سے پہلے کسی بھی شخص کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے الیکشن کمیشن کی ہدایت ہے کہ کسی بھی اصلی ووٹر کا نام کٹنا نہیں چاہئے اور رہی بات کسی کے پاس برتھ سٹیفکیٹ، اسکول سٹیفکیٹ یا پھر 2002 ووٹر لسٹ میں نام نہیں ہے تو اس سے گھبرانا نہیں ہے آپ اپنا آدھار، ووٹر کارڈ، والدین کا دستاویزات تو ہے اسے لیکر جمع کریں۔ بی ڈی او کے سمجھانے بجھانے کے بعد آخر میں لوگوں نے راستے کی ناکہ بندی ہٹائی اور کئی گھنٹوں بعد آمد و رفت بحال ہوئی۔

انور حسین تھائی لینڈ میں انٹرنیشنل ایوارڈ کے کیلئے نامزد

کولکاتا: 20 جنوری (پریس ریلیز) کمرہٹی میں کھیلوں، نظم وضبط اور جامع تعلیم کا ایک پرجوش جشن دیکھنے کو ملا کیونکہ علامہ اقبال انٹرنیشنل اسکول نے بڑے جوش وخروش اور کمیونٹی کی شرکت کے ساتھ اپنے سالانہ اسپورٹس ڈے کا کامیابی سے انعقاد کیا۔

تقریب کی خاص بات ورلڈ کراٹے چیمپئن ہز رائل ہائینس پرنس ڈاکٹر ایم اے علی کی بطور مہمان خصوصی موجودگی تھی۔ طلباء، والدین اور مہمانوں سے خطاب کرتے ہوئے، ڈاکٹر علی نے اسکول کے پرنسپل، مینجمنٹ اور ٹرسٹ کے سرپرست انور علی کے وژن اور کوششوں کو سراہتے ہوئے، سستی قیمت پر معیاری تعلیم کو فروغ دینے کے ان کے عزم کو سراہا۔

ڈاکٹر علی نے کہا کہ علامہ اقبال انٹرنیشنل سکول "تعلیم سب کے لیے" کے مشن کو آگے بڑھاتے ہوئے، معیاری اور قدر پر مبنی تعلیم برائے نام کم سے کم فیس کے ساتھ فراہم کرکے ایک مضبوط مثال قائم کررہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایسے اداروں کی بنیاد تعلیم اور کھیلوں کے ذریعے معاشرے کے پسماندہ طبقات کو بااختیار بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ مزید بات کرتے ہوئے، ڈاکٹر ایم اے علی، جو نہ صرف ایک بین الاقوامی شہرت یافتہ کراٹے چیمپئن ہیں بلکہ انڈونیشیا کے شاہی سلسلے سے بھی وابستہ ہیں، نے اعلان کیا کہ کمرہٹی کولکاتا کے انور حسین کو 7 جون 2026 کو رائل تھائی آرمی کلب بنکاک تھائی لینڈ میں کنگ سانی وجایا بین الاقوامی ایوارڈ کے لیے نامزد کیا گیا ہے، علامہ اقبال انٹرنیشنل اسکول کے ذریعے تعلیم کے فروغ میں شاندار خدمات کے لیے۔ سپورٹس ڈے میں متاثر کن پرفارمنس، ایتھلیٹک مقابلوں اور مظاہروں کو نمایاں کیا گیا جو طلباء میں نظم وضبط، ٹیم ورک اور اعتماد کی عکاسی کرتے تھے۔ والدین اور مہمانوں نے تعلیمی، کھیلوں اور کردار سازی پر اسکول کی متوازن توجہ کو سراہا۔ تقریب کا اختتام ایک مضبوط پیغام کے ساتھ ہوا کہ کھیلوں کے ساتھ مل کر تعلیم ایک صحت مند، زیادہ بااختیار مستقبل کی تشکیل کرسکتی ہے، جس سے خطے میں جامع اور ترقی پسند تعلیم کی روشنی کے طور پر علامہ اقبال انٹرنیشنل سکول کے کردار کو تقویت ملتی ہے۔ اسکول کے ایم ڈی سلیم نے کہا کہ بلیک بیلٹ تک مفت کراٹے کی تربیت اپریل 2026 سے اسکول کے نصاب میں متعارف کرائی جائے گی۔

بی ایم کنسٹرکشن کی کمیونٹی فیسٹ میں سلائی مشینیں، کمبل اور تعمیراتی سامان تقسیم کیا گیا

بی ایم کنسٹرکشن ایک قابل اعتماد تعمیراتی کمپنی ہے۔ خوراک، لباس اور رہائش بنیادی انسانی حقوق ہیں۔ بی ایم کنسٹرکشن کے سربراہ بپا منڈل اس حق کی بنیاد پر طویل عرصے سے لوگوں کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ وہ اپنی سماجی ذمہ داری کے تحت عام لوگوں کے لیے فلاحی کام کرتے رہے ہیں۔ اتوار کو کمپنی نے اسمارٹ ویلج میں ایک بڑا سماجی پروگرام منعقد کیا۔ جنگلات کی ایک بڑی دعوت کا بھی اہتمام کیا گیا۔ کمیونٹی رہنما موجود تھے۔ حاضری قابل ذکر تھی۔ جشن کے ماحول میں، ندیا، ہوڑہ اور کولکاتا سمیت کئی اضلاع سے تاجروں اور اہم شخصیات نے اس تقریب میں شرکت کی۔ یہ چاند بازار سے مشابہ تھا۔ اس موقع پر مغربی بنگال اقلیتی کمیشن کے چیئرمین احمد حسن عمران، راجرہاٹ نیو ٹاؤن ایم ایل اے تاپس چٹرجی، کونسلر اریتریکا بھٹاچاریہ، بورو چیرمین شہناز منڈل، راجرہاٹ پولیس اسٹیشن کے انسپکٹر جونا کی باغچی، سعودی عرب کے حکیم الاسلام، مامنور رشید، ڈسٹرکٹ کونسلر آفتاب الدین، سوز مین شیخ، تاجران شیخ اور دیگر بھی موجود تھے۔ ایم ایل اے تاپس چٹرجی نے کہا کہ تعمیراتی کاموں کے ساتھ ساتھ تنظیم عوام کے ساتھ کھڑے ہوکر اپنی سماجی ذمہ داری کو پورا کررہی ہے۔ اس دن علاقے کے 15 افراد میں سلائی مشینیں تقسیم کی گئیں اور کئی بے سہارا لوگوں میں موسم سرما کے کمبل بھی تقسیم کیے گئے۔ زندگی کی حفاظت کے لیے 100 افراد میں تعمیراتی سامان بھی تقسیم کیا گیا۔ میٹنگ میں احمد حسن نے کہا کہ بپا منڈل اور ان کی تنظیم مستقبل میں بھی لوگوں کے لیے کام کرتی رہے گی۔ بی ایم کنسٹرکشن کے سربراہ بپا منڈل نے کہا، "ہم شروع سے ہی عام لوگوں کے ساتھ مل کر کام کر رہے ہیں۔ تعمیراتی کاموں سے ہٹ کر، سماجی اور خیراتی کام مجھے متاثر کرتے ہیں۔ بہت سے لوگوں نے اس تقریب کی تعریف کی ہے۔" درحقیقت، یہ کہے بغیر چلا جاتا ہے کہ ان میں سے بہت سی تنظیموں کو اپنے خوابوں کے گھر مل گئے ہیں۔ سرسبز نیو ٹاؤن میں بپا منڈل نے ایک منفرد مثال قائم کی ہے۔ تقریب کی نظامت شکیل انصاری نے کی۔ یہ رنگا رنگ تقریب دلچسپ اقساط سے بھرپور تھی۔ بچوں نے بھی اپنی مصروف چھٹی کا مزہ لیا۔ (نورالاسلام خان)

دارالعلوم تیغیہ معینیہ خضر پور میں سالانہ امتحان سالانہ جلسہ اور کھیلوں کے مقابلوں کا انعقاد

دارالعلوم تیغیہ معینیہ خضرپور میں اس وقت سالانہ امتحانات نہایت نظم وضبط اور خوش اسلوبی کے ساتھ جاری ہیں۔ امتحانی ماحول پرُسکون ہے اور نگران اساتذہ اپنی ذمہ داریاں پوری ایمانداری اور توجہ کے ساتھ انجام دے رہے ہیں، جس سے طلبہ یکسوئی کے ساتھ پرچے حل کررہے ہیں۔

حفظ کے طلبہ کا امتحان لینے کے لیے استاذ القراء حضرت قاری محمد صفی اللہ صاحب رضوی کی خدمات حاصل کی گئی ہے۔

اسی دوران ادارے میں سالانہ جلسہ گلشن مدینہ کانفرنس کی تیاریاں بھی زور وشور سے جاری ہیں۔ اس جلسے کا مقصد طلبہ کی تعلیمی، اخلاقی اور نصابی صلاحیتوں کو اجاگر کرنا ہے۔ جلسے میں مقامی اور بیرونی علما و شعرا کے ذریعے نعت، تقاریر، نظمیں اور دیگر تعلیمی و اصلاحی پروگرام پیش کیے جائیں گے۔ اساتذہ اور طلبہ جلسے کو کامیاب بنانے کے لیے بھرپور محنت کررہے ہیں۔

مزید برآں ادارے کے زیر اہتمام مدارس کے طلبہ کے درمیان اسپورٹ ایونٹ بھی منعقد کیا جارہا ہے جس میں مختلف کھیل شامل ہیں۔ ان مقابلوں کا مقصد طلبہ میں جسمانی صحت، نظم وضبط اور باہمی تعاون کے جذبے کو فروغ دینا ہے۔ طلبہ نہایت جوش وخروش کے ساتھ ان مقابلوں میں حصہ لے رہے ہیں۔ عوام وخواص سے گزارش ہے کہ ادارہ کے سالانہ جلسہ و دستار بندی کے پروگرام میں شرکت فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(محمد عمران خان قادری: ناظم اعلیٰ و اراکین دارالعلوم تیغیہ معینیہ خضرپور کولکاتا-23)

صفحہ اول کا بقیہ

بقیہ: سینگور میں ممتا

کونسل سے ادا کی جائے گی۔

دریں اثنا، ریاستی وزراء کی کونسل نے پہلے ہی سنگور میں 500 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری پر اپنی مہر ثبت کر دی ہے۔ 11.35 ایکڑ اراضی مختص کی گئی ہے۔ کام شروع ہونے کی بھی اطلاع ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ بنگال ہاؤسنگ اسکیم کی قسط کی رقم بھی چیف منسٹر کونسل سے ادا کی جائے گی۔ سنگور نے اپوزیشن لیڈر ممتا بنرجی کے ریاست کی پہلی خاتون وزیر اعلیٰ بننے کے لیے ایک اتپریرک کے طور پر کام کیا۔ ممتا بنرجی نے صنعت کے نام پر کسانوں سے زبردستی زمین چھیننے کے خلاف آواز اٹھائی تھی۔ اس نے کسانوں سے چھینی گئی زمین کو عملی طور پر واپس کر دیا ہے۔ اقتدار میں آنے کے 15 سال بعد، سنگور ایک بار پھر پرندوں کی آنکھ کا منظر ہے۔ ہگلی کی اس سرزمین کے گرد طرح طرح کی مساواتیں بن رہی ہیں۔

بقیہ: سہارنپور میں ہولناک

اور دونوں بیٹوں کو گولی مارنے کے بعد خود کو بھی گولی مار لی، تاہم اس مفروضے کی حتمی تصدیق ابھی نہیں ہوسکی ہے۔ پولیس اس زاویے سے بھی جانچ کررہی ہے کہ کہیں خاندان پر کسی قسم کا قرض، نوکری سے متعلق دباؤ، گھریلو تنازعہ یا ذہنی دباؤ تو نہیں تھا، جس کی وجہ سے ایسا انتہائی قدم اٹھایا گیا ہو۔ پولیس اس امکان کو بھی نظر انداز نہیں کررہی کہ کسی بات پر شدید جھگڑا ہوا ہو اور غصے میں فائرنگ کی گئی ہو۔ ساتھ ہی اس پہلو کی بھی جانچ جاری ہے کہ کہیں کسی بیرونی شخص نے گھر میں داخل ہوکر واردات تو انجام نہیں دی۔ اہل خانہ کے کسی سے تنازعہ، لین دین یا دشمنی کے پہلوؤں پر بھی تفصیلی جانچ کی جارہی ہے۔ قریبی علاقوں میں لگے سی سی ٹی وی کیمروں کی فوٹیج کھنگالی جا رہی ہے اور پڑوسیوں سے پوچھ گچھ کی جارہی ہے۔ پولیس کے مطابق اشوک نکوڑ تحصیل میں امین کے عہدے پر تعینات تھے اور انہیں اپنے والد کی وفات کے بعد متوفی کے کوٹے میں یہ ملازمت ملی تھی۔ پڑوسیوں کا کہنا ہے کہ خاندان پرسکون مزاج تھا اور کسی سے کسی قسم کا تنازعہ سامنے نہیں آیا تھا۔ پولیس نے گھر کو سیل کرکے تمام موبائل فون قبضے میں لے لیے ہیں اور پوسٹ مارٹم و فورنسک رپورٹ کا انتظار کیا جارہا ہے، جس کے بعد ہی واقعے کی اصل وجہ واضح ہوسکے گی۔

بقیہ: نفرت انگیز تقاریر

تجاویز پر تفصیلی غور ضروری ہے۔

سماعت کے دوران عدالت نے اس بنیادی سوال پر توجہ مرکوز رکھی کہ آیا مذہبی یا سماجی بنیادوں پر دی جانے والی بھڑکاؤ تقاریر پر روک کے لیے کوئی جامع رہنما اصول طے کیے جائیں یا کسی مستقل انتظام کی ضرورت ہے۔ عدالت کو یہ بھی دیکھنا ہے کہ نفرت انگیز بیانات کے نتیجے میں پیدا ہونے والے جرائم کو روکنے میں موجود قوانین اور انتظامی مشینری کس حد تک مؤثر ثابت ہو رہی ہے۔

عرضی گزاروں کی جانب سے وکیل نظام پاشا نے موقف اختیار کیا کہ شکایات درج ہونے کے باوجود اکثر معاملات میں ایف آئی آر درج نہیں کی جاتیں اور اگر کی بھی جائیں تو مناسب دفعات شامل نہیں ہوتیں۔ ان کے مطابق ہلکی نوعیت کی دفعات کے باعث ایسے افراد دوبارہ اسی طرح کے بیانات دیتے نظر آتے ہیں، جس سے نفرت پر مبنی جرائم کو تقویت ملتی ہے۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ جب ملزمان کی شناخت ہو جاتی ہے تو ریاستی ادارے کارروائی میں ناکام کیوں رہتے ہیں۔ ایڈوکیٹ ایم آر شمشاد نے عدالت کو بتایا کہ ایک رجحان یہ بھی سامنے آیا ہے کہ بعض نفرت انگیز بیانات میں خاص طور پر مذہبی شخصیات کو نشانہ بنایا جاتا ہے، لیکن منظوری کے نام پر شکایات درج نہیں ہوتیں۔ ہندو سینا کے وکیل برون سنہا نے دعویٰ کیا کہ بعض سیاسی شخصیات کے خلاف شکایات کے باوجود کوئی عملی اقدام نہیں کیا گیا۔ ایڈوکیٹ سنجے ہیگڑے نے نشاندہی کی کہ اظہارِ رائے کی آزادی اور نفرت انگیز تقریر کے درمیان باریک لکیر ہے، لیکن جب کسی کمزور سماجی طبقے کو نشانہ بنایا جائے تو یہ محض رائے نہیں رہتی بلکہ نقصان دہ حملہ بن جاتی ہے۔ سماعت کے اختتام پر عدالت نے فریقین کو دو ہفتوں کے اندر اپنے مختصر تحریری نوٹس داخل کرنے کی اجازت دیتے ہوئے معاملہ محفوظ کرلیا۔

بقیہ: شاہ رخ خان نے

اتنے برسوں میں بڑا ہوتا ہے اور کہا کہ یہ 'اور بھی خوبصورت' محسوس ہوا اور 'یہاں دوبارہ آنا اور بھی بہتر'۔

اداکار نے مداحوں سے ملنے والی محبت کے بارے میں بھی دل سے بات کی۔ انہوں نے اپنے استقبال کو "حیرت انگیز" قرار دیتے ہوئے کہا کہ وہ یہ جان کر "عظیم اور اعزاز" محسوس کر رہے ہیں کہ سعودی عرب میں لوگ ان کے کام کو سراہتے ہیں۔ انہوں نے لوگوں کی محبت، مہربانی اور مہمان نوازی کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ وہ وہاں اپنے قیام سے واقعی لطف اندوز ہوئے۔

یاد کرتے ہوئے کہ انہوں نے پہلے سعودی عرب میں ایک فلم کی شوٹنگ کی تھی، شاہ رخ نے واپسی کی خواہش کا اظہار کیا۔ اس بار کام کے لیے نہیں بلکہ آرام کے لیے۔ انہوں نے ملک کے مقامات، ثقافت، لوگوں اور کھانے کی تعریف کی اور بتایا کہ انہوں نے اپنے آخری دورے کے دوران وہاں تقریباً 12 دن گزارے۔ اب وہ اچھی طرح سیا یک چھٹی کے لئے یہاں واپس آنے کی امید کررہے ہیں۔ شاہ رخ خان ان متعدد بین الاقوامی مشہور شخصیات میں سے ایک تھے جنہوں نے 2026 کے جوائے ایوارڈز میں شرکت کی۔

خضر پور علاقے سے 128 کلو گانجا برآمد، 2 گرفتار

کولکاتا: 20 جنوری (عوامی نیوز سروس) مخصوص خفیہ اطلاع کی بنیاد پر ڈیٹیکٹیو ڈپارٹمنٹ (ڈی ڈی) نے کولکاتا کے خضرپور روڈ علاقے میں منشیات کے خلاف بڑی کارروائی کی۔ اس دوران پولیس نے ایک سرمئی رنگ کی چھوٹی مال بردار گاڑی کو روک کر تلاشی لی۔ پولیس ذرائع کے مطابق گاڑی کی باریک بینی سے جانچ کے دوران اس کے اندر بنائے گئے ایک خفیہ چیمبر سے تقریباً 128 کلو گانجا برآمد کیا گیا جو 124 بلاکس کی شکل میں تھا۔ موقع پر ہی منشیات کو ضبط کرتے ہوئے 2 افراد کو گرفتار کرلیا گیا۔ ابتدائی تفتیش میں اندیشہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ ضبط شدہ گانجا کسی منظم منشیات اسمگلنگ نیٹ ورک سے وابستہ ہوسکتا ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ معاملے کی مزید تفتیش جاری ہے اور اس نیٹ ورک سے جڑے دیگر افراد کی نشاندہی کی جارہی ہے۔

☆

کچھ ٹرینوں کی اوقات میں ترمیم مرحلے

مندرجہ ذیل اسٹیشنوں کی ٹرینوں کے اوقات میں ذیل کے مطابق ترمیم کی جاری ہیں

ٹرین نمبر	و نام	اسٹیشن	ترمیم شدہ اوقات: آمد	ترمیم شدہ اوقات: روانگی	نافذ العمل (آغاز سفر)
15647	لوکمانیا تلک (ٹی) گوہاٹی ایکسپریس	مالدہ ٹاؤن	23.00	23.10	23.01.2026
15619	گیا- کمکھیاایکسپریس				27.01.2026
13430	آنند وہار (ٹی) مالدہ ٹاؤن ایکسپریس	مالدہ ٹاؤن	23.35	–	24.01.2026
14004	نیو دہلی- مالدہ ٹاؤن ایکسپریس				22.01.2026
13011	ہوڑہ- مالدہ ٹاؤن انٹر سیٹی ایکسپریس	مالدہ ٹاؤن	23.10	–	23.01.2026
53054	نمتیتا - کٹوا پسنجر	نمتیتا	–	04.40	23.01.2026
		کٹوا	07.50	–	
53001	ہوڑہ- عظیم گنج پسنجر	عظیم گنج	21.50	–	23.01.2026
63010	عظیم گنج - کٹوا میمو پسنجر	کٹوا	06.12	–	23.01.2026
37914	کٹوا- ہوڑہ لوکل	ہوڑہ	08.55	–	23.01.2026
37916	کٹوا - ہوڑہ لوکل	کٹوا	–	06.20	23.01.2026
		بنڈیل	08.28	08.30	
		ہوڑہ	09.30	–	
37923	ہوڑہ - کٹوا لوکل	کٹوا	21.10	–	23.01.2026

چیف پسنجر ٹرانسپورٹیشن منیجر

پوربی ریلوے

پوربی ریلوے

ای- آکشن نوٹس

آپریشن و دیکھ ریکھ ادائیگی و استعمال ٹائیلٹ کے سیالدہ ڈویژن میں

سینئر ڈویژنل کمرشیل منیجر، پوربی ریلوے، سیالدہ، دوسری منزل، کمرہ نمبر 44، کنٹرول بلڈنگ، ڈی آر ایم بلڈنگ، قیصر اسٹریٹ، سیالدہ، کولکاتا-700014 (آکشن انتظامیہ آفیسر) کی طرف سے ای-آکشن شائع شدہ کٹیلاگ پر www.ireps.gov.in برائے [illegible]

(SDAH-360/2025-26)

www.er.indianrailways.gov.in / www.ireps.gov.in

Follow us at : @EasternRailway @easternrailwayheadquarter

NAME CHANGE

I, Imamuddin, S/o- Late Ali Imam, aged about- 60 years, by religion- Islam, by profession-Retired residing at Shibpur Bye Lane, P.O.- Bansberia, P.S.- Mogra, Dist.- Hooghly, Pin-712502 do hereby declare vide an Affidavit in The Court of Executive Megistrate Hooghly at Chinsurah dated: 19.01.2026 that Md Shamshad Ansari is my son. where the name of the Child and the column of father's name have been correctly written and recorded as Name of the Child: Md Shamshad Ansari and Name of Father: Imamuddin but the column of mother's name has been inadvertently recorded as Name of Mother: Sabnam while it should be Shabnam.Shabnam and Sabnam is same,one and identical.

NAME CHANGE

I,Zakir Hussain,S/O Afsar Ali residing at 3.no Musalmanpara lane,P.O-Telinipara,P.S.-Bhadreswar,Dist-Hooghly,Pin-712125.WB.That my father name wrongly recorded in my birth certificate as Sabir Ali in place of Afsar Ali.My Father actual name recorded in his aadhar card no.9691 6047 7557 & pan card no.BHTPA4121P as Afsar Ali vide an affidavit before the Ld.judicial magistrate 1st class at Chinsurah Hooghly.Date-06.01.2026.That Sabir Ali and Afsar Ali both are the same and one identical person.

بیل ڈانگا تشدد: راج بھون کی سیکورٹی ایڈوائزری جاری

کولکاتا ، 20 رجنوری: (عوامی نیوز سروس) جھارکھنڈ کے اسی ضلع سے تعلق رکھنے والے ایک مقامی تارکین وطن مزدور کے مبینہ قتل کو لے کر مغربی بنگال کے مرشدآباد ضلع کے بیل ڈانگا میں گزشتہ ہفتے دو دنوں سے جاری حالیہ کشیدگی اور تشدد کے درمیان، ریاست کے گورنر سی وی آنند بوس نے منگل کو ممتا بنرجی کی زیرقیادت ریاستی حکومت کو مستقبل میں تشدد اور اس کے بڑھنے سے روکنے کے لیے ایک سیکورٹی ایڈوائزری جاری کی۔ گورنر کے دفتر سے جاری ہونے والے ایک بیان کے مطابق، ماضی قریب کے تجربات سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ خلل ڈالنے والی قوتیں چند گھنٹوں کے دوران سینکڑوں متحرک اور پرتشدد مظاہرین کو متحرک کرسکتی ہیں اور اس طرح کی تیزی سے بڑھنے والے واقعات سے شہریوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور جان و مال کو خطرہ لاحق ہونے کے علاوہ معمول کے معمولات بھی متاثر ہوتے ہیں۔ لہٰذا، ایسی صورتحال کی روشنی میں، گورنر نے تشدد، اس کی شدت، قابو سے باہر ہونے اور اس کے نتیجے میں ہونے والی رکاوٹوں کو روکنے کیلئے حکام سے غور کرنے کے لیے ایک ایڈوائزری تجویز کی تھی۔ مجموعی طور پر، گورنر آنند بوس نے ریاستی حکومت کو اپنی ایڈوائزری میں 15 نکات تجویز کیے ہیں، جن میں اہم نکات مرکزی اور ریاستی انٹیلی جنس ایجنسیوں اور مخبروں کے لیے مقامی نیٹ ورک کے درمیان تال میل کے ذریعے انٹیلی جنس میکانزم کو مضبوط بنانا، حقیقی وقت کی انٹیلی جنس کو اکٹھا کرنے اور سمجھنے کا ایک نظام قائم کرنا، موجودہ بھڑکتے ہوئے مسائل کا مطالعہ اور موجودہ تنازعات پر توجہ مرکوز کرنا ہے۔ گورنر کے دفتر کے بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ مغربی بنگال کی وسیع غیر محفوظ بین الاقوامی سرحدیں ہیں، اور سرحد کے دونوں طرف حساس مسائل سامنے آتے ہیں۔ مرکز اور ریاست کی طرف سے پیش کردہ ایک مشترکہ انٹیلی جنس میکانزم مؤثر طریقے سے نافذ ہوسکتا ہے۔ ریاستی حکومت کو گورنر کے مشورے میں جن دیگر نکات کا ذکر کیا گیا ہے ان میں چوکسی برقرار رکھنا اور فعال گشت، اعتماد پیدا کرنے کے لیے برادریوں کے ساتھ مشغولیت، امن و امان کی صورت حال کو بڑھنے سے روکنے کے لیے موثر رکاوٹیں لگانا، اشتعال انگیزی کرنے والوں کے خلاف فوری کارروائی کو یقینی بنانا، مقامی رہنماؤں کے ساتھ تال میل کو کم کرنا اور کشیدگی کو بڑھانا شامل ہیں۔ گورنر آنند بوس نے ہنگامی کالوں پر فوری جواب دینے، ہجوم پر قابو پانے کی مشق، اور مقامی لیڈروں کے ساتھ بات چیت میں اضافہ کو روکنے یا امن و امان کی صورتحال کو کم کرنے کے لیے بھی کہا۔

بیل ڈانگا میں بدامنی کو روکنے کیلئے ہائی کورٹ کا بڑا حکم

کولکاتا،20 رجنوری: (عوامی نیوز سروس) بیل ڈانگا میں جاری بدامنی پر کلکتہ ہائی کورٹ کو تشویش ہے۔ ایس پی اور ڈی ایم کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ معمول کو برقرار رکھنے کیلئے تمام اقدامات کریں۔ اتنا ہی نہیں بلکہ ہائی کورٹ نے یہ بھی حکم دیا ہے کہ مرشدآباد میں تعینات مرکزی فورسز کو بیل ڈانگا کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ تاہم چیف جسٹس کی بنچ نے یہ بھی ہدایت دی ہے کہ مرکز این آئی اے کی تحقیقات پر فیصلہ لے گا۔ ہائی کورٹ نے آج کیس کی سماعت کے دوران کئی اہم مشاہدات کیے۔ چیف جسٹس کی بنچ نے اپنے مشاہدات میں کہا کہ ریاست اور مرکز طاقت کے استعمال کے سلسلے میں مخالف طریقے سے برتاؤ کررہے ہیں۔ عدالت نے مرشدآباد میں تشدد کے مسلسل واقعات پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ چیف جسٹس نے یہ بھی تبصرہ کیا کہ عدالت کو لوگوں کے جان و مال کی فکر ہے۔ واضح ہو کہ جھارکھنڈ میں ایک مزدور کی پراسرار موت کو لے کر بیل ڈانگا کچھ دن پہلے بدامنی کا منظر بن گیا۔ مشتعل ہجوم نے سڑکوں اور ٹرینوں کو روکنا شروع کردیا۔ توڑ پھوڑ بھی ہوئی۔ جمعہ کے بعد مرشدآباد کا بیل ڈانگا سنیچر کو مزید گرم ہوگیا۔ قومی شاہراہوں کی ناکہ بندی، ٹرینوں کی ناکہ بندی، توڑ پھوڑ اور صحافیوں کی پٹائی سے یہ علاقہ دن بھر گرم رہا۔ اس واقعے میں مرکزی فورسز کی تعیناتی کے لیے ہائی کورٹ میں ایک مقدمہ دائر کیا گیا تھا۔ یہ مقدمہ اپوزیشن لیڈر شوبھندو ادھیکاری نے دائر کیا تھا۔ این آئی اے سے تحقیقات کا مطالبہ کرتے ہوئے ایک اور مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ منگل کو چیف جسٹس کی بنچ نے دونوں مقدمات کی سماعت کی۔

الیکشن کمیشن کا بنگال میں SIR کیلئے 12 سینئر مرکزی افسران کو خصوصی رول مبصر کے طور پر تقرر

کولکاتا ،20 رجنوری: (عوامی نیوز سروس) الیکشن کمیشن نے مغربی بنگال میں انتخابی فہرستوں کے SIR کی نگرانی کے لیے 12 سینئر مرکزی افسران کو خصوصی رول آبزرور (SROs) کے طور پر مقرر کیا ہے، ایک اہلکار نے منگل کو بتایا۔ انہوں نے کہا کہ مبصرین اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ مشق EC کی ہدایات کے مطابق سختی سے کی جائے۔ واضح ہو کہ وزارت داخلہ کے جوائنٹ سکریٹری گیا پرساد کو مرشدآباد ضلع کا ایس آر او مقرر کیا گیا ہے، جبکہ فوڈ پروسیسنگ انڈسٹریز کی وزارت کے جوائنٹ سکریٹری دیویش دیول کو مغربی مدنی پور مقرر کیا گیا ہے۔ نشتھا اپادھیائے، گورنمنٹ ای-مارکیٹ پلیس کی ایڈیشنل سی ای او، ابتدائی طور پر کولکاتا میں چیف الیکٹورل آفیسر کے دفتر میں تعینات ہوں گی، بعد میں ضلع الاٹ کیا جائے گا۔ بندرگاہوں، جہاز رانی اور آبی گزرگاہوں کی وزارت میں جوائنٹ سکریٹری وینکٹیسا پتی ایس کو بیر بھوم کے لیے ایس آر او اور صحت اور خاندانی بہبود کی وزارت میں جوائنٹ سکریٹری وی کرن گوپال کو اتر دیناج پور کے لیے مقرر کیا گیا ہے۔ وہیں بجلی کی وزارت کے جوائنٹ سکریٹری ششانک مشرا کو وپچھم بردوان ضلع سونپا گیا ہے۔ محکمہ خوراک اور عوامی تقسیم کے جوائنٹ سکریٹری روی شنکر اور وزارت داخلہ میں جوائنٹ سکریٹری پرسانا آر کو شمالی 24 پرگنہ ضلع کے لیے ایس آر اوز کے طور پر مقرر کیا گیا ہے۔ نیشنل میڈیکل کمیشن کے سکریٹری راگھولینگر کو جنوبی دیناج پور ضلع میں تفویض کیا گیا ہے۔ پی بالا کرن، جوائنٹ سکریٹری محکمہ پرسونل اینڈ ٹریننگ کو ندیا ضلع میں تفویض کیا گیا ہے۔ MyGov کے سی ای او نند کمارم کو ہگلی کے لیے ایس آر او نامزد کیا گیا، اور وزارت صحت اور خاندانی بہبود کے جوائنٹ سکریٹری ہرش منگلا کو پوربا مدنی پور ضلع تفویض کیا گیا۔ الیکشن کمیشن نے اس سے قبل انتخابی فہرستوں کی خصوصی نظر ثانی (SIR) کی نگرانی کے لیے مختلف سطحوں پر مبصرین کا تقرر کیا۔ یہ مبصرین EC کی ہدایات کی درستگی، شفافیت اور تعمیل کو یقینی بنانے کے لیے ایس آئی آر کے فیلڈ سطح پر عمل درآمد کی نگرانی کریں گے۔

ایس آئی آر کے عمل سے کسی کو نقصان نہیں پہنچے گا، کولکاتا میں سماعت کے بعد سمیع کی وضاحت

کولکاتا ، 20 رجنوری: (عوامی نیوز سروس) ایک اہلکار نے بتایا کہ مغربی بنگال میں انتخابی فہرستوں کی جاری خصوصی گہری نظر ثانی (SIR) کے ایک حصے کے طور پر ہندستانی تیز گیند باز محمد سمیع کو منگل (20 جنوری) کولکاتا میں پولنگ حکام کے سامنے اپنی مقررہ سماعت کے لیے پیش ہوئے۔ سماعت کے بعد میڈیا سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ سمیع نے کہا کہ SIR ہر ایک کی ذمہ داری ہے، اور سب کو اس عمل کے دوران تعاون کرنا چاہیے۔ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ SIR ہر ایک کا حق ہے، اور ہم سب کو اس عمل میں حصہ لینا چاہیے۔ اس سے کسی کو نقصان نہیں پہنچ رہا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ مجھے کوئی پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑا، اور انہوں نے (پول حکام) نے اسے اچھی طرح سنبھالا۔ میں یہاں گزشتہ 25 برسوں سے رہ رہا ہوں۔ اگر وہ مجھے دوبارہ فون کریں گے تو میں دوبارہ آؤں گا۔ ریاستی انتخابی دفتر کے ایک سینئر اہلکار نے بتایا کہ سمیع کے ذریعہ بھرے گئے گنتی کے فارم میں کچھ تضادات تھے، جس کی وجہ سے انہیں سماعت کے لیے طلب کیا گیا تھا۔ اہلکار کے مطابق، سمیع اپنے پاسپورٹ کے ساتھ سماعت کے عمل کے ایک حصے کے طور پر پیش ہوئے، جو تقریباً 15 منٹ میں مکمل ہوگیا۔ خیال رہے کہ سمیع، جن کا تعلق اتر پردیش سے ہے، اپنے کرکٹ کیریئر کی وجہ سے کئی برسوں سے کولکاتا میں مقیم ہیں۔ کرکٹر کولکاتا میونسپل کارپوریشن کے وارڈ نمبر 93 کے ووٹر کے طور پر رجسٹرڈ ہے، جو راش بہاری اسمبلی حلقہ کے تحت آتا ہے۔ بھارتی فاسٹ بالر اور ان کے بھائی محمد کیف کو الیکشن کمیشن (ای سی) نے سماعت کے لیے حاضر ہونے کے لیے نوٹس جاری کیے ہیں۔ پول آفیشل نے کہا سمیع پہلے کی تاریخ پر سماعت کے لیے نہیں آسکے کیونکہ وہ راجکوٹ میں تھے، جہاں وجے ہزارے ٹرافی میں بنگال کی نمائندگی کر رہے تھے۔ اس لیے، ایک نئی تاریخ جاری کی گئی۔ ذہن نشیں رہے کہ وہ اپنے کوچ کے مشورے پر چھوٹی عمر میں ہی کولکاتا منتقل ہو گئے۔ سمیع بعد میں بنگال کے سابق رنجی کپتان اور کوچ سمبرن بندھوپادھیائے کی رہنمائی میں آئے اور بنگال انڈر 22 ٹیم میں جگہ حاصل کی۔

آشا کارکنوں کی احتجاج کے دوران پولس سے جھڑپ

کولکاتا،20 رجنوری: (عوامی نیوز سروس) آشا کارکنان بار بار سڑکوں پر اترتی ہیں۔ اس بار آئی سی ڈی ایس کارکنوں کی جانب سے سڑکوں پر زبردست احتجاج کیا جارہا ہے۔ کولکاتا کارپوریشن کے سامنے صورتحال افراتفری کا شکار ہے۔ تحریک نے الاؤنس میں اضافہ اور موبائل فون سم کارڈ دینے کے پرزور مطالبات اٹھائے۔ سبودھ ملک اسکوائر سے راج بھون جاتے ہوئے پولس نے مظاہرین کو کولکاتا کارپوریشن کے سامنے روک دیا۔ جہاں زبردست ہاتھا پائی شروع ہوگئی۔ ایک آئی سی ڈی ایس کارکن نے کہا کہ جیسا کہ ہم نے موبائل فون مانگا تھا۔ اس کے برعکس، غیر منصفانہ شرائط عائد کی جارہی ہیں، ہمیں مجبور کیا جارہا ہے، ہمیں موبائل فون خریدنے کے لیے مجبور کیا جارہا ہے۔ کام کے لیے اپنے زیورات گروی رکھنے کے بعد ہم موبائل فون خریدنے پر مجبور ہیں۔ کیونکہ گورنمنٹ پراجیکٹ بنانا ہے۔ ایک اور آئی سی ڈی ایس ورکر نے کہا کہ ہم پر روزانہ اضافی کام کا بوجھ ڈالا جارہا ہے، ہم اتنا کام کیوں کریں؟ وہ ہمیں تھوڑی سی رقم دیتے ہیں، اس کے باوجود وہ ہمیں ہر ماہ تنخواہ نہیں ملتی ہے۔ مظاہرین کو پولس سے جھگڑتے ہوئے بھی دیکھا گیا۔ ہم اپنے جائز مطالبات لے کر سڑکوں پر نکلے ہیں۔ مظاہرین نے شروع میں پولس کی مزاحمت کا سامنا کرنے کے بعد رکاوٹیں توڑنے کی کوشش کی۔ ان کا کہنا تھا کہ انہیں کسی بھی طرح سے راج بھون جانے کی اجازت ہونی چاہیے۔ لیکن پولس نے راستہ نہیں دیا۔ نتیجتاً پورا علاقہ فوراً میدان جنگ کی شکل اختیار کرگئی۔

میٹرو: پھر چھلانگ لگاکر خودکشی کی کوشش

کولکاتا ، 20 رجنوری: (عوامی نیوز سروس) میٹرو ذرائع کے مطابق منگل کی شام تقریباً 6 بجکر 35 پر ماسٹر داسوریا سین اسٹیشن پر ایک شخص نے خودکشی کی کوشش کی۔ اس کے بعد بلیو لائن کے ٹرمنل اسٹیشن مہاناٹک اتم کمار سے کھودی رام تک میٹرو خدمات معطل کردی گئیں۔ حکام کے مطابق میٹرو صرف ٹالی گنج کے مہاناٹک اتم کمار اسٹیشن سے دکھنیشور تک تقریباً آدھے گھنٹے تک متاثر رہی۔ جس سے مسافروں کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ میٹرو خدمات شام 7 بجکر 09 کے قریب معمول پر آگئیں۔ تقریباً آدھے گھنٹے کے بعد سروس معمول پر آگئی۔ خیال رہے کہ شام کے اس وقت روزانہ مسافر دفاتر اور کالجوں سے گھر لوٹتے ہیں۔ ٹوٹے ہوئے ٹریک پر میٹرو چلنے کی وجہ سے روزانہ مسافروں کو پریشانی کا سامنا ہے۔ جنوبی مضافاتی علاقوں سے آنے والے مسافروں کو ٹالی گنج میں اترنا پڑتا ہے۔ وہاں سے بذریعہ سڑک اپنی منزل کی طرف روانہ ہوتے ہیں۔

ادویات کے 45 بیچز کوالیٹی ٹیسٹ میں ناکام، محکمہ صحت کی فہرست جاری

کولکاتا،20 رجنوری: (عوامی نیوز سروس) ریاستی محکمہ صحت نے مختلف کمپنیوں کے ذریعہ تیار کردہ دوائیوں کے کل 45 بیچوں کو کوالیٹی ٹیسٹ پاس کرنے میں ناکام قرار دیا ہے۔ بیچ نمبروں کے ساتھ مکمل فہرست پہلے ہی شائع ہوچکی ہے۔ اس فہرست میں ریاست کی پانچ کمپنیوں کی تیار کردہ دوائیں بھی شامل ہیں، جن میں ویسٹ بنگال فارماسیوٹیکل کا نام پھر سے ابھرا ہے۔ محکمہ صحت ذرائع کے مطابق ان 45 ادویات کے نمونے گزشتہ دسمبر میں جمع کیے گئے تھے۔ بعد میں ان کا کولکاتا اور دیگر ریاستوں میں مختلف منظور شدہ لیبارٹریوں میں ٹیسٹ کیا گیا۔ ٹیسٹ میں فیل ہونے والے بیچوں کو فوری طور پر استعمال نہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور مارکیٹ میں موجود ادویات کو فوری واپس لینے کی بھی اطلاع دی گئی ہے۔ فہرست کے مطابق، اتر دیناج پور کے چوپڑا میں واقع ویسٹ بنگال فارماسیوٹیکلز کے ذریعہ تیار کردہ رنگرز لیکٹیٹ سیلائن کا بیچ نمبر 03B3911 کوالیٹی ٹیسٹ میں ناکام رہا ہے۔ نمونے کو جانچ کے لیے گوہاٹی، آسام کی لیبارٹری میں بھیجا گیا تھا۔ غور طلب ہے کہ گزشتہ سال اس کمپنی کے رینگرز لیکٹیٹ سیلائن کو لے کر تنازعہ کھڑا ہوا تھا اور پھر ریاستی حکومت نے اسپتالوں میں اس کے استعمال کو روکنے کا حکم دیا تھا۔ اس کے علاوہ ریاست میں چار دیگر کمپنیوں کی تیار کردہ دوائیں بھی ٹیسٹ میں ناکام ہوگئی ہیں۔ ان میں ہوڑہ کے اولوبیڑیا کے لائف فارماسیوٹیکلز پرائیویٹ لمیٹڈ کا کروماسٹیٹ انجکشن، جگاچھا، ہوڑہ کے ڈائمنڈ ڈرگز کا Droid ایلومینیم ہائیڈرو آکسائیڈ جیل، کولکاتا کی سنی انڈسٹریز کا پوٹاشیم کلورائڈ اور اورل ری ہائیڈریشن سالٹس (ORS) شامل ہیں۔ ان چاروں دوائیوں کے نمونوں کا کولکاتا لیبارٹری میں ٹیسٹ کیا گیا۔ محکمہ صحت کی طرف سے جاری کردہ فہرست میں مغربی بنگال، گجرات، ہماچل پردیش، پنجاب، ہریانہ، اتراکھنڈ سمیت کئی ریاستوں میں کمپنیوں کی تیار کردہ ادویات شامل ہیں۔ ان میں اینٹی بائیوٹک، کھانسی کے شربت سمیت مختلف اہم ادویات شامل ہیں۔ محکمہ صحت نے ایک نوٹیفکیشن میں واضح طور پر کہا ہے کہ کوالیٹی ٹیسٹ میں ناکام ہونے والی ادویات کے یہ بیچز کسی بھی صورت میں استعمال نہیں کیے جاسکتے اور مریضوں کی حفاظت کے لیے انہیں فوری طور پر مارکیٹ سے واپس لیا جانا چاہیے۔

مغربی بنگال آنگن باڑی ورکرز اینڈ ہیلپرس یونین (AITUC-WBAWHU) کا کارکنوں کو تسلیم کرنے، تنخواہ میں اضافہ، سماجی تحفظ کے فوائد، اور دیگر مانگ کو لیکر احتجاجی مظاہرہ کرتے ہوئے۔

1970 کے بعد اردو کی معروف خواتین افسانہ نگار کے موضوع پر، سریندرناتھ کالج میں کامیاب یک روزہ قومی سیمینار

کولکاتا،20 رجنوری: (پریس ریلیز) اردو ادب کی تاریخ میں خواتین نے فکری، تخلیقی اور تہذیبی سطح پر نہایت اہم اور مو?ثر خدمات انجام دی ہیں۔ خاص کر فکشن کے میدان میں افسانے کو محض گھریلو زندگی تک محدود نہیں رکھا بلکہ سماج، تاریخ، سیاست، نفسیات اور جنس جیسے پیچیدہ موضوعات کو فن کارانہ انداز میں پیش کیا ہے۔ خواتین افسانہ نگاروں کی نئی جہتوں اور فن کارانہ خوبیوں کو تلاش کرنے کے لیے سریندرناتھ ایوننگ کالج، کولکاتا کا شعبہ ?اردو نے مغربی بنگال اردو اکاڈمی کے مالی تعاون سے 17 جنوری 2026ء کو یک روزہ قومی سیمینار بعنوان ”1970 کے بعد اردو کی معروف خواتین افسانہ نگار“ کالج کے ا?ڈیٹوریم میں منعقد کیا۔ اس سیمینار کا آغاز تیسرے سمسٹر کے طالب علم احمد اللہ نے تلاوت قرآن سے کیا۔ شعبہ کی سنیئر استاذ ڈاکٹر نصرت جہاں نے پہلے سیشن کی نظامت کرتے ہوئے ملک کے مختلف علاقوں سے تشریف لائے مہمانان پروفیسر اعجاز علی ارشد (سابق وی سی مظہرالحق یونیورسٹی، سابق پرنسپل پٹنہ کالج وسابق صدر شعبہ اردو پٹنہ یونیورسٹی)، ڈاکٹر شہاب ظفر اعظمی (شعبہ اردو زبان وادب، سنٹرل یونیورسٹی، ساؤتھ بہار) کا تفصیلی تعارف پیش کیا۔ کالج کے پرنسپل جعفر علی اکھان نے شعبہ اردو کی علمی وادبی سرگرمیوں پر اطمینان اور خوشی کا اظہار کیا اور صدر شعبہ ڈاکٹر صوفیہ شیریں کو مبارکباد دی کہ انہوں نے قلیل مدت میں شعبہ کی تمام ذمہ داریوں کو بخوبی نبھاتے ہوئے قومی سطح کے سیمینار کا انعقاد ممکن بنایا۔ پروفیسر اعجاز علی ارشد نے کلیدی خطبہ پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ 1970 کے پہلے جو خواتین افسانے لکھ رہی تھیں ان کے موضوعات اور اسالیب یکساں نہیں تھے بلکہ ان کے یہاں موضوع اور طرزِ اظہار دونوں کی سطح پر خاصا تنوع اور فرق تھا۔ 1970 کے ا?س پاس برصغیر ہندوپاک میں ایک نئی تہذیبی، لسانی اور بالآخر سیاسی تحریک کا آغاز ہوا پر افسوس اس عہد کی خواتین افسانہ نگاروں کو تانیثیت کے تصور یا تحریک سے وابستہ کرنے کی کوشش کی جاتی رہی ہے۔ یہ کسی خاتون افسانہ نگار کی ترجیح ہوسکتی ہے مگر پابندی نہیں کیوں کہ جب پوری دنیا اس کی نگاہ میں ہے تو اس کے قلم کے دسترس میں بھی ہونی چاہیے۔ دراصل ناقدین کا یہ طرزِ فکر اردو افسانوں کے سرسری مطالعے کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے مزید فرمایا کہ 1970 کے بعد خواتین افسانہ نگاروں کے یہاں تکنیک کے تجربے بھی ہیں، اسلوب کی انفرادیت بھی، نسائی مسائل بھی ہیں اور تانیثی رنگ بھی، روایات سے انحراف بھی ہے اور فکری وفنی اور لسانی اختصاص بھی ہے جس پر مزید سنجیدہ گفتگو کی ضرورت ہے۔ سیمینار کی کامیابی کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے سیمینار کی کنوینر ڈاکٹر صوفیہ شیریں کو مبارک باد پیش کی کہ انہوں نے سیمینار کے لیے اس موضوع کا انتخاب کیا اور امید ظاہر کی کہ اس سیمینار میں پڑھے جانے والے مقالات خواتین افسانہ نگاروں کے فن پر غور وفکر کے نئے در وا کرے گا۔ پروگرام کے دوسرے سیشن کی نظامت ڈاکٹر رضی شہاب نے کی جب کہ صدارت کے فرائض ڈاکٹر ابوبکر جیلانی اور ڈاکٹر ہمایوں اشرف نے ادا کیا۔ اس سیشن میں ڈاکٹر شہاب ظفر اعظمی، ڈاکٹر دبیر احمد، ڈاکٹر درخشاں ذریں، کلیم حاذق، شبیر احمد، مقصود دانش، ڈاکٹر صابرہ خاتون، ڈاکٹر صوفیہ شیریں، ڈاکٹر شبنم افروز اور دائم محمد انصاری نے اپنے مقالات پیش کیے۔ پروگرام کے تیسرے سیشن کی صدارت ڈاکٹر شہاب ظفر اعظمی نے کی اور نظامت کے فرائض ڈاکٹر شبانہ آفریں جاوید نے نبھائی۔ اس سیشن میں ڈاکٹر ہمایوں اشرف، ڈاکٹر کفیل احمد، ڈاکٹر سعید احمد، علیم ہاشمی، ڈاکٹر محمد راشد، ڈاکٹر شاہد اقبال کے مقالوں سے سامعین وناظرین محظوظ ہوئے۔ چوتھے اور آخری سیشن میں صدارت کی کرسی پر ڈاکٹر دبیر احمد تشریف فرما ہوئے اور نظامت کی ذمہ داری ڈاکٹر شاہد اقبال نے بہ احسن نبھائی۔ ڈاکٹر تسلیم عارف، ڈاکٹر علی حسین شائق، ڈاکٹر امتیاز احمد علی، ڈاکٹر عرشیہ قبال، ڈاکٹر نزہت زہرہ، ڈاکٹر شبانہ ا?فریں جاوید اور محمد رضوان الدین نے اپنے مقالے پیش کیے، جسے سامعین نے کافی سراہا۔ اختتام میں سیمینار کی کنوینر ڈاکٹر صوفیہ شیریں نے تمام مقالہ نگاروں کا اور شرکاء کا شکریہ ادا کیا اور خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ الحمدللہ سیمینار میں 24 مقالے پڑھے گئے جن کے موضوعات تنوع اور فکرانگیز تھے جس سے سامعین کی دلچسپی آخر تک برقرار رہی۔ انہوں نے کالج کے تدریسی وغیر تدریسی عملے کا شکریہ ادا کرتے ہوئے خاص کر کالج کے پرنسپل (جعفر علی اکھان) کالج کے جی بی کے صدر (جناب راتھندر ناتھ باسو) اور ایڈوکیٹ، سماجی کارکن و جی بی ممبر دیباشش بنرجی کا ذکر کیا اور شعبہ کے ساتھ ان کے بھرپور تعاون کی سراہنا کی۔ انہوں نے شعبہ کے دیگر اساتذہ ڈاکٹر نصرت جہاں اور ڈاکٹر شبانہ آفریں جاوید کا بھی تہ دل سے شکریہ ادا کیا اور یوں خواتین افسانہ نگاروں کے افسانوں میں نئی جہات کی تلاش کے ساتھ سیمینار اپنے کامیاب اختتام کو پہنچا۔

ڈومیسائل سرٹیفکیٹ کیلئے کارپوریشن میں درخواست دہندگان کا ہجوم، کمیشن کے اعتراض کو لیکر وضاحت

کولکاتا،20 رجنوری: (عوامی نیوز سروس) ایس آئی آر کے ماحول میں، کولکاتا بھر میں ڈومیسائل سرٹیفکیٹ بنانے میں تیزی آئی ہے۔ پولس تصدیق کیلئے ہزاروں درخواستیں جمع ہورہی ہیں۔ حالانکہ ڈومیسائل سرٹیفکیٹ پر الیکشن کمیشن پہلے ہی اپنی پوزیشن واضح کرچکا ہے۔ واضح طور پر کہا گیا ہے کہ یہ سرٹیفکیٹ مخصوص طریقے سے ایس آئی آر کے کام کے لیے درکار ہوگا، یہ کبھی نہیں کہا گیا۔ اس سند کی ضرورت کہیں اور ہے۔ پھر بھی، یہ دیکھا جارہا ہے کہ کولکاتا کارپوریشن میں درخواست دہندگان کی تعداد بڑھ رہی ہے کیونکہ ڈومیسائل یا رہائش کا سرٹیفکیٹ اہم ہوگیا ہے۔ اس سرٹیفکیٹ کے لیے میونسپل ہیڈ کوارٹر کے علاوہ مختلف برو دفاتر میں شہریوں کی بھیڑ دیکھی جارہی ہے۔ ڈومیسائل سرٹیفکیٹ یا رہائش کا سرٹیفکیٹ ریاستی حکومت کی طرف سے جاری کردہ ایک دستاویز ہے، جو ثابت کرتا ہے کہ وہ شخص کسی خاص ریاست یا یونین ٹیریٹری کا مستقل رہائشی ہے۔ یہ بنیادی طور پر تعلیم، ملازمت، یا سرکاری فوائد کے لیے کسی شخص کی رہائش کے ثبوت کے طور پر کام کرتا ہے۔ اس سب کے درمیان ریاستی چیف الیکٹورل آفیسر منوج اگروال نے ڈومیسائل سرٹیفکیٹ جاری کرنے کے طریقہ کار پر ایک تفصیلی رپورٹ الیکشن کمیشن کو بھیجی تھی۔ لیکن کمیشن کو یقین نہیں آیا۔ کمیشن نے کہا کہ بنگال میں جس طریقہ کار کے تحت ڈومیسائل سرٹیفکیٹ جاری کیے جارہے ہیں وہ مخصوص حکومتی رہنما خطوط کے مطابق نہیں ہے۔ کمیشن نے کہا کہ رہنما خطوط کے مطابق، اس سرٹیفکیٹ کے لیے درخواست دہندگان کے صرف مخصوص زمرے، جیسے نیم فوجی ارکان، اہل ہیں۔ 1. ریاستی انتظامیہ ذرائع کے مطابق رہنما خطوط 2 نومبر 1999 کو جاری کیے گئے تھے۔ اس میں کہا گیا تھا کہ یہ سرٹیفکیٹ دفاعی اور نیم فوجی ملازمتوں کے لیے دیا جاتا ہے۔ 2. یہ سرٹیفکیٹ صرف ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جاری کرسکتا ہے۔ 3. درخواست دہندہ کے والد یا والدہ کو عام طور پر مغربی بنگال میں 15 سال یا اس سے زیادہ عرصے سے رہنا چاہیے، تب ہی وہ اس سرٹیفکیٹ کیلئے درخواست دے سکتا ہے۔ 4. اس صورت میں، یہ دیکھا جاتا ہے کہ درخواست گزار کے والد یا والدہ کے پاس بنگال میں مکان یا زمین ہے یا غیر منقولہ جائیداد ہے۔ ذہن نشیں رہے کہ پیدائش کا سرٹیفکیٹ یا اسکول حاضری کا ریکارڈ ایک معاون دستاویز کے طور پر پیش کرنا ضروری ہے۔ ڈومیسائل اور رہائشی سرٹیفکیٹ دونوں رہائش کا ثبوت ہیں، لیکن ان میں فرق ہے۔ بنیادی فرق مستقل بمقابلہ عارضی رہائش ہے۔ ڈومیسائل سرٹیفکیٹ کسی خاص ریاست میں طویل مدتی یا مستقل رہائش کا ثبوت ہے۔ یہ زندگی کے لیے جائز ہے۔

روزنامہ عوامی نیوز
کولکاتا | بدھ، ۲۱ جنوری ۲۰۲۶ء

2025 میں ملک کے مختلف صوبوں میں مسلم مخالف سازشیں اور ماب لنچنگ عروج پر

ممبئی کی سول سوسائٹی کی "تنظیم سینٹر برائے اسٹڈی آف سوسائٹیاور سکولرزم، اور انڈیا ہیٹ (نفرت) لیب" ایک بہت ہی اہم رپورٹ تیار کی گئی ہے جس میں دکھایا گیا ہے کہ 2025 میں کس کس طرح سے مسلمانوں کے خلاف تشدد برپا کیے گئے ہیں اور کس کس طرح سے مسلمانوں کو فرقہ پرستانہ کارروائی سے نقصان پہنچا۔

28 فرقہ و رانہ فسادات: سی ایس ایس اسٹڈی نے 28 فرقہ ورانہ فسادات کو سامنے پیش کیا ہے جو 2025 میں رونما ہوئے اور سبھی فسادات میں مسلمانوں کو نشانہ بنایا جس میں 14 افراد ہلاک اور 360 افراد زخمی ہوئے۔ ملک میں مختلف اضلاع میں مسلمانوں کے خلاف فرقہ ورانہ فسادات رونما ہوئے ان میں سے 7 فساد مہاراشٹر میں ہوئے جس کے بعد مغربی بنگال اور گجرات کا نمبر ہے اور دونوں جگہوں میں 14 افراد انفرادی طور پر مارے گئے۔ مدھیہ پردیش میں 3 اور اتر پردیش، جھارکھنڈ، آسام اور اتراکھنڈ میں انفرادی طور پر 2 افراد ہلاک ہوئے۔ بہار اور ادیسہ میں مشترک طور ایک شخص کی موت ہوگئی اور انگنت افراد زخمی ہوئے جس میں سے متعدد زخمیوں کی حالت اور بھی خراب ہے۔ مہاراشٹر اور گجرات میں 40% فسادات ہوئے جبکہ شمالی ریاستوں میں 37 % فسادات ہوئے۔ 28 فسادات میں سے 9 فسادات مذہبی جلوسوں اور تہواروں کے موقع پر ہوئے جیسے رام نومی کے موقع پر بنگال اور جھارکھنڈ میں فسادات ہوئے، مدھیہ پردیش میں ہنومان جینتی کے موقع پر، عید تقریبات آسام، گربا تہوار گجرات میں فسادات ہوئے۔ دیگر فسادات وقف ترمیمی ایکٹ کے معاملے میں ہوئے۔

14 مسلمان ماب لنچنگ میں مارے گئے: مسلمانوں کے خلاف لنچنگ 2025 میں سب سے زیادہ دیکھے گئے اور اس میں 14 مسلمان مارے گئے۔ بعد ازاں غیر قانونی مہاجرین وطن کے معاملے میں فسادات ہوئے اور بالا سور میں ہندوؤں کے گروہ نے گئو رکشک کے نام پر، کبھی لو جہاد کے نام پر، غیر قانونی تارکین وطن کے نام پر اور زبردستی جے شری رام کے نعرے لگانے پر انکار کی صورت میں مسلمانوں کو وحشیوں کی طرح سے مارا پیٹا اور ان واقعات میں 8 افراد مارے گئے۔ اڈیسہ میں بنگلہ زبان بولنے والے مہاجر مزدور جوئیل شیخ کو دسمبر 2025 میں سنبھل میں پیٹ پیٹ کر ہلاک کردیا ام بہار کے ضلع نوادہ میں ماب لنچنگ کے تین واقعات ہوئے جس میں 5 دسمبر 2025 کو ایک 50 سالہ شخص محمد اطہر کو پیٹ پیٹ کر ہلاک کر دیا گیا۔

جھارکھنڈ میں 45 سالہ مسلم شخص پپو انصاری کو مویشی چرانے کے الزام میں ضلع گوڈا میں پیٹ پیٹ کر ہلاک کر دیا گیا۔ اس سے قبل بھی ایک مسلم شخص کو ماب لنچنگ کی خبر جھارکھنڈ سے موصول ہوئی تھی۔ اتر پردیش میں گئو رکشکوں نے جھوٹے الزام میں کئی مسلمانوں کو پیٹ پیٹ کر ہلاک کر دیا گیا۔ مہاراشٹر میں ایک نوجوان مسلم طالب علم کو اگست 2025 میں پیٹ پیٹ کر ہلاک کر دیا گیا، اسی طرح ایک دوسرا واقعہ اگست میں ناگپور میں ہوا۔ ہریانہ میں ایک گائے کو ذبح کرنے کے الزام میں ایک مسلم شخص کو پیٹ پیٹ کر ہلاک کر دیا گیا، مدھیہ پردیش میں ایک مسلم کاروباری کو ماب لنچنگ میں ہلاک کر دیا گیا، کیرلا میں ایک مہاجر مسلم ورکر کو پلاکڑ ضلع میں پیٹ پیٹ کر ہلاک کر دیا گیا جب اسے بنگلہ زبان بولنے پر پیٹ پیٹ کر ہلاک کر دیا گیا کہ وہ بنگلہ دیشی ہے۔ جموں کشمیر میں پہلگام حملے کی صورت میں سیکیورٹی فورس نے انگنت افراد کو گولی مار کر ہلاک کر دیا جو سبھی اقلیتی فرقہ کے تھے۔ 2025 میں انڈیا ہیٹ لیب کی رپورٹ کے بموجب 1318 نفرت سے بھری تقریریں کے اجتماع میں ہوئیں جس میں مسلمانوں کو نشانہ بنایا گیا، یہ تقریریں عوامی جلسے، اجتماع، پرائیویٹ پارٹیوں اور آن لائن پلیٹ فارم کے ذریعے کی گئیں۔

(خ الف ف)

ایران: مظاہروں کا پانسہ حکومت کے حق میں کیسے پلٹا؟

تحریر: بابا الف...... ترتیب: عبدالعزیز

آپ نے دیکھا ہوگا پانی میں پتھر پھینکنے پر کیا ہوتا ہے؟ سطح پر چند دائرے نمودار ہوتے ہیں، پھیلتے ہیں اور پھر آہستہ آہستہ مٹ جاتے ہیں۔ پتھر ڈوب جاتا ہے اور پانی پھر پہلے ہی کی طرح پرسکون ہو جاتا ہے۔ چند دنوں کے تلاطم کے بعد ایران میں ایسا ہی کچھ ہوا ہے۔ احتجاج میں بیرونی قوتوں کے ٹوٹ پڑنے سے ان کے تشدد اور ہنگاموں میں اضافہ نہیں ہوا، وہ بیرونی قوتوں امریکا اور اسرائیل کے خلاف یکجا ہوگئے ہیں۔ غیر ملکی قوتیں ایران میں پھلیں پھولیں اور ان کے خواب بہہ جائیں۔ وہ اس کے لیے تیار نہیں۔ آج، کل، نہ پھر کبھی۔

پچھلے مہینے 28 دسمبر 2025 کو تہران کے گرینڈ بازار میں دکانداروں نے ایرانی ریال کی قدر میں تاریخی گراوٹ اور مہنگائی کے خلاف اپنی دکانیں بند کر کے ایران کے طول و عرض میں پھیل جانے والے ہنگاموں کا آغاز کیا۔ ابتدائی طور پر یہ ہنگامے معاشی مسائل جیسے بڑھتی ہوئی بے روزگاری، گھٹن، ایندھن اور روزمرہ کی اشیاء کی مہنگائی پر تھے۔ چند دنوں کے اندر اندر تبریز، اصفہان اور مشہد "موت بر مہنگائی" کی زد پر آگئے۔ جنوری کے آغاز میں مظاہرے مزید شدت اختیار کرتے ہوئے 46 شہروں میں پھیل گئے۔ حکومتی کریک ڈاؤن، انٹرنیٹ بلیک آؤٹ اور حکومتی فورسز کی کارروائیوں سے ہلاکتوں کی تعداد بڑھنے لگی جسے متعصب مغربی میڈیا نے اسرائیل اور امریکی انحصاریت کی بنا پر حد درجہ مبالغے سے پیش کیا۔ اس مرحلے پر مظاہروں میں بندوق بردار شرپسندوں کے سرایت کرنے، مساجد، ایمبولینسوں اور حکومتی عمارتوں کو جلانے، صدر ٹرمپ کے ٹروتھ سوشل میڈیا پر مظاہرین کے حق میں بیانات، فوجی تیاریوں اور ایران پر حملے کے ارادوں نے مظاہرین کے اذہان اور ارادوں کو پلٹ دیا۔ مظاہرے بیرونی مداخلت کے خلاف اور ایرانی حکومت کے حق میں تبدیل ہوگئے۔ 12 جنوری 2026ء کو ملک بھر میں لاکھوں کی تعداد میں لوگ انقلاب اسلامی اور اپنی حکومت کے حق میں نعرے بلند کرتے ہوئے شاہراہوں پر آگئے۔ ان کا پیغام واضح ہے کہ ہمیں دھمکیوں کے ذریعے یا مشکلات کھڑی کر کے ہرایا نہیں جاسکتا۔ ٹرمپ اور نیتن یاہو نے ایرانی غیرت پر حملہ کیا ہے۔ اہل ایران ٹرمپ اور نیتن یاہو سے پھر ایک جنگ لڑنے کے لیے اپنی حکومت کے ساتھ کھڑے ہیں۔

ایران میں رونما ہونے والے ان مناظر کی تفہیم کے لیے ہمیں 1979ء کے انقلاب کو یاد رکھنا اور سمجھنا ہوگا۔ اس وقت شہنشاہ ایران کے خلاف عوام میں جو یکجہتی تھی 2026ء میں وہ سوچ محو ہی نہیں ناپید ہے۔ 46 برس پہلے کا یہ انقلاب تین طاقتوں کے اتحاد کا نتیجہ تھا: اوّل عوام جنہوں نے متحد ہوکر حتمی طور پر یہ طے کرلیا تھا کہ ہمیں انقلاب لانا ہے۔ شہنشاہ کی آمریت ہمارا مقدر نہیں ہے۔ ہمیں اس سے نجات حاصل کرنا ہے۔ دوم مذہبی رہنما جو دہائیوں سے ترتیب دیے ہوئے شہنشاہ کے نظام کے خلاف دہائیوں سے ہی واضح نظریات رکھتے تھے اور اس کے خلاف سرگرم ہونے اور عوام کو متحرک اور منظم کرنے کے لیے پوری طرح تیار تھے۔ سوم بازاروں کے بڑے تاجر اور دکاندار جنہوں نے اپنی دکانیں بند کر کے ملکی معیشت کو معطل کر دیا تھا۔ یہ وہ عوامل تھے جنہوں نے 1979ء میں یک جان ہوکر انقلاب میں مرکزی کردار ادا کیا تھا۔ طاقت کے اور بھی ستون تھے جو ان دنوں متحرک تھے لیکن مرکزی طاقت ان ہی تین ستونوں کی یکجائی تھی جس سے شہنشاہیت کے محلات زمین بوس ہوگئے۔ ایک اندازے کے مطابق 60 ہزار سے زائد افراد اس انقلاب کی نذر ہوگئے تھے۔

آج 2026ء میں انقلاب کو متشکل کرنے کے لیے یہ تینوں قوتیں متحد نہیں ہیں۔ سب سے پہلے بازار کا ذکر کرتے ہیں۔ مشرق وسطیٰ کے بڑے شہروں کی طرح ایران کے شہروں کی زندگی بھی بازاروں پر مرکوز ہے۔ ایران کے بازار صرف خرید و فروخت کی جگہ نہیں تھے بلکہ ماضی میں ایک معاشی طاقت ہوا کرتے تھے۔ بازار حکومتوں سے ناراض ہوتے تھے تو حکومتیں لرز جاتی تھیں۔ لیکن آج ایران کے بازار وہ طاقت نہیں ہیں۔ گزشتہ بیس برسوں میں امریکا اور یورپی ممالک کی سخت معاشی پابندیوں نے ایران کے بازاروں کی شکل اور ہیئت بدل دی ہے۔ انقلاب کے بعد سیکورٹی ایجنسیوں جیسے پاسداران انقلاب نے معیشت کے بہت سے شعبوں، سرگرمیوں اور بازاروں پر اپنا قبضہ مستحکم کرلیا ہے۔ اکثر تاجر پابندیوں کے اثرات سے بچنے کے لیے پاسداران کے حق میں کاروباری سرگرمیوں سے دستبردار ہوگئے ہیں۔ خاص طور پر کرنسی کے لین دین اور درآمد ہونے والی دیگر منافع بخش چیزوں پر پاسداران کا کنٹرول بڑھ گیا۔ ڈالر کی کمی نے ڈالر کے لین دین کو حکومت کی تحویل میں دے دیا ہے۔ پرانے روایتی خاندان جو تجارت پر چھائے ہوئے تھے اب فوج کے ساتھ کاروباری شراکت پر مجبور ہیں جن کے بغیر وہ اپنا کاروبار نہیں چلا سکتے۔ اب بازار اور تاجر 1979 والی معاشی طاقت نہیں ہیں جو نظام کو ہلا سکیں۔

اب آیئے مذہبی رہنماؤں کی طرف۔ 1979ء میں جب بہت بڑی تعداد میں علماء نے آیت اللہ خمینی کی قیادت میں شہنشاہیت کے خلاف آواز بلند کی تھی۔ یہ وہ روایتی علماء نہیں تھے جو اپنے حجروں عبادت گاہوں اور حوزوں (مذہبی تعلیمی اداروں) تک محدود ہوں بلکہ وہ سیاسی سماجی اور انقلابی عمل میں براہ راست شریک تھے۔ ایران کی تاریخ میں علماء کا کردار ہمیشہ سامراج مخالف یا اینٹی امپریل رہا ہے۔ آج 2026 میں ایران کے علماء یکجا اور متحد نہیں ہیں۔ ان کے درمیان گہرے اختلافات ہیں۔ کچھ مذہبی رہنما نظام میں اصلاحات چاہتے ہیں تو کچھ نظام کو مزید سخت بنانا چاہتے ہیں۔ جب کہ بہت سے روایتی علماء ہیں جو عبادت گاہوں اور تعلیمی اداروں تک محدود ہیں۔ یہ علماء اس قابل نہیں ہیں کہ کسی کو ہٹا سکیں یا کسی کو لا سکیں۔ علماء کی وہ یکجہتی جو 1979 کے انقلاب کی کنجی تھی آج دور دور تک موجود نہیں ہے۔

اب آیئے سب سے اہم ستون فوج اور سیکورٹی اداروں کی طرف۔ کوئی بھی انقلاب اس وقت تک کامیاب نہیں ہوسکتا جب تک اسٹیبلشمنٹ میں دراڑ نہ پڑ جائے۔ 79 میں یہی ہوا تھا جب فوجی دستوں نے شہنشاہ کا حکم ماننے سے انکار کر دیا تھا اور نظام گر گیا تھا۔ آج ایران کی فوج اور پاسداران انقلاب اور رضا کار عوامی فوج (بسیج مستضعفین) نہ صرف متحد ہیں بلکہ پوری اسٹیبلشمنٹ حکومت کے ساتھ مربوط طریقے سے کھڑی ہوئی ہے ان کا پورا وجود، ان کے بینک، ان کے کاروباری ادارے موجودہ نظام سے جڑے ہوئے ہیں۔ اگر نظام گرتا ہے تو ان کا سارا کاروبار ساری طاقت خطرے میں پڑ جائے گی۔ وہ اس نظام کو بچانے کے لیے کچھ بھی کرنے کے لیے تیار ہیں۔ یہ صرف ملازمت نہیں کر رہے نظریاتی اور مالی طور پر اس نظام کے محافظ ہیں۔

اب آیئے بیرونی عوامل یعنی امریکا اور اسرائیل کی طرف۔ یہ دونوں ممالک ایران پر پابندیاں لگاتے ہیں، فوجی کارروائیوں کی نہ صرف دھمکیاں دیتے ہیں بلکہ ایران پر حملے بھی کر چکے ہیں۔ لاتعداد انٹیلیجنس کارروائیاں الگ ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ ان کارروائیوں سے ایرانی حکومت اس حد تک کمزور ہوسکتی ہے کہ رجیم چینج کا مرحلہ آجائے لیکن درحقیقت ان کی کارروائیوں کا ردعمل ان کی توقعات کے بالکل برعکس ہے۔ ان کی کارروائیاں ایرانی حکومت کو مضبوط کرتی ہیں۔ ان ممالک کی سخت پابندیوں کا نقصان براہ راست عوام کو ہوتا ہے۔ حکومت ان تکالیف کو عوام کو یہ کہہ کر باور کراتی ہے کہ دیکھو ہمارے دشمن ہمیں گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کرنا چاہتے ہیں۔ ہمیں متحد رہنا ہوگا۔ پھر یہ دھمکیاں ایرانی قوم پرستی کو بھی ازحد توانا اور مضبوط کر دیتی ہیں جس کے بعد ایرانی عوام ایران کی خودمختاری کی پامالی کسی صورت برداشت کرنے کے لیے تیار نہیں۔ ایران میں تبدیلی امریکا اسرائیل یا باہر کی مداخلت سے نہیں، صرف ایک ذریعے سے آسکتی ہے، خود ایران کے اندر سے۔

ایس آئی آر: چھپی تاناشاہی کا خاموش حملہ

آنند تیل تمبڑے

ہندوستانی الیکشن کمیشن نے 27 اکتوبر 2025 کو ملک کی 9 ریاستوں اور 3 مرکز کے زیرِ انتظام خطوں میں (بہار میں ایک آزمائشی مرحلے کے بعد) ووٹر لسٹ کی خصوصی گہری نظرِ ثانی عمل (ایس آئی آر) شروع کیا۔ جنوری 2026 کے آغاز تک عبوری فہرستوں سے ایک چونکا دینے والا نتیجہ سامنے آیا: تقریباً 6.5 کروڑ شہریوں کے نام ووٹر فہرستوں سے ہٹا دیے گئے تھے۔

ہندوستان میں 1950 میں عالمگیر بالغ حقِ رائے دہی کے نفاذ کے بعد سے رجسٹرڈ ووٹروں کی تعداد میں اتنی بڑی کمی کبھی نہیں دیکھی گئی، نہ جنگوں کے دوران، نہ قحط کے وقت اور نہ ہی کووڈ-19 وبا کے دور میں، جس میں لاکھوں جانیں گئیں۔ ووٹر فہرستوں سے اتنے بڑے پیمانے پر ناموں کا حذف ہونا بذاتِ خود شکوک پیدا کرنے اور اس مسئلے کی عام وجوہات کو رد کرنے کے لیے کافی ہے۔

جمہوریہ کے سامنے اب یہ سوال محض انتظامی نہیں بلکہ وجودی بن چکا ہے: اگر ریاست تازہ مردم شماری کے اعداد و شمار کے بغیر، پارلیمنٹ میں کسی بحث کے بغیر، کسی شفاف معیار اور بامعنی منصفانہ طریقہ؟ کار کے بغیر 6.5 کروڑ شہریوں کے نام مٹا سکتی ہے، تو ہم یہ کیسے مان لیں کہ عالمگیر بالغ حقِ رائے دہی بطور حق اب بھی باقی ہے، یا یہ محض ایک آئینی دکھاوا بن کر نہیں رہ گیا؟ اتنی بڑی تعداد میں آئی اس کمی کی وضاحت صرف 3 ہی صورتِ حال سے ہوسکتی ہے، یا ایسا صرف 3 ہی حالات میں ممکن ہے: اجتماعی اموات، اجتماعی ہجرت، یا اجتماعی طور پر حقِ رائے دہی سے محرومی۔ ہندوستان میں ان میں سے کوئی بھی صورتِ حال موجود نہیں ہے۔ کووڈ-19 سے ہونے والی اضافی اموات کے سب سے وسیع اندازے بھی جنہیں حکومت تسلیم نہیں کرتی اس تعداد سے کہیں کم ہیں۔ اس سے بھی زیادہ اہم بات یہ ہے کہ وبا کا عروج کئی برس پہلے گزر چکا ہے۔ اگر شرحِ اموات اس کی وجہ ہوتی، تو اموات اس وقت عروج پر ہونی چاہئیں تھیں، نہ کہ اب۔ داخلی ہجرت اس حساب کتاب سے بچنے کا کوئی راستہ نہیں دیتی۔ جگہ بدلنے سے کوئی شخص اپنی شہریت نہیں کھوتا؛ وہ صرف اپنا مقام تبدیل کرتا ہے۔

ہجرت سے ووٹر اندراج کا عمل پیچیدہ ضرور ہو جاتا ہے، لیکن ایسا بھی نہیں ہوتا کہ اس سے ووٹروں کی تعداد لاکھوں میں کم ہو جائے، جب تک کہ نظام ہی ایسا نہ بنا دیا گیا ہو کہ وہ مہاجرین کو شامل کرنے کے بجائے انہیں باہر کا راستہ دکھا دے۔ ایسی صورت میں صرف ایک ہی بات سمجھ میں آتی ہے، اور وہ یہ کہ یہ ووٹروں کے ساتھ سیاسی چھیڑ چھاڑ ہے۔ اس لیے اصل سوال یہ نہیں ہے کہ الیکشن کمیشن نے یہ نام کیسے ہٹائے، بلکہ اصل سوال یہ ہے کہ 6.5 کروڑ ووٹروں کے نام ہٹانے کا یہ فیصلہ کس کا تھا اور کس اختیار کے تحت یہ طے ہوا کہ اب یہ لوگ ووٹر نہیں مانے جائیں گے۔ ووٹر فہرستوں کی نظرِ ثانی ایک معمول کا جمہوری عمل ہے۔ نئے ووٹر شامل کیے جاتے ہیں، دستاویزات کی بنیاد پر فوت شدہ ووٹر حذف کیے جاتے ہیں اور غلطیاں درست کی جاتی ہیں۔ یہ ایک تدریجی محتاط اور بنیادی طور پر مسلسل اضافے کا عمل ہے۔ جمہوری نظام یہ فرض کر کے چلتے ہیں کہ ووٹروں کی تعداد بڑھتی ہے۔ لیکن ایس آئی آر اس منطق سے بالکل مختلف ہے۔ یہ کمی کی بات کرتا ہے۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ یہ آئینی طور پر ثبوت کے اصول کو ہی الٹ دیتا ہے۔ یہاں ریاست کے بجائے شہری سے یہ توقع کی جا رہی ہے کہ وہ اپنی موجودگی کی اہلیت ثابت کرے، نہ کہ ریاست نام ہٹانے کی بنیاد پیش کرے۔

یہ الٹ پھیر محض ایک معمولی طریقۂ کار کا معاملہ نہیں، بلکہ آئینی تخریب ہے۔ عالمگیر بالغ حقِ رائے دہی کی بنیاد ہی شمولیت کے مفروضے پر قائم ہے۔ یہ ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ موت، دوہری شہریت یا شہریت کے خاتمے کا ثبوت فراہم کرے۔ ایس آئی آر اس مفروضے کو ہی شک میں بدل دیتا ہے۔ ووٹنگ شہریت سے حاصل ہونے والا حق نہیں رہتا، بلکہ ایک انتظامی مراعت بن جاتا ہے جو دستاویزات، وقت کی پابندیوں اور بیوروکریسی کے صوابدیدی فیصلوں پر منحصر ہو جاتا ہے۔ ایک ایسا حق جسے بار بار دوبارہ حاصل کرنا پڑے، وہ حق نہیں رہتا! ایک دہائی سے قومی مردم شماری کا نہ ہونا اس اجتماعی حذف کا محض اتفاقی سبب نہیں بلکہ اس کی معاون حالت ہے۔

مردم شماری جمہوریت کی بنیادی اساس ہے۔ اسی سے آبادیاتی حقائق طے ہوتے ہیں جن کی بنیاد پر نمائندگی، فلاح و بہبود اور ووٹر فہرستوں کی توثیق کی جاتی ہے۔ ایک دہائی سے زیادہ عرصے تک مردم شماری نہ کرا کے حکومت نے اس بنیاد کو ہی منہدم کر دیا ہے۔ ایسے میں ہمارے پاس اب کوئی ایسا سرکاری پیمانہ موجود نہیں جس کی بنیاد پر الیکشن کمیشن کے دعووں کی جانچ کی جا سکے۔ اس خلا میں اعداد و شمار ایک پیش گوئی نما بیان تو بن سکتے ہیں جو دعوے پر مبنی ہو، مگر تصدیق شدہ نہیں۔ یہ ایک نہایت سفاک ستم ظریفی ہے۔ ایک ایسی ریاست جو شہریت ثابت کرنے کے لیے دستاویزات مانگتی ہے، اپنی ہی آبادی کی دستاویز بندی سے پیچھے ہٹ جاتی ہے۔ کاغذات بھی چنیدہ طور پر مانگے جاتے ہیں اور کمزور لوگوں کے خلاف ہتھیار کے طور پر استعمال کیے جاتے ہیں۔ مردم شماری کے اعداد و شمار کے بغیر چلایا جانے والا ایس آئی آر عمل، خودمختار طاقت کو تجرباتی جواب دہی سے مکمل طور پر الگ کر دیتا ہے۔ جب ریاست یہ ثابت کیے بغیر کہ 6.5 کروڑ لوگ مر چکے ہیں، ملک چھوڑ چکے ہیں یا ان کی شہریت ختم ہو چکی ہے، انہیں ووٹر فہرستوں سے ہٹا سکتی ہے، تو یہ مان لینا چاہیے کہ وہ اب جمہوریت نہیں چلا رہی بلکہ اس میں ہیرا پھیری کر رہی ہے۔

انتظامی عمل کبھی بھی غیر جانبدار سماجی ماحول میں انجام نہیں پاتے۔ ان میں سماجیات شامل ہوتی ہے۔ اب کون کامیاب ہوتا ہے، یہ اس بات پر منحصر ہے کہ کس کے پاس دستاویزات ہیں، مستقل پتہ ہے، رسمی کارروائیوں کو سمجھنے کی صلاحیت رکھنے والی خواندگی ہے، غلطیوں پر اعتراض کرنے کا وقت ہے، اور ایسی زندگیاں ہیں جو ریاست کی نظر میں معتبر دستاویزی ثبوت چھوڑتی ہیں۔ کن لوگوں کے نام ہٹنے کا خطرہ سب سے زیادہ ہے، اس کا اندازہ لگانا کوئی مشکل بات نہیں: مہاجر مزدور جن کا پتہ بار بار بدلتا رہتا ہے؛ غیر رسمی رہائش گاہوں میں رہنے والے شہری اور دیہی غریب؛ دلت اور آدیواسی جن کے اخراج کی طویل تاریخ ہے اور جن کا بہت کم دستاویزی ریکارڈ موجود ہے؛ مسلمان جن کی شہریت این آر سی، سی اے اے کی بحث کے باعث ہمیشہ مشکوک بنی رہتی ہے؛ غیر رسمی شعبے کے کارکن جن کی محنت کا کوئی بھی ریکارڈ بیوروکریسی میں نہیں ملتا؛ اور وہ شہری جن کی غیر یقینی زندگیاں جدید حکمرانی کے تقاضوں کے مطابق کاغذی کارروائی کی بنیاد ہی فراہم نہیں کر پاتیں۔ یہ وہی سماجی طبقہ ہے جسے شامل کرنے میں ہندوستانی جمہوریت کو ہمیشہ مشکل پیش آئی ہے اور جو اقتدار میں موجود طاقتوں کے لیے انتخابی طور پر غیر موزوں ہے۔ یہ بڑی تعداد میں حکمراں جماعتوں کے خلاف ووٹ دیتے ہیں، قوم پرستانہ تحریکوں کی مخالفت کرتے ہیں اور فلاحی اسکیموں کا فائدہ بھی سب سے کم انہی کو ملتا ہے۔ ایسے میں ان کا ووٹر فہرستوں سے سب سے پہلے غائب ہو جانا نہ تو اتفاق ہے اور نہ ہی حادثہ۔

خاموشی سے ازسرِنو متعین کی جا رہی شہریت: اب ووٹ دینے کا حق انتظامیہ کی تسلی کے مطابق شہریت ثابت ہونے پر منحصر ہو گیا ہے۔ یہ تبدیلی بغیر کسی پارلیمانی بحث، بغیر کوئی قانون بنائے یا آئینی ترمیم کے واقع ہوئی ہے۔ عالمگیر بالغ حقِ رائے دہی کاغذ پر تو برقرار ہے، لیکن سرکلرز، تصدیقی پروٹوکولز اور انتظامی احکامات کے ذریعے عملی طور پر کھوکھلا ہوتا جا رہا ہے۔ اصل بحران ادارہ جاتی ہے۔ الیکشن کمیشن کا تصور اکثریت پسندی کی نفی کرنے والے ادارے کے طور پر کیا گیا تھا، جسے انتظامیہ کی مداخلت سے انتخابی غیر جانب داری کی حفاظت کی ذمہ داری سونپی گئی تھی۔ اس کی طاقت ضبط اور غیر جانب داری کے ذریعے حاصل ہونے والے عوامی اعتماد پر مبنی تھی۔ اب یہ سب ماضی کی بات ہو چکی ہے۔ اس اختیار کی قانونی حیثیت شدید خطرے میں ہے۔ مردم شماری کے اعداد و شمار، شفاف معیارات یا قابلِ اعتماد عوامی جواز کے بغیر بڑے پیمانے پر ڈیٹا حذف کرنے کے عمل کی قیادت کر کے، جس کا نشانہ بنیادی طور پر حاشیے پر رہنے والی آبادی بنتی ہے، کمیشن نے ایک غیر جانب دار ریفری کے طور پر اپنی ذمہ داری ترک کر دی ہے۔ تقرریوں میں بے قاعدگی اور خوشامدانہ داخلی ثقافت کے راستے ادارہ جاتی گرفت نے اسے ووٹر نظام کو ازسرِنو متعین کرنے کے ایک منصوبے کا شریک بنا دیا ہے۔ یہ رجحان ایس آئی آر سے کہیں آگے تک واضح طور پر نظر آتا ہے: ضابطہ؟ اخلاق کے نفاذ میں امتیاز، حکمراں جماعت کی خلاف ورزیوں پر نرمی، اشتعال انگیز بیانات پر خاموشی، اور انتخابی بانڈز جیسے معاملات میں تعمیل کی مثالیں۔ حامیوں کا استدلال ہے کہ اعتراضات اور دوبارہ تصدیق کے ذریعے حذف شدہ ووٹ درست کیے جا سکتے ہیں۔ یہ درست نہیں ہے۔ مسئلہ غلطی کا نہیں بلکہ منصوبہ بند عمل کا ہے۔ اس کی وسعت بڑے پیمانے پر حقِ رائے دہی سے محرومی کو یقینی بناتی ہے؛ اس کی رفتار تصدیق کو ناممکن بنا دیتی ہے؛ اس کی غیر شفافیت جانچ میں رکاوٹ بنتی ہے؛ اور اس کا بوجھ ان لوگوں پر پڑتا ہے جو اسے اٹھانے میں سب سے زیادہ کمزور ہیں۔ پہلے ووٹ کے حق سے محروم کرنا، پھر علاج بتانا، یہ حقوق کا تحفظ نہیں بلکہ ان کی خلاف ورزی کو قبول کرنا ہے۔ 6.5 کروڑ شہریوں سے اپنے ووٹ کے لیے 'دوبارہ درخواست' دینے کو کہنا ایک آئینی حق کو قابلِ تجدید اجازت نامے میں بدلنے کے مترادف ہے۔ یہ 'علاج' بذاتِ خود عدم مساوات کو بڑھاتے ہیں۔ ان کے لیے خواندگی، وقت، پیسہ، رسائی اور استقامت درکار ہوتی ہے، اور یہ وہ وسائل ہیں جو محروم طبقوں کے پاس نہیں ہوتے۔ بالآخر، جس چیز میں ترمیم کی جا رہی ہے وہ ووٹر فہرست نہیں، بلکہ اس سے زیادہ اہم یہ ہے کہ کون کس سے متعلق شمار ہوتا ہے۔ یہاں سیاسی منطق واضح ہے۔ آبادی کے بڑے حصے کو فلاحی اسکیموں کے ذریعے 'کنٹرول' کیا جاتا ہے۔ غذائی راشن، نقد منتقلی، رہائشی منصوبے اور ایندھن سبسڈی انتظامی عنایت کے طور پر دی جاتی ہیں۔

ایسی حکمرانی میں ووٹنگ بے معنی اور کبھی کبھی غیر موزوں بھی ہو جاتی ہے۔ فلاحی اسکیموں پر انحصار کے باعث مبینہ طور پر 'منضبط' آبادی شکر گزاری کے بجائے شکایات کی بنیاد پر ووٹ دے سکتی ہے، گزر بسر کی اسکیموں سے ملنے والی سہولتوں سے زیادہ کا مطالبہ کر سکتی ہے، یا ان طاقتوں کے ساتھ کھڑی ہو سکتی ہے جو تقسیم اور نظریاتی نظام کو چیلنج کرتی ہیں۔ ایسی حکمرانی کے لیے جو منصوبہ بند 'سخاوت' کے ہتھیار سے حکومت کرتی ہے، انتخابی خودمختاری ایک بوجھ بن جاتی ہے۔

اسی لیے ووٹر فہرستوں سے بڑے پیمانے پر ناموں کا حذف ہونا فلاحی سیاست کا تضاد نہیں بلکہ اس کا منطقی تکملہ ہے۔ جو لوگ ووٹ نہیں دے سکتے، ان پر بھی حکومت کی جا سکتی ہے؛ اور جن کے پاس انتخابی طاقت نہیں، وہ بھی فوائد حاصل کر سکتے ہیں۔ درحقیقت، جب فوائد سیاسی نفع و نقصان سے الگ ہو کر انتظامی طور پر دیے جانے لگتے ہیں تو ان کا انتظام آسان ہو جاتا ہے۔ ایسی نظام کا مثالی کردار 'شہری' نہیں بلکہ دراصل 'فائدہ اٹھانے والا' ہوتا ہے، جو فرمانبردار، شکرگزار اور خاموش رہتا ہے۔ نتیجتاً ایک فیصلہ کن تبدیلی سامنے آتی ہے۔ جمہوریت یہ مانتی ہے کہ طاقت شہریوں سے ریاست کی طرف بہتی ہے؛ کہ حکومتیں انتخابات کے ذریعے جواب دہ ہوتی ہیں؛ اور کہ ووٹنگ لوگوں کو بااختیار بناتی ہے۔ اس وقت جو ہو رہا ہے، اسے خاص طور پر خطرناک بنانے والی بات اس طریقۂ کار کا فریب ہے۔ نہ تو ایمرجنسی کا اعلان ہوا ہے، نہ آئین معطل ہوا ہے، اور نہ ہی سڑکوں پر ٹینک نظر آ رہے ہیں۔ بلکہ ڈیٹا بیس، تصدیقی پروٹوکولز اور انتظامی کاغذی کارروائی کے ہتھکنڈوں کے ذریعے ایک خاموش حملہ کیا گیا ہے۔ جمہوریت کی جس بنیاد کو مضبوط کرنے میں 7 دہائیوں کی محنت اور وابستگی لگی، اسے آج تکنیکی مجبوریوں کی آڑ لے کر تہس نہس کیا جا رہا ہے۔ یہ ایک چھپی ہوئی آمریت ہے۔ تکنیکی ڈھانچے کی بات کوئی اتفاق نہیں۔ جب حقِ رائے دہی سے محرومی کو سیاسی اخراج کے بجائے انتخابی 'صفائی مہم' کے طور پر پیش کیا جاتا ہے تو مزاحمت کی دھار کمزور پڑ جاتی ہے۔ شہریوں کے حقوق کے نقصان کو محض دفتری غلطی قرار دے کر آسانی سے قبول کیے جانے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ انتظامی زبان جان بوجھ کر کیے گئے جمہوری نقصان کو کمتر دکھاتی ہے۔ کھلا جبر اور اعلان شدہ ایمرجنسی مزاحمت کو بھڑکاتے ہیں؛ طریقہ؟ کار کی معمول سازی ایسا نہیں کرتی۔ جب اسپریڈشیٹس کے ذریعے لاکھوں لوگ ووٹر فہرستوں سے غائب ہو جاتے ہیں، تو یہ تبدیلی غصے کی حد سے نیچے ہوتی ہے اور آہستہ آہستہ بڑھتی رہتی ہے، یہاں تک کہ اسے پلٹنا سیاسی طور پر ناقابلِ تصور ہو جاتا ہے۔ عالمگیر حقِ رائے دہی ہمارے جمہوریہ کا نوآبادیاتی حکمرانی سے پہلا اور فیصلہ کن انقطاع تھا، وہ اصول جس نے رعایا کو شہری بنایا اور عوامی رائے کو جواز کا منبع ٹھہرایا۔ جب انتظامی کارروائی کے ذریعے لاکھوں، کروڑوں لوگ ووٹ کے حق سے محروم ہو جاتے ہیں، تو وہ بنیاد ہی منہدم ہو جاتی ہے۔ اب اہم سوال یہ نہیں کہ انتخاب کون جیتے گا، بلکہ یہ ہے کہ انتخاب میں حصہ لینے کی اجازت کس کو ملتی ہے۔ جو جمہوریتیں 'غیر موزوں' ووٹروں کو باہر کر کے آغاز کرتی ہیں، وہ شاذ و نادر ہی وہیں رکتی ہیں۔ وہ طریقۂ کار کے مراحل پر چلتے ہوئے قدم بہ قدم آگے بڑھتی ہیں۔

6.5 کروڑ ووٹروں کو ہٹا دینا ایک آئینی بحران ہے۔ جب ووٹر قابلِ حذف سمجھے جانے لگیں، شہریت عارضی ہو جائے اور حقوق کو طریقۂ کار کے ذریعے منسوخ کیا جانے لگے، تو جمہوریت محض ایک کھوکھلا ڈھانچہ بن کر رہ جاتی ہے۔ اس کی زبان تو برقرار رہتی ہے، مگر اس کا جوہر غائب ہو جاتا ہے۔

درگاپور: ایس آئی آر کو لیکر ایم پی کیرتی آزاد کی مرکز پر تنقید

آسنسول 20 جنوری (عوامی نیوز سروس) ریاست میں ایس آئی آر پروجیکٹ پر کام جاری ہے اگرچہ ریاست کی حکمراں جماعت نے شروع سے ہی SIR کی مخالفت کی ہے، لیکن مرکز میں بی جے پی پارٹی نے بار بار SIR کی حمایت میں دراندازی کا معاملہ اٹھایا ہے۔ درگاپور میں ایک میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے ترنمول ایم پی کیرتی آزاد نے دراندازی کے مسئلہ پر مرکز پر حملہ کرتے ہوئے کہا کہ بی جے پی بار بار اس مسئلہ کو سیاسی آلہ کے طور پر استعمال کررہی ہے۔ دہلی میں بی جے پی کی حکومت ہونے کے باوجود ایک ماہ قبل لال قلعہ کے سامنے دہشت گردانہ حملے میں کئی لوگ مارے گئے تھے۔ مارے گئے درانداز دارالحکومت میں کیسے داخل ہوئے؟ تین ماہ قبل جموں میں اس واقعے میں 26 افراد ہلاک ہوئے تھے۔ درانداز علاقے میں کیسے داخل ہوئے؟ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اگرچہ بہار اسمبلی انتخابات کے دوران دراندازی کرنے والوں کے خلاف کارروائی کی گئی تھی لیکن پکڑے گئے 350 لوگوں میں سے 270 دوسرے ملک کے تھے اصل مسئلہ کو حل کرنے کے بجائے بی جے پی گمراہ کن بیانات دے کر عوام کو گمراہ کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ مرکز پر حملہ کرتے ہوئے بردوان ایسٹ کی ایم پی شرمیلا سرکار نے کہا بی جے پی عام لوگوں کے لیے مسائل پیدا کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ لوگ یہ سمجھتے ہیں بی جے پی مذہبی بنیادوں پر پولرائزیشن کی کوشش کر رہی ہے۔ لیکن الیکشن 2026 میں ہونے والے ہیں عوام کو ہوشیار رہنا چاہیے۔ ممتا بنرجی کو چوتھی مدت کے لیے وزیر اعلیٰ بنانے کے لیے سب کو آگے آنا چاہیے۔ دریں اثنا، وزیر پردیپ مجمدار نے کہا کہ بی جے پی کو ہر الیکشن میں انتظامی ذمہ داریاں ملنے کی امید تھی۔

بھاجپا نے مغربی بنگال میں الیکشن جیتنے کیلئے الیکشن کمیشن کو ایجنٹ بنایا، ووٹر لسٹ سے نام خارج کرنے کیلئے مسلم علاقے کو نشانہ: سیبو داسن داسو

آسنسول: 20 رجنوری، (عوامی نیوز سروس): پچھم بردوان ضلع ترنمول کے بنیادی رہنما ترنمول ریاستی کمیٹی کے سکریٹری، انیمل ریسورسیس ڈیوپلمنٹ ڈیلپارٹمنٹ کے وائس چیئر مین، میٹر ضلع پریشید گورنمنٹ اف ویسٹ بنگال، بارہ بانی، جموڑیہ اور پنڈیشورا اسمبلی حلقے کے ترنمول کوارڈینیٹر وی سیبو داسن داسو جو ہمیشہ بھاجپا کے سوالوں کا جواب دیتے اور بھاجپا پر مستند طریقے سے اپنا بیان پیش کر کے حملہ بھی کرتے ہیں اج ای داسن داسو نے شہر ضلع ریاست میں بھاجپا کی سیاسی چال سازش اور موجودہ حرکت کو بے نقاب کرتے ہوئے بھاجپا اور الیکشن کمیشن کی ملی بھگت بتاتے ہوئے الیکشن کمیشن اور بی جے پی پارٹی پر زبردست حملہ کیا ہے داسو زرائع ابلاغ کے نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ بی جے پی چور دروازے سے مغربی بنگال ریاست میں حکومت سازی کی کوشش کر رہی ہے اسکے لئے دستور اور جمہوریہ ائین کی پرواہ نہیں کررہی ریاست مغربی بنگال میں بھاجپا حکومت کرنے کے لئے جتنی بھی کوشش کر لے جو حربہ استعمال کرنا ہے کرلے مگر ریاست کی جنتا کے دل میں ممتا بسی ہے اور ممتا ہی حکومت کرے گی چاہے ایس ائی ار لائے لوگوں کو پریشان کرے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ داسو نے کہا کہ ملک کے دیگر کئی ریاستوں میں ایس ائی ار کا کام چل رہا ہے چار پانچ مہینے میں کئی جگہوں پر ریاستی اسمبلی کا الیکشن ہے اسمیں ہمارا مغربی بنگال بھی شامل ہے داسو نے کہا کہ ادھر میں دو تین ریاست میں سفر کیا ہوں کیرالہ میں بایاں محاذ ہے، تامل ناڈو میں ڈی ایم کے ہے وہاں ایس ائی ار بھی چل رہا ہے مگر وہاں کے لوگ اسے معمولی بات سمجھ رہے کوئی چرچا نہیں ہے وہاں کے لوگ نہیں جانتے کے ایس ائی ار کیا ہے مگر الیکشن کمیشن جتنا ائین قانون ہے وہ سب مغربی بنگال میں دیکھا رہا ہے ریاست مغربی بنگال میں ہر روز ایس ائی ار کو لیکر نئے نئے قانون لائے جارہے ہیں کیونکہ بی جے پی کا ٹارگیٹ ہے مغربی بنگال میں الیکشن جیتنے کا اسکے لئے الیکشن کمیشن کو ایجینٹ بنا دیا ہے بی جے پی کا ایجنٹ بنکر الیکشن کمیشن مغربی بنگال میں کام کررہا ہے جس دن اس الیکشن کمیشن کی تقرری ہوئی تھی اسی دن اپوزیشن پارٹی جان گئی تھی کہ اسکا استعمال کیا ہوگا وی داسن داسو نے کہا کہ جس دن وزیر داخلہ امیت شاہ مغربی بنگال کے دورے میں ائے وہ جان گیا کہ ریاست کی سرزمین بھاجپا کے لئے ہموار نہیں ہے ممتا بنرجی کی قیادت میں ترنمول بھاری اکثریت سے جیت درج کرے گی ممتا اور ابھیشیک سے مقابلہ کرنا بی جے پی کی بس کی بات نہیں ہے بی جے پی کو کچھ میڈیا بی جے پی کی حمایت کر رہی ہے اور مرکزی شعبہ جات کے کچھ لوگ ساتھ دے رہے ہیں یہاں کے لوگوں کو ڈرانے کی کوشش کی جارہی ہے پریشان کیا جارہا ہے کشیر لوگ ہراساں ہورہے ہیں ہیئرنگ ہورہی ہے بہت سارے لوگوں کو بلوایا جارہا ہے بی ڈی او افس ایس ڈی او افس ہیئرنگ سنٹر بنایا گیا ہے پنچائیت افس کے کارکنان کو ہیئرنگ کے لئے استعمال کیا جارہا ہے لوگ پانچ اٹھ دس کیلومیٹر دور سے ہیئرنگ کے لئے ارہے ہیں انہوں نے کہا امیت شاہ اور مودی کی سنڈیکیٹ پریشان کر رہی ہے میں سنڈیکیٹ کہتا ہوں اور جوڑا بیل بھی کہتا ہوں انلوگوں نے الیکشن کمیشن کو ہدایت کردی ہے کہ جتنا بنگال کے لوگوں کو پریشان کیا جائے گا بی جے پی کو فائدہ پہنچے گا بی جے پی کا یہ سب مونگیری لال کے حسین سپنے ہیں جو کبھی پورا ہونے والا نہیں ہے۔ داسو نے کہا کہ مغربی بنگال میں فارم نمبر 7 جمع کرنے کی اخری تاریخ 19 جنوری تھی ووٹر لسٹ سے نام خارج کرنے کے لئے مسلم علاقے کو نشانہ بنایا گیا ہے اور مسلم ووٹروں کے نام کٹانے کے لئے ہندو ووٹر کے نام سے فارم جمع کرانے کی کوشش کی گئی فارم جمع کرنے کے لئے اسنسول ایس ڈی ایم افس درگا پور، جموڑیہ، رانیگنج فارم جمع کرنے کو لیکر ہنگامہ ہوا اسنسول میں ایک نجی گاڑی میں ہزاروں فارم جمع کرنے کے لئے بی جے پی کے لوگ لیکر ارہے تھے داسو نے ایک فارم دیکھاتے ہوئے کہا کہ سات نمبر فارم پہلے ہی سے پرنٹنگ کیا ہوا ہے بی جے پی مرکزی حکومت کی ہدایت پر الیکشن کمیشن کے استعمال سے اسطرح کی قابل مذموم حرکت کی اس فارم میں ایک کالم ہے ناٹ انڈین سیٹیزن اس کالم پر ٹیک مارک کیا ہوا ہے۔ جب فارم کی چھپائی ہوئی اسی وقت ناٹ انڈین سیٹیزن کالم پر ٹیک (?) لگا دیا گیا ہے کے یہ ہندستانی شہری نہیں ہے۔ مسلم ووٹ بی جے پی حاصل نہیں کرسک رہی ہے اسلئے مسلم ووٹر کا نام ہٹانے کے لئے اسطرح کی گھناونی چال والی سازش کررہی ہے ملک کی یہ پہلی ریاست مغربی بنگال ہے جہاں ایسی سازشی چال بھاجپا چل رہی ہے جبکہ بی جے پی کے بڑے بڑے نیتا کی بیٹی مسلم سے شادی رچائی ہے اسوقت نفرت نہیں کی اب مسلم ووٹر کو نشانہ کیوں بنارہے ہو SIR لاکر ممتا کو ہٹا دیا جائے گا اتنا اسان قطعی نہیں ہے رام کو ماننا ووٹ کی راج نیتی ہورہی ہے یہ مہاراشٹر، بہار، ہریانہ، دہلی نہیں ہے یہ بنگال کی سرزمین ہے ترنمول ایک بڑی عظیم پارٹی ہے ممتا بنرجی نے ترقیاتی کام کی ہے عوام کے دل میں بسی ہے عوامی خدمات دن رات کرتی ہیں ابھیشیک بنرجی ہمارے نیتا ترنمول تنظیم کو مضبوط و مستحکم بنانے میں محنت کی کررہے ہیں جبکہ بی جے پی ہندو مسلم تفرقہ کی بات غلط بیانی کر کے نفرت پھیلاتی ہے ایس ائی ار لاکر عوام کو پریشان کرتی ہے اور عوام سے ووٹ کی بھی امید رکھتی ہے جو کبھی ممکن نہیں ہے داسو نے کہا کہ لاکھوں کی تعداد میں فارم پرنٹنگ کر کے چھپا کر مغربی بنگال میں بھیجا گیا ہے اسے ہملوگ اور یہاں کے عوام کبھی برداشت نہیں کرسکتے ہیں بی جے پی میں ہمت ہے تو سیاسی میدان میں اکر مقابلہ کرے دو نمبر کام کر کے مقابلہ نہیں کرسکتا ہے دو نمبری کام کرنے والی اتنی بے شرم پارٹی کبھی نہیں دیکھی گئی امیت شاہ مودی بلڈوزر چلا رہے ہیں ایسی سیاسی بدامنی والی پالیسی زیادہ دنوں تک نہیں چلنے والی کبھی ای ڈی، سی بی ائی لگائی جارہی ہے ایس ائی ار لائی گئی ڈرانا دھمکانا ان سب سے کچھ ہونی جانی ہے عوام ان سب کا جواب الیکشن میں دیں گے ممتا بنرجی زندہ باد ابھیشیک بنرجی زندہ باد کہکر داسو نے اپنی طویل گفتگو ختم کی اور میڈیا کا شکریہ ادا کیا۔

آر پی ایف نے 28 متاثرین کو بچایا، 17 اسمگلر گرفتار

آسنسول: 20 رجنوری، (عوامی نیوز سروس): ایسٹرن ریلوے کے آسنسول ڈویژن نے سال 2025 کے دوران انسانی اسمگلنگ کے خلاف آپریشن ایکشن (AAHT) کے تحت اپنی ریلوے پروٹیکشن فورس کی قابل ستائش کارکردگی کے ذریعے ریلوے سیکورٹی کو بڑھانے اور معاشرے کے کمزور طبقوں کے تحفظ میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ آسنسول ڈویژن نے انسانی اسمگلنگ کی لعنت کو کامیابی سے روکا ہے۔ انسانی سمگلنگ کا شکار 28 افراد کو بازیاب کرایا گیا جن میں 27 لڑکے اور 01 لڑکی شامل تھی اور 17 اسمگلروں کو گرفتار کیا گیا یہ ریلوے کے احاطے میں بچوں کے تحفظ اور مسافروں کی حفاظت کے تئیں ہماری مضبوط عزم کی عکاسی کرتا ہے آپریشن AAHT ریلوے نیٹ ورک پر انسانی اسمگلنگ سے نمٹنے کے لیے ریلوے پروٹیکشن فورس کا فلیگ شپ آپریشن ہے۔ ان کوششوں کو مزید تیز کرنے کے لیے، ہندوستانی ریلویز پر انسانی اسمگلنگ کے انسداد کے لیے وقف یونٹس قائم کیے گئے ہیں۔

گھریلو خواتین کا درگاپور میں مس ساؤتھ بنگال 2026 مقابلے میں جلوہ دکھایا

آسنسول: 20 رجنوری، (عوامی نیوز سروس): عورتیں خوبصورتی کا مظہر ہیں۔ دنیا بھر میں 8 سے 80 سال کی خواتین اپنی خوبصورتی کے سحر میں مبتلا ہیں۔ خواتین کی خوبصورتی کو دکھانے کے لیے بھارت سمیت دنیا کے مختلف حصوں میں خوبصورتی کے متعدد مقابلے منعقد کیے جاتے ہیں خواتین کی منفرد خوبصورتی کو دکھانے کے لیے گزشتہ ایک دہائی سے درگاپور کے صنعتی علاقے میں 'مس ساؤتھ بنگال' مقابلہ منعقد کیا جارہا ہے ہر سال کی طرح اس سال بھی مغربی بنگال اور آس پاس کی ریاستوں سے تقریباً 124 خوبصورت خواتین نے مقابلے میں حصہ لیا اس سال کے مس ساؤتھ بنگال 2026 کا گرینڈ فائنل کل شام کو درگاپور انڈسٹریل ایریا کے مرکز میں واقع سٹی سینٹر کے سروجنی تھیٹر میں ایک رنگارنگ پروگرام کے ساتھ اختتام پذیر ہوا 15 کامیاب مقابلوں نے سینکڑوں لوگوں کے سامنے مین ایونٹ میں حصہ لیا۔ تاہم، اس سال کے مس ساؤتھ بنگال 2026 پروگرام کی ایک خاص بات گھریلو خواتین کا مقابلہ حسن تھا، جس نے صنعتی علاقے کے مختلف حصوں سے مقابلہ کرنے والوں کو اپنی طرف متوجہ کیا اس مقابلے میں مختلف پیشوں اور سرگرمیوں سے تعلق رکھنے والی گھریلو خواتین نے حصہ لیا۔ سروجنی تھیٹر میں پروگرام کے پہلے مرحلے کے دوران گھریلو خواتین کی منفرد پرفارمنس سے سامعین بہت متاثر ہوئیبہت سی گھریلو خواتین اپنی روزمرہ کی زندگی میں مصروف کام اور گھریلو کاموں کے باوجود خود کو خوبصورتی کا مظہر بنا کر پیش کرنے میں کامیاب ہوئیں۔ مشہور بالی ووڈ اسٹار سواستیکا مکھرجی، جو چیف جج اور سلیکشن کمیٹی کی صدر ہیں، آج سروجنی تھیٹر میں مس ساؤتھ بنگال 2026 پروگرام میں موجود تھیں۔ اس تقریب میں آسنسول درگاپور ڈیولپمنٹ بورڈ کی چیئرپرسن کبی دتہ، درگاپور میونسپل کارپوریشن کے بورڈ آف ایڈمنسٹریٹرز کی پرنسپل ممبر شریمتی نے بھی شرکت کی اندیتا مکھرجی اور صنعتی علاقے کے کئی سرکردہ لوگ بھی موجود تھے۔ مس ساؤتھ بنگال 2026 کی مین آرگنائزر مسز کلپیتا ڈی سکدر نے آج میڈیا کو بتایا، ایک دہائی سے زیادہ عرصے کے بعد 'مس ساؤتھ بنگال' 2026 اب اپنے بارہویں سال میں منائی جارہی ہے۔ اس ایونٹ کا بنیادی مقصد بنگال کی تمام خواتین کو بین الاقوامی خوبصورتی کے مقابلوں میں جگہ حاصل کرنے میں مدد کرنا ہے۔ عورتیں صرف خوبصورتی کی علامت نہیں ہیں۔ وہ مائیں بھی ہیں، ہنرمند کنٹری مینیجر، اور سماجی معمار بھی۔ اس لیے ہماری یہ چھوٹی سی کوشش ہے کہ تمام خواتین کے اندرونی حسن کو روشن اور اجاگر کیا جائے۔ میں ان تمام خواہشمند خواتین کو دلی نیک تمنائیں اور مبارکباد پیش کرتا ہوں جنہوں نے اپنے مصروف شیڈول کے باوجود اس مقابلے میں حصہ لیا۔ ہم اپنی کوششیں جاری رکھیں گے تاکہ آنے والے دنوں میں ہر عورت معاشرے کی عکاس بن سکے۔

جیک اینڈ جل پبلک اسکول میں منعقد ہوا رنگارنگ پروگرام

آسنسول: 20 رجنوری، (عوامی نیوز سروس): شمالی آسنسول کے جہانگیری محلہ یونین بینک کی بالائی منزل پر واقع جیک اینڈ جل پبلک اسکول میں منگل کے دن اسکول کے طلبہ اور گارجین کے لئے آرٹ کی نمائش کی گئی طلبہ کے ذریعہ بنائے گئے مختلف مضامین پر خوبصورت سا ماڈل پیش کیے جس میں نظام شمسی، ہوائی آلودگی - کمپیوٹر، جنگلی جانور جیسے ماڈلوں کو گارجین نے بے حد سراہا اسکول کے پرنسپل اسمونی کندرا، ڈائریکٹر محمد شکیل اور انچارج زلیخا پروین کی نگرانی میں کرسمس ڈے اور جنم دن کے طور پر خصوصی پروگرام بھی ہوئے اور بچے بچیوں کے درمیان سٹیفکیٹ سے نوازہ گیا اس مختلف النوع پروگرام کو کامیاب بنانے والوں میں اسکول میں ٹیچرس میں شامل محمد شہباز شنا تبسم ریشماں پروین، نکہت پروین، زرین، عقیدہ، وجے کے نام قابل ذکر ہیں۔

بھاجپا کے خلاف آسنسول میں ترنمول کی احتجاجی ریلی

آسنسول: 20 رجنوری، (عوامی نیوز سروس): گذشتہ دن آسنسول کورٹ کے قریب ایس ڈی ایم افس کے پاس ایس آئی ار کے سات نمبر فارم جمع کرنے کے لئے بھاجپا کے لوگ ایک نجی گاڑی میں ہزاروں فارم لیکر ائے تھے جسے عوام نے دیکھ لیا اور پھر ہنگامہ شروع ہوا ترنمول کے لیڈران و کارکنان عین وقت پر پہنچ گئے اور احتجاج کیا کہ یہ سب فارم بھاجپا کہاں سے اکھٹا کری جو چھپی ہوئی ہے اور ہزاروں لوگوں کے نام ووٹر لسٹ سے خارج کرنے یا کٹانے کے لئے لائی گئی ہے جسمیں اقلیتی وارڈ کے ووٹر شامل ہیں اقلیتی ووٹروں کو ٹارگیٹ کیا جارہا ہے لوگوں نے سات نمبر فارم کے کچھ فائل گاڑی سے نکال کر چاک کردیا کچھ کو نزرآتش کردیا گیا گاڑی میں جو لوگ تھے وہ فرار ہوگئے ایک پکڑا گیا جسے پولیس لیکر چلی گئی۔ کچھ ہی لمحے میں بی جے پی کے لیڈران اور کارکنان بھی آگئے اور دونوں جماعتوں کے لوگ آمنے سامنے ہوگئے بحث جھڑپ مارپیٹ میں بدل گئی کئی زخمی ہوئے پولیس کی بڑی نفری آگئی اور حالات کو قابو میں کیا اس واقعے کے خلاف اور بی جے پی کی سازشی چال کے خلاف آسنسول میں ترنمول نے آج ایک بڑی ریلی منعقد کی جسمیں ہزاروں مرد و خواتین نے شرکت کی قد اور بینر اور ترنمول کا پرچم لہراتے ہوئے بھاجپا کے خلاف نعرے لگائے گئے اور ممتا بنرجی ابھیشیک بنرجی زندہ باد کے نعروں سے فضا گونج رہی تھی احتجاجی ریلی آسنسول ستابدی پارک نزد بھلبو بس اسٹینڈ سے شروع ہوئی اور اسنسول ایس ڈی او افس تک گئی اس موقعے پر گروداس چٹرجی اور ڈپٹی میئر وسیم الحق نے کہا کہ ایس آئی ار کے نام پر اصلی ووٹروں کے نام ڈیلیٹ کرنے کی سازش رچی جارہی ہے بی جے پی والے غیر ائینی کام کررہے ہیں اور شہر کی پرسکون فضا کو مکدر بنانے کی سازش کررہے ہیں ہملوگوں کے کارکنان پر حملہ کیا گیا ہملوگ ڈرنے والے نہیں منہ توڑ جواب دینا جانتے ہیں مگر ہماری ممتا بنرجی ابھیشیک بنرجی بدلہ نہیں بدلاؤ چاہتے ہیں امن وامان چاہتے ہیں۔ ریاست کی ترقی اور عوام کی فلاح و بہبودی کے خواہ ہیں جلوس میں ڈپٹی میئر سید وسیم الحق، چیئر مین امرناتھ چٹرجی میئر ان کونسل گروداس چٹرجی، انیمیس داس بورو چیئر مین، ترنمول اقلیتی سیل کے ضلع صدر محفوظ الحسن مونو بھائی، آسنسول نارتھ بلاک 2 ترنمول اقلیتی سیل کے صدر افتخار نیر، آسنسول نارتھ بلاک ترنمول اقلیتی سیل کے نائب صدر شہادت حسین جوہری، بھانو، ربیع الاسلام اسنسول نارتھ بلاک 1 کے ترنمول اقلیتی سیل صدر، ودیگر پیش پیش سرگرم تھے ریلی کے اختتام پر ترنمول کا ایک وفد جو قریب دس لوگوں پر مشتمل تھا ایس ڈی او کو عرضداشت پیش کی اور سات نمبر فارم کا غلط استعمال اور بی جے پی کی ایس آئی ار میں دخل اندازی پر روک لگانے کی گزارش کی اس موقعے پر ترنمول کے لوگوں میں بیحد جوش وخروش کارفرما تھا۔

چائلڈ لیبر اسکول کو دوبارہ کھولنے اور بقایا تنخواہوں کی فوری ادائیگی کے مطالبہ پر تنظیم آواز کی میئر کو میمورنڈم

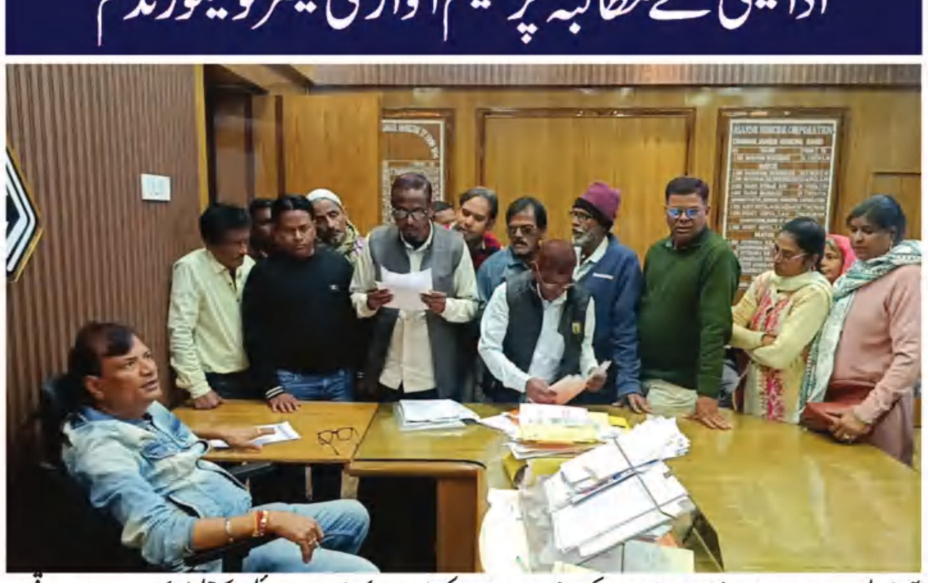

آسنسول: 20 رجنوری، (عوامی نیوز سروس): مذہبی اور لسانی اقلیتوں تنظیم آواز کے پچھم بردوان ضلع کمیٹی نے آج اپنے اراکین اور چائلڈ لیبر ایریا اسکولوں کے اساتذہ کرام کو ہمراہ لے کر بند پڑے اسکولوں کو دوبارہ کھولنے، بقایا تنخواہوں کی ادائیگی اور از سرے نو تمام اساتذہ کے متبادل کام کے مطالبات کو لے آسنسول میونسپل کارپوریشن کے میئر بیدھان اپادھیائے کو ایک میمورنڈم پیش کیا تین نکاتی اس عرض داشت میں یہ مطالبہ کیا گیا کہ تمام بند پڑے اسکولوں کو دوبارہ کھولا جائے اور تمام بقایا تنخواہوں کی جلد از جلد ادائیگی کی جائے میئر بیدھان اپادھیائے نے سنجیدگی سے اساتذہ کے مسائل کو سنا اور جلد از جلد مناسب کارروائی کا بھروسہ دلایا واضع ہو کہ مرکزی حکومت نے ملک بھر میں بچہ مزدوری کو ختم کرنے اور ان بچوں کو مین اسٹریم میں شامل کرنے کے لئے مغربی بنگال سمیت ملک کے کء صوبوں میں چائلڈ لیبر ایریا اسکول کا قیام کیا تھا ہر اسکول میں پچاس بچہ مزدور کی پڑھائی کے ساتھ، ٹریننگ اور مڈ ڈے میل کا بھی انتظام کیا گیا تھا لیکن مرکزی حکومت نے اچانک 2024 کے جون مہینے سے ان اسکولوں کو بغیر کسی تحریری نوٹس کے بند کردیا جبکہ اساتذہ کی تنخواہ مارچ 2020 سے بقایا ہیا سی مانگوں کو لے کر ایک بار پچھم بردوان ضلع مجسٹریٹ کو بھی عرض داشت سونپا گیا مگر خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہیں ہونے کی صورت میں آج آسنسول کارپوریشن کے میئر بیدھان اپادھیائے کو ایک میمورنڈم پیش کر بقایا تنخواہوں کی ادائیگی کا مطالبہ کیا ہے۔ میئر صاحب نے سنجیدگی سے تمام باتوں کو سننے کے بعد اپنی طرف سے مسائل کے حل کا بھروسہ دلایا اس موقع پر آواز پچھم بردوان ضلع کمیٹی کے کارگزار صدر محمد صلاح الدین، سکریٹری نعمان اسفر خان، سابق کاؤنسلر خلیل خان، عمران خان مانی، محمد مقصود عالم، ارشد صدیقی، معمر رہنما کوثر حسین، آفتاب عالم کے علاوہ جناب سعید صاحب کی رہنمائی میں چائلڈ لیبر اسکولوں کے اساتذہ کرام کی اچھی خاصی تعداد موجود تھی۔ اس ڈیپوٹیشن کو کامیاب بنانے، میئر سے وقت لینے اور انتظام کرنے میں آسنسول کارپوریشن کی کاؤنسلر آمنہ خاتوں کے شوہر جناب عمران خان عرف مانی نے اہم کردار ادا کیا آواز کے ضلع سکریٹری نے تمام اراکین اور اساتذہ کا شکریہ ادا کیا اور اس لڑائی کو کامیابی ملنے تک جاری رکھنے کا یقین دلایا۔

☆

کول انڈیا کے بہادری ایوارڈ یافتہ سیکوریٹی انچارج دلیپ پرشاد کے اعزاز میں الوداعیہ تقریب

آسنسول: 20 رجنوری، (عوامی نیوز سروس): ایسٹرن کول فیلڈز لمیٹڈ کے سلان پور ایریا کے سیکورٹی ڈیپارٹمنٹ میں ایک دور کا خاتمہ ہوا۔ دلیپ پرساد، سلان پور ایریا کے سیکورٹی انچارج، جنہوں نے 13 جنوری 2021 کو علاقے کے سیکورٹی ڈیپارٹمنٹ کے انچارج کے طور پر چارج سنبھالا تھا اب جموڑیہ کے پاونیتی ورکشاپ میں اپنی نئی اننگز کا آغاز کریں گے ان کی پانچ سالہ مدت کی رپورٹ (2025-2021) نہ صرف متاثر کن ہے بلکہ کوئلہ مافیا کے خلاف ایک سخت انتباہ بھی ہے بہادری کے اعزاز سے نوازا جانے والا پہلا ای سی ایل سیکیورٹی انچارج - دلیپ پرساد کی کارکردگی اور ہمت کو کول انڈیا نے تسلیم کیا ہے وہ 2024 میں کول انڈیا کی 50 ویں سالگرہ کے موقع پر کول انڈیا کے موجودہ چیئرمین، پی ایم کے ذریعہ مقرر کیے جانے والے پہلے حفاظتی افسر بن گئے پرساد کو حکومت ہند نے 'بہادری ایوارڈ' سے نوازا تھا ان کی قیادت میں، سلان پور ایریا سیکورٹی ڈیپارٹمنٹ نے کوئلہ چوری کو روکنے اور کمپنی کے اثاثوں کی حفاظت میں تاریخی پیش رفت کی پچھلے پانچ سالوں کے اعداد و شمار اس بات کی گواہی دیتے ہیں۔ گزشتہ پانچ سالوں (2025-2021) کی اہم کامیابیوں پر سیکورٹی ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے جاری کردہ ماہانہ رپورٹس دلیپ پرساد اور ان کی ٹیم کی محنت کی عکاسی کرتی ہیں۔ چھاپے اور کوئلہ ضبطی: گزشتہ 5 سالوں میں کل 2,817 چھاپے مارے گئے جس کے نتیجے میں 35,086.725 میٹرک ٹن کوئلہ ضبط کیا گیا غیر قانونی کان کنی پر حملہ کرنے والی ٹیم نے چوہوں کے 218 غیر قانونی سوراخوں کو سوتے ہوئے بھر دیا اس طرح غیر قانونی کان کنی کی سرگرمیوں کو روکا گیا اس مدت کے دوران کل 2,908 شکایات درج کی گئیں اور 1,338 ایف آئی آر/جی ڈی ای درج کی گئیں۔

کراٹے میں تاریخ رقم، 50 طلبہ نے بلیک بیلٹ حاصل کرلی

آسنسول: 20 رجنوری، (عوامی نیوز سروس): درگاپور شہر کے ایک نجی ہوٹل میں منعقدہ کراٹے بلیک بیلٹ ایوارڈ کی تقریب نے کھیلوں کی دنیا میں ایک نیا سنگ میل عبور کیا درگاپور کراٹے اکیڈمی کے زیر اہتمام کل 50 کراٹے طلباء کو بلیک بیلٹ سے نوازا گیا اس خصوصی تقریب کو نہ صرف اکیڈمی بلکہ پورے شلپنچال خطے کے لیے فخر کی بات سمجھا جاتا ہے درگاپور کراٹے اکیڈمی کے چیف انسٹرکٹر اور ماسٹر سمیر کمار منڈل نے بتایا کہ درگاپور میں پہلی بار اتنی بڑی تعداد میں کراٹے بلیک بیلٹ کے امتحانات کامیابی سے منعقد ہوئے۔ مغربی بردوان اور بیر بھوم اضلاع کے مختلف علاقوں سے بچوں اور نوعمروں نے امتحان میں حصہ لیا ان طلباء نے برسوں کی محنت، باقاعدہ مشق اور نظم وضبط کے بعد یہ اعزاز حاصل کیا۔ سمیر کمار منڈل کے مطابق، زیادہ تر طلباء نے پہلی ڈین بلیک بیلٹس حاصل کیں، جو کراٹے کی تربیت میں ایک اہم کامیابی سمجھی جاتی ہے۔ مزید برآں، تین طالب علموں نے دوسری ڈین بلیک بیلٹ اور تیسری ڈین بلیک بیلٹ حاصل کی، جس سے اکیڈمی کا اعزاز ہوا۔ انہوں نے کہا کہ یہ کامیابی چار پانچ سال کی مسلسل مشق کے بغیر ممکن نہیں تھی۔ تقریب میں کھیلوں اور سماجی دنیا کی متعدد اہم شخصیات نے شرکت کی معروف پاور لفٹر سیما دتہ چٹرجی، ADDA کے چیئرمین کبی دتہ، اور سماجی کارکن راما پرساد ہلدر نے اس تقریب میں شرکت کی، کامیاب طلباء کو بلیک بیلٹ پیش کیں، اور ان کی حوصلہ افزائی کی۔ مہمانوں نے کراٹے اور دیگر مارشل آرٹس کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے کہا کہ یہ صرف ایک کھیل نہیں بلکہ زندگی کا ایک طاقتور فن ہے۔ اس موقع پر سیما دتہ چٹرجی موجود تھیں۔ درگاپور کراٹے اکیڈمی نے کہ منعقدہ یہ امتحانی اور پروقار تقریب انتہائی قابل تحسین ہیانہوں نے کہا کہ آج کے پروگرام میں لڑکوں اور لڑکیوں نے جس جذبے، اعتماد اور نظم وضبط کا مظاہرہ کیا وہ لائق تحسین ہیاس طرح کی تقریبات معاشرے میں چھپے ٹیلنٹ کو آگے آنے اور نوجوان نسل کو مثبت سمت دینے کا موقع فراہم کرتی ہیں ماسٹر سمیر کمار منڈل نے اپنے خطاب میں کراٹے کی سماجی اہمیت پر خصوصی زور دیا انہوں نے کہا کہ مارشل آرٹ نہ صرف جسمانی طاقت بڑھانے کا ذریعہ ہے بلکہ یہ ذہنی طاقت، ضبط نفس اور نظم وضبط کو بھی تقویت دیتا ہے۔ آج کے معاشرے میں بڑھتے ہوئے جرائم اور بگڑی ہوئی ذہنیت کے پیچھے خود پر کنٹرول کا فقدان ایک بڑی وجہ ہے اور اس مسئلے کو کراٹے جیسے ڈسپلن کے ذریعے حل کیا جاسکتا ہے۔ نوجوانوں کے نام اپنے پیغام میں انہوں نے کہا کہ آج کی نسل موبائل فون اور ورچوئل دنیا میں الجھی ہوئی ہے، میں تمام نوجوانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ موبائل فون سے خود کو دور رکھیں اور کراٹے جیسے مارشل آرٹ کو اپنائیں، اس سے نہ صرف جسم صحت مند رہے گا بلکہ ذہنی توازن اور خود اعتمادی میں بھی اضافہ ہوگا یہ پروگرام طلباء اور ان کے والدین میں جوش وخروش سے بھرپور تھا۔ بلیک بیلٹ حاصل کرنے والے طلباء نے اسے اپنی زندگی کا ایک اہم لمحہ قرار دیا اور اپنے اساتذہ کا شکریہ ادا کیا والدین نے بھی اکیڈمی کی کاوشوں کو سراہتے ہوئے کہا کہ اس طرح کی تربیت سے بچوں کو ان کی صلاحیتوں کو بڑھانے میں مدد ملتی ہے۔

نوئیڈا حادثہ: راہل گاندھی نے جوابدہی کے فقدان کو شہری نظام کے زوال کی اصل وجہ قرار دیا

20 رجنوری: نوئیڈا کے سیکٹر 150 میں پیش آئے دل دہلا دینے والے حادثے پر حکومت پر سوال اٹھ رہے ہیں۔ راہل گاندھی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک سخت پوسٹ کے ذریعے شہری نظم ونسق پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ سڑکیں، پل، آگ، پانی، آلودگی، بدعنوانی اور بے حسی سب جانیں لیتی ہیں اور ہندوستان کے شہروں کا زوال پیسے، ٹیکنالوجی یا حل کی کمی نہیں بلکہ جوابدہی کے فقدان کا نتیجہ ہے۔ راہل گاندھی نے ایکس پر اپنی پوسٹ میں کہا، ”سڑکیں جان لے رہی ہیں، پل جان لے رہے ہیں، آگ جان لے رہی ہے، پانی جان لے رہا ہے، آلودگی جان لے رہی ہے، بدعنوانی جان لے رہی ہے اور بے حسی جان لے رہی ہے۔ ہندوستان کے شہری نظام کا زوال پیسے، ٹیکنالوجی یا حل کی کمی کے سبب نہیں ہے، بلکہ اس کی وجہ جوابدہی کا فقدان ہے۔ ٹی آئی این اے (دیئر از نو اکاؤ؟ نٹیبلٹی: یعنی یہاں کوئی جوابدہی نہیں ہے۔“

راہل گاندھی نے اپنی پوسٹ کے ساتھ ایک ویڈیو بھی شیئر کی جس میں عینی شاہد مونندر سنگھ اور متوفی نوجوان کے والد کے بیانات شامل ہیں۔

مونندر سنگھ کے مطابق جب وہ موقع پر پہنچے تو انتظامیہ کے اہلکار پہلے سے موجود تھے۔ ان کا کہنا ہے کہ نوجوان یوراج گاڑی کی چھت پر موجود تھا اور موبائل کی ٹارچ جلا کر مدد مانگ رہا تھا، جبکہ فائر بریگیڈ کے پاس سیڑھی اور حفاظتی جیکٹ موجود ہونے کے باوجود وہ کنارے بیٹھے انتظار کرتے رہے۔ مونندر کے بقول اہلکاروں نے انہیں خود پانی میں اترنے کو کہا، جس پر وہ کود گئے، مگر سوال یہ ہے کہ جو ٹیم پہلے سے وہاں تھی اس نے بروقت کوشش کیوں نہیں کی۔ ان کے مطابق اگر ذمہ دار افسران چاہتے تو ایک ہنستا کھیلتا گھرانہ اجڑنے سے بچ سکتا تھا۔

ویڈیو میں یوراج کے والد بھی انتظامیہ کی مبینہ لاپرواہی پر دل گرفتہ دکھائی دیتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ان کا بیٹا بچاؤ کے لیے جدوجہد کر رہا تھا اور فون پر بار بار پکار رہا تھا کہ پاپا مجھے بچاؤ۔ وہ مدد کے لیے چیخ رہا تھا تاکہ موقع پر موجود بھیڑ ہاتھ بٹائے، مگر زیادہ تر لوگ تماشائی بنے رہے اور کچھ ویڈیو بنانے میں مصروف تھے، جنہیں ڈانٹ لگا کر روکا گیا۔ والد کا الزام ہے کہ وسائل موجود ہونے کے باوجود ان کا درست استعمال نہیں کیا گیا اور ان کے بیٹے کی جان بے وجہ چلی گئی۔

تفصیلات کے مطابق جمعہ کی رات نوئیڈا کے سیکٹر 150 میں 27 سالہ سافٹ ویئر انجینئر یوراج، جو گروگرام کی ایک کمپنی میں ملازمت کرتے تھے، دفتر سے گھر گریٹر نوئیڈا لوٹ رہے تھے۔ گھنے کہرے کے باعث حدِ نظر کم تھی، ایک موڑ پر گاڑی بے قابو ہو کر نالے کی دیوار توڑتے ہوئے ایک زیر تعمیر مال کے احاطے میں جا گری جہاں پانی بھرا ہوا تھا۔ گاڑی کے پانی میں گرنے کے بعد یوراج نے باہر نکلنے کی بھرپور کوشش کی مگر کامیاب نہ ہو سکے اور بالآخر ڈوب کر جان کی بازی ہار گئے۔ حادثے کے فوراً بعد انہوں نے اپنے والد کو فون کر کے اطلاع دی، والد بھی موقع پر پہنچے مگر ان کے سامنے ہی بیٹے کی تڑپ ختم ہوگئی۔

’لو جہاد‘ کے فرضی معاملہ پر عدالت نے سنایا اہم فیصلہ، 9 ماہ سے جیل میں بند ساحل خان سبھی الزامات سے بری

20 رجنوری: لو جہاد کے ایک فرضی معاملہ میں آج اقلیتی طبقہ سے تعلق رکھنے والے اس شخص کو عدالت سے راحت ملی، جس نے کئی ماہ تک قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ بھوپال کی خصوصی عدالت نے آج ملزم ساحل خان کو لو جہاد سے جڑے سبھی الزامات سے بری کر دیا۔ ساحل اس معاملے میں تقریباً 9 ماہ 22 دن تک عدالتی حراست میں قید رہا۔ معاملہ بھوپال کے جہانگیر آباد تھانہ حلقہ کا ہے۔ اس مقدمہ کی سماعت خصوصی جج جسٹس راجرشی شریواستو کی عدالت میں ہوئی۔ عدالت نے اپنے حکم میں واضح کیا کہ شکایت دہندہ اور ملزم کے درمیان پہلے سے ہی معاشی لین دین والا رشتہ تھا، یہ ’لو جہاد‘ کے لیے دھوکہ کا معاملہ نہیں ہے۔

دراصل شکایت دہندہ خاتون نے پولیس میں تحریری شکایت دی تھی کہ ساحل نے اپنا اصل نام چھپا کر خود کو راہل بتایا۔ خاتون کے مطابق دونوں کے درمیان بات چیت کی ابتدا سوشل میڈیا اور میسجنگ کے ذریعہ ہوئی تھی۔ بعد میں ساحل نے شادی کا وعدہ کر اسے اپنے گھر لے جانے کی بات کہی۔ شکایت دہندہ خاتون نے الزام عائد کیا تھا کہ جب وہ ساحل کے ساتھ جہانگیر آباد واقع اس کے گھر پہنچی تو وہاں

کوئی موجود نہیں تھا۔ اس کے بعد ساحل نے شادی کا جھانسہ دے کر اس کے ساتھ جسمانی تعلقات قائم کیے۔ خاتون نے دعویٰ کیا تھا کہ یہ واقعہ دسمبر 2020 سے 2024 کے درمیان کا ہے۔ جب اس معاملہ کی سماعت عدالت میں ہوئی تو شکایت دہندہ خاتون نے اعتراف کیا کہ ساحل اور اس کے درمیان معاشی لین دین ہوتا تھا۔ اس نے بیان میں کہا کہ جب بھی اسے پیسوں کی ضرورت ہوتی تھی، ساحل اس کی مدد کرتا تھا۔ خاتون کے مطابق ساحل نے اسے مجموعی طور پر تقریباً 12 ہزار روپے دیے تھے۔ عدالت نے اس بات کو اہم تصور کرتے ہوئے اپنے حکم میں کہا کہ جب ساحل نے پیسے واپس مانگے، تب دونوں کے درمیان تنازعہ شروع ہوا۔ عدالت نے یہ بھی مانا کہ اسی تنازعہ کے بعد ساحل کے خلاف معاملہ درج کرایا گیا۔ خصوصی جج نے اپنے فیصلہ میں کہا کہ معاملہ پیش کیے گئے ثبوت اور بیانات الزامات کی تصدیق کرنے کے لیے کافی نہیں ہیں۔ ساتھ ہی عدالت نے یہ بھی کہا کہ صرف الزامات کی بنیاد پر کسی کو قصوروار نہیں ٹھہرایا جا سکتا، جب تک کہ انھیں ٹھوس ثبوتوں سے ثابت نہ کیا جائے۔ سبھی دلیلوں، گواہوں کے بیانات اور دستاویزات کا جائزہ لینے کے بعد عدالت نے ساحل خان کو ’لو جہاد‘ اور عصمت دری کے الزامات سے بری کر دیا۔ 9 ماہ سے زائد مدت تک جیل میں رہنے کے بعد اب ساحل کو عدالت کی طرف سے راحت ملی ہے۔

جائے وقوعہ پر محض موجودگی ایس سی-ایس ٹی ایکٹ کے اطلاق کے لیے کافی نہیں: سپریم کورٹ

نئی دہلی 20 رجنوری: سپریم کورٹ نے پیر کو درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل (مظالم کی روک تھام) ایکٹ کے تحت درج ایک فوجداری مقدمے کو منسوخ کرتے ہوئے واضح کیا کہ محض جائے وقوعہ پر موجودگی کسی شخص کے خلاف کارروائی جاری رکھنے کے لیے کافی بنیاد نہیں بن سکتی۔ عدالت عظمیٰ نے کہا کہ اگر الزامات مبہم ہوں اور ایف آئی آر یا چارج شیٹ میں ملزم کے مخصوص کردار کی نشاندہی نہ ہو تو ایسے حالات میں مقدمہ چلانا انصاف کے تقاضوں کے منافی ہوگا۔ عدالت نے اس معاملے میں اس اصول پر زور دیا کہ انسدادِ مظالم ایکٹ کا اطلاق خود بخود نہیں ہو جاتا۔ کسی شخص کے خلاف اس قانون کے تحت کارروائی کے لیے یہ دکھانا ضروری ہے کہ مبینہ فعل واقعی ذات کی بنیاد پر کیا گیا ہو اور اس کی واضح تفصیل ریکارڈ پر موجود ہو۔ سپریم کورٹ نے کہا کہ صرف اس بنیاد پر کہ شکایت کنندہ درج فہرست ذات یا درج فہرست قبائل سے تعلق رکھتا ہے، قانون لاگو نہیں کیا جا سکتا۔ فیصلے میں کہا گیا کہ اگر یہ بھی مان لیا جائے کہ ملزم کو شکایت کنندہ کی ذات کا علم تھا، تب بھی محض علم ہونا کافی نہیں۔ عدالت کے مطابق ایف آئی آر اور چارج شیٹ میں ایسی کوئی ٹھوس بات موجود نہیں تھی جس سے یہ ثابت ہو کہ ملزم نے ذات پر مبنی گالی دی یا دانستہ طور پر تضحیک آمیز رویہ اختیار کیا۔ الزامات عمومی نوعیت کے تھے، جن کی بنیاد پر انسدادِ مظالم ایکٹ کے تحت کارروائی آگے بڑھانا مناسب نہیں تھا۔ سپریم کورٹ نے اپنے مشاہدات میں کہا کہ فوجداری قانون میں ہر ملزم کے کردار کا الگ الگ تعین ضروری ہے۔ محض یہ کہنا کہ کوئی شخص موقع پر موجود تھا، اس بات کا ثبوت نہیں کہ اس نے جرم میں شرکت کی۔ عدالت نے واضح کیا کہ اجتماعی الزامات یا غیر واضح بیانات قانون کے سخت اطلاق کے لیے ناکافی ہوتے ہیں۔ یہ اپیل پٹنہ ہائی کورٹ کے اس حکم کے خلاف دائر کی گئی تھی جس میں ٹرائل کورٹ کے فیصلے میں مداخلت سے انکار کیا گیا تھا۔ اس سے قبل ایک ایف آئی آر کے ذریعے آنگن واڑی مرکز میں ذات پات کی بنیاد پر بدسلوکی اور مارپیٹ کا الزام لگایا گیا تھا۔

بہار کے جہان آباد گورنمنٹ انجینئرنگ کالج کے ہاسٹل میں آتشزدگی، دھوئیں سے بیمار طلباء اسپتال میں بھرتی

پٹنہ، 20 رجنوری: بہار میں جہان آباد ضلع کے ایک سرکاری انجینئرنگ کالج کے ہاسٹل میں آگ لگ گئی، جس میں دھواں کی وجہ سے 6 طلباء بیمار ہو گئے۔ افسران نے بتایا کہ واردات میں بیمار 6 طلباء کو اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ ان کا یہ بھی کہنا تھا کہ آگ ہاسٹل میں شارٹ سرکٹ کے باعث لگی جس پر کچھ دیر میں قابو پا لیا گیا۔ کالج کے پرنسپل دوارکا داس نیما نے بتایا کہ آگ بجھانے والی گیس کی وجہ سے طلبا کو چکر آنے لگے لیکن اب ان کی حالت مستحکم ہے۔ انہوں نے کہا کہ ابتدائی تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ آگ ہائی وولٹیج کے برقی آلات کے استعمال کی وجہ سے لگی ہوگی جس سے شارٹ سرکٹ ہوا۔ واقعے کی تحقیقات جاری ہے۔ پرنسپل نے بتایا کہ کالج انتظامیہ اطلاع ملتے ہی جائے وقوعہ پر پہنچی اور طلباء کی حفاظت اور علاج کے لیے ہر ممکن انتظامات کیے گئے۔ پرنسپل نے بتایا کہ آگ سے خارج ہونے والی گیس کی وجہ سے کچھ طلباء کو چکر آنے لگے تھے لیکن اب ان کی حالت مستحکم ہے۔ انہوں نے بتایا کہ آگ لگنے کی اطلاع فوری طور پر فائر ڈپارٹمنٹ کو دی گئی تاہم فائر فائٹرس کے پہنچنے کا انتظار نہیں کیا۔ مقامی لوگوں کی دانشمندی کی بدولت طلباء کو فوری طور پر مدد دی گئی اور انہیں ہاسٹل سے باہر نکالا گیا۔ فائر ڈیپارٹمنٹ کی ٹیم کے پہنچنے سے پہلے ہی آگ پر قابو پا لیا گیا اور طبیعت خراب ہونے پر طلباء کو اسپتال لے جایا گیا۔ کہا جا رہا ہے کہ اگر بروقت آس پاس کے لوگ مدد کے لیے آگے نہیں آتے تو بڑا حادثہ رونما ہو سکتا تھا۔ کالج میں آتشزدگی کے واقعے کے بعد سے ہاسٹل میں رہنے والے طلباء خوفزدہ ہیں۔ کئی طلباء نے ہاسٹل کے سیکورٹی سسٹم پر سوالات اٹھائے ہیں۔ کالج انتظامیہ نے واقعے کی تحقیقات کا حکم دے دیا ہے۔ ہاسٹل میں شارٹ سرکٹ کی تحقیقات کی جائیں گی۔ بجلی کے نظام کا بھی معائنہ کیا جائے گا۔

کلیان ڈومبیولی میونسپل کارپوریشن: ادھو ٹھاکرے کے کچھ کونسلر رابطے سے باہر

مہاراشٹر، 20 رجنوری: مہاراشٹر میونسپل کارپوریشن انتخاب کے نتائج آ چکے ہیں، لیکن کس میونسپل کارپوریشن میں کون میئر ہوگا اس کے متعلق تصویر ابھی صاف نہیں ہوئی ہے۔ 22 جنوری کو لاٹری سے ریزرویشن طے ہوگا، اس کے بعد سیاسی پارٹیاں اپنے اپنے امیدواروں کا اعلان کریں گی۔ ان سرگرمیوں سے قبل تعداد اور جوڑ توڑ کو لے کر تمام پارٹیاں اپنی جانب سے کوئی کسر نہیں چھوڑ رہی ہیں۔ اب کلیان ڈومبیولی میونسپل کارپوریشن (کے ڈی ایم سی) بھی موضوع بحث بن گئی ہے۔ ’اے بی پی ماجھا‘ کے مطابق ایسی اطلاعات تھیں کہ ادھو ٹھاکرے گروپ کے 2 کونسلر رابطے سے باہر ہو گئے ہیں۔ حالانکہ ایکناتھ شندے گروپ نے کہا کہ وہ ہمارے رابطے میں نہیں ہیں۔

واضح رہے کہ کلیان ڈومبیولی میونسپل کارپوریشن (کے ڈی ایم سی) میں مجموعی طور پر 122 سیٹیں ہیں۔ یہاں میئر بنانے کے لیے 62 سیٹ جادوئی نمبر ہے۔ ایکناتھ شندے کی شیوسینا یہاں سب سے بڑی پارٹی بن کر سامنے آئی ہے۔ یہاں پارٹی نے 52 سیٹوں پر جیت حاصل کی ہے، جبکہ بی جے پی دوسرے نمبر پر ہے، جس کے پاس 51 سیٹیں ہیں۔ مہایوتی میں شامل اجیت پوار کی پارٹی یہاں ایک بھی سیٹ نہیں جیت پائی ہے۔ بی جے پی اور ایکناتھ شندے کی شیوسینا دونوں ہی پارٹیاں یہاں حکومت بنانے کی کوشش کر رہی ہیں، لیکن دونوں کے پاس اکثریت نہیں ہے۔

اگر اپوزیشن کی بات کی جائے تو ادھو ٹھاکرے نے یہاں 11 سیٹوں پر قبضہ جمایا ہے۔ راج ٹھاکرے کی پارٹی مہاراشٹر نونرمان سینا (ایم این ایس) 5 سیٹوں پر جیت حاصل کرنے میں کامیاب ہوئی ہے۔ کانگریس کو 2 سیٹوں پر کامیابی ملی ہے، جبکہ شرد پوار کی پارٹی نے ایک سیٹ پر جیت حاصل کی ہے۔ اس درمیان شیوسینا (شندے گروپ) کے کوا؟ رڈینیشن چیف مہیش گائیکواڑ نے شیوسینا (یو بی ٹی) کے ضلع صدر شرد پاٹل سے ذاتی طور پر ملاقات کی۔ انہوں نے کہا کہ ٹھاکرے گروپ کے دونوں ناقابل رسائی کونسلر مدھور مہاترے اور کیرتی ڈھونے حقیقت میں ٹھاکرے گروپ کے رابطے میں ہی ہیں نہ کہ شندے گروپ کے ساتھ ہیں۔ دوسری جانب اب ٹھاکرے گروپ نے کہا کہ رابطہ سے باہر ان دونوں کونسلروں کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

مدھیہ پردیش: جھگڑا رکوانے پہنچے سرکاری کلرک کا کرکٹ گراؤنڈ میں بیٹ اور ڈنڈوں سے پیٹ کر قتل

20 رجنوری: مدھیہ پردیش کے بیتول میں کرکٹ کھیلنے کے دوران ہوئے تنازعہ کو ختم کرانے پہنچے ایک نوجوان کی کرکٹ کے بلے سے پٹائی کے سبب موت ہوگئی۔ اس معاملے میں پولیس نے 2 ملزمین کے خلاف مقدمہ درج کر کے ان کی تلاش شروع کر دی ہے۔ متوفی ہاؤسنگ بورڈ میں کلرک کے عہدے پر تعینات تھا۔

بیتول کے گنج تھانہ کے کٹل ڈھانہ علاقے میں کرکٹ کھیلنے کے دوران ہوئے تنازع نے ایک خاندان کی خوشیاں چھین لیں۔ بچوں کے کے کرکٹ کھیل کے دوران بڑے گراؤنڈ پر دو گروپوں کے درمیان کہاسنی کے بعد پتھراؤ شروع ہو گیا۔ اسی دوران جھگڑا ختم کرانے پہنچے 27 سالہ موہت گو ہے پر بے رحمی سے حملہ کر دیا گیا جس سے ان کی موت ہوگئی۔

عینی شاہدین اور اہل خانہ کے مطابق واقعہ اس وقت پیش آیا جب بچے محلے کے بڑے گراؤنڈ میں کرکٹ کھیل رہے تھے۔ اس دوران دونوں گروپوں میں کہاسنی ہوگئی جو دیکھتے ہی دیکھتے بڑے جھگڑے میں بدل گئی اور پتھراؤ شروع ہو گیا۔ چھوٹے گراؤنڈ میں کھیل رہے بچوں کو خطرے کا اندیشہ ہونے پر موہت کی بیوی نے انہیں جا کر متصادم فریقوں کو سمجھانے کے لیے کہا۔ موہت وہاں پہنچے اور حالات کو پرسکون کرنے کی کوشش کی تبھی دو لڑکے ان کے ساتھ مارپیٹ کرنے لگے۔ جب موہت نے مزاحمت کی تو ملزمین نے ان پر بیٹ اور ڈنڈوں سے حملہ کر دیا۔ اس حملے میں موہت کے سر میں شدید چوٹیں آئیں جس کی وجہ سے کافی خون بہہ گیا۔

واقعے کے بعد اہل خانہ زخمی موہت کو ایک پرائیویٹ اسپتال لے گئے جہاں اس کی تشویشناک حالت کے پیش نظر اسے بھوپال ریفر کر دیا گیا۔ موہت بھوپال میں علاج کے دوران زخموں کی تاب نہ لا کر چل بسا۔ موہت کی موت سے ان کے خاندان پر غموں کا پہاڑ ٹوٹ پڑا ہے۔ دو سال پہلے ہی ان کی شادی ہوئی تھی۔ بیوی پریتی کا رو رو کر برا حال ہے جو خود کو اس بات کے لیے کوس رہی ہیں کہ انہوں نے ہی اپنے شوہر کو جھگڑا ختم کرانے کے لیے بھیجا تھا۔ موہت اپنے پیچھے ایک معصوم بیٹا اور اور ضعیف والدین چھوڑ گئے ہیں۔

واقعہ کے بارے میں بیتول کے ایس پی ویریندر جین نے بتایا کہ جھگڑے میں شامل دیپک دھروے اور پونیت کہارے نام کے لڑکے آپس میں متصادم ہو گئے تھے۔ جب موہت انہیں سمجھانے پہنچے تو ان پر بیٹ اور ڈنڈوں سے حملہ کر دیا گیا۔ دیپک پہلے بھی قتل کی کوشش کا ملزم رہ چکا ہے جبکہ پنیت پر بھی کئی جرائم کے معاملے درج ہیں۔ فی الحال دونوں ملزمین فرار ہیں جن کی تلاش کے لیے پولیس ٹیمیں تعینات کی گئی گئی ہیں۔

دہلی میٹرو میں غیر شائستہ حرکات کے دو واقعات، پلیٹ فارم پر پیشاب اور غیر ملکی خاتون سے بدسلوکی

نئی دہلی 20 رجنوری: قومی راجدھانی دہلی میں پبلک ٹرانسپورٹ کے نظام سے جڑے دو الگ الگ واقعات نے شہری احساس، سماجی تربیت اور خواتین کے تحفظ سے متعلق ایک بار پھر سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ دہلی میٹرو میں پیش آنے والے ان واقعات کی ویڈیوز اور بیانات سوشل میڈیا پر وائرل ہونے کے بعد عوامی سطح پر شدید بحث شروع ہو گئی ہے۔ پہلا واقعہ دہلی میٹرو کے ایک اسٹیشن کا ہے جہاں ایک نوجوان کو پلیٹ فارم پر شیشے کی ریلنگ کے قریب کھڑے ہو کر کھلے عام پیشاب کرتے ہوئے دیکھا گیا۔ یہ منظر وہاں موجود کسی مسافر نے موبائل فون میں ریکارڈ کر لیا، جس کے بعد ویڈیو سوشل میڈیا پر تیزی سے پھیل گئی۔ ویڈیو میں دیکھا جا سکتا ہے کہ جیسے ہی نوجوان کو یہ احساس ہوا کہ اس کی ویڈیو بنائی جا رہی ہے، وہ پیشاب ادھورا چھوڑ کر وہاں سے بھاگ نکلا۔ اس واقعے نے نہ صرف صفائی اور نظم وضبط پر سوال اٹھایا بلکہ اس بات پر بھی تشویش پیدا کی کہ عوامی مقامات پر قوانین کی خلاف ورزی روکنے کے لیے نگرانی کس حد تک مؤثر ہے۔

دوسرا واقعہ ایک امریکی خاتون سے متعلق ہے جنہوں نے دہلی میٹرو میں اپنے ساتھ پیش آنے والی بدسلوکی کا تجربہ سوشل میڈیا پر بیان کیا۔ خاتون کے مطابق وہ میٹرو میں سفر کر رہی تھیں کہ ایک کم عمر لڑکے نے اپنی ماں اور بہن کے ساتھ تصویر کھنچوانے کے بہانے ان کے قریب آ کر پہلے کندھے پر ہاتھ رکھا اور پھر نامناسب طور پر جسم کو چھوا، جس کے بعد وہ ہنستا ہوا وہاں سے چلا گیا۔ خاتون کا کہنا ہے کہ جب انہوں نے احتجاج کیا تو لڑکے کے ساتھ موجود افراد نے اس حرکت کو معمولی قرار دیا اور ان کے ردعمل کو غیر ضروری بتایا۔

خاتون نے بتایا کہ وہ ہندوستان ایک دوست کی شادی میں شرکت کے لیے آئی تھیں، مگر اس واقعے کے بعد انہوں نے مستقبل میں دوبارہ ہندوستان آنے سے متعلق عدم تحفظ کا اظہار کیا ہے۔ ان کے بیان کے بعد خواتین کی سلامتی، سیاحوں کے تحفظ اور عوامی مقامات پر ذمہ دارانہ رویے سے متعلق سوالات زور پکڑ گئے ہیں۔

ان دونوں واقعات کے سامنے آنے کے بعد دہلی میٹرو ریل کارپوریشن نے بیان جاری کرتے ہوئے مسافروں کو درپیش تکلیف پر افسوس کا اظہار کیا اور کہا کہ اس طرح کی سرگرمیوں پر ضابطے کے تحت کارروائی کی جاتی ہے۔ ادارے نے مسافروں سے اپیل کی ہے کہ کسی بھی مشتبہ یا قابل اعتراض سرگرمی کی فوری اطلاع متعلقہ حکام یا ہیلپ لائن پر دیں تاکہ بروقت کارروائی ممکن ہو سکے۔

ہم چکرویوہ میں ابھیمنیو کی طرح اپنی جنگ لڑ رہے ہیں: شنکراچاریہ اوی مکتیشورانند

20 رجنوری: پریاگ راج میں جاری ماگھ میلے کے دوران، سوامی اوی مکتیشورانند کو سنگم میں داخل ہونے سے روکنے یا نہ جانے پر ایک تنازعہ کھڑا ہو گیا ہے۔ جس کے بعد شنکراچاریہ احتجاج کرنے بیٹھ گئے ہیں۔ یہ معاملہ اب سیاسی طور پر گرم ہو گیا ہے۔ دریں اثنا، سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اکھلیش یادو نے شنکراچاریہ سوامی اوی مکتیشورانند سے فون پر بات کر کے ان کی خیریت دریافت کی۔ سوامی اوی مکتیشورانند یہ ان سے یہ کہتے ہوئے سنائی دے رہے ہیں، "ہم چکرویوہ میں ابھیمنیو کی طرح اپنی جنگ لڑ رہے ہیں۔" انہوں نے مزید کہا کہ گنگا میں نہانا ہندو بچوں کا پیدائشی حق ہے لیکن انہوں نے ہمیں سنگم میں نہانے کے حق سے انکار کر دیا۔ اکھلیش یادو نے سب سے پہلے سوامی اوی مکتیشورانند کی خیریت دریافت کی۔ اس کے بعد اس نے کہا کہ ان لوگوں کو ان کے ساتھ ایسا سلوک نہیں کرنا چاہیے تھا جو انہوں نے کیا۔ اکھلیش نے مزید کہا کہ یہ بہت برے لوگ ہیں۔ انہوں نے سوامی سے مزید کہا کہ آپ جانتے ہیں کہ ان لوگوں نے وارانسی میں مندروں کو تباہ کیا اور دعویٰ کر رہے ہیں کہ انہوں نے کچھ بھی تباہ نہیں کیا۔ اس پر سوامی نے جواب دیا کہ ان لوگوں نے سب کچھ تباہ کر دیا ہے۔ اب تک وہ ہمارے ڈیڑھ سو مندروں کو تباہ کر چکے ہیں اور اب بھی تباہ کر رہے ہیں۔ شنکراچاریہ سوامی اوی مکتیشورانند نے اتوار یعنی 18 جنوری کو دعویٰ کیا کہ ریاستی انتظامیہ نے انہیں پریاگ راج ماگھ میلے کے دوران مونی اماوسیہ کے موقع پر سنگم ناک کی طرف جانے سے روک دیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ پولیس والوں نے انہیں درمیان میں اس وقت روکا جب وہ سنگم گھاٹ جا رہے تھے۔ شنکراچاریہ کے مطابق، ان کی پالکی کو درمیان میں روک دیا گیا تھا کیونکہ سینئر پولیس افسران نے مبینہ طور پر ان کے شاگردوں کے ساتھ دھکا مکی اور بدتمیزی کی۔

انجینئر کی دردناک موت معاملے میں نوئیڈا انتظامیہ پر اُٹھے سوال، 4 دن بعد بھی پانی میں پھنسی ہے یوراج کی کار

20 رجنوری: قومی راجدھانی سے ملحق اتر پردیش کے نوئیڈا میں رہنے والے سافٹ ویئر انجینئر یوراج کی کار ڈوبنے سے ہوئے دردناک موت معاملے میں 4 دن گزر جانے کے باوجود انتظامیہ گاڑی کو برآمد نہیں کر پائی ہے۔ یہ حادثہ رات تقریباً 11:45 بجے ہوا تھا جس کے بعد متوفی یوراج تقریباً دو گھنٹے تک مدد کے لیے پکارتا رہا۔ اطلاع ملنے پر صبح 00:06 بجے فائر بریگیڈ کو کال کی گئی اور 00:25 بجے 3 گاڑیاں جائے وقوعہ پر پہنچیں۔ رات بھر ریسکیو آپریشن کے دوران صبح 3.30 سے 4.00 بجے کے درمیان ایس ڈی آر ایف کی ٹیم پہنچی لیکن حد بصارت صفر ہونے کی وجہ سے کامیابی نہیں ملی۔

جائے وقوعہ پر موجود عینی شاہدین نے بتایا کہ حادثہ رات 11:45 بجے کے قریب پیش آیا تھا۔ یوراج پانی میں ڈوبتی کار کے اندر سے تقریباً دو گھنٹے تک مدد کے لیے چلاتا رہا۔ جب محکمہ کے غوطہ خوروں میں سے کوئی بھی پانی میں نہیں اترا تب ایک مقامی شخص نے ہمت دکھائی اور اپنی کمر میں رسی باندھ کر 50 میٹر اندر تک گیا۔ حالانکہ تب تک بہت دیر ہو چکی تھی اور یوراج کا کوئی سراغ نہیں ملا۔ چشم دید کے مطابق فائر بریگیڈ اور پولیس موجود تھی لیکن کوئی ٹھوس کارروائی نہیں ہو پائی۔ ایسی حالت میں سسٹم کی سستی پر سنگین سوالات اٹھنے لگے ہیں۔ واردات کے حوالے سے منگل کو ’آج تک‘ کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ڈیزاسٹر مینجمنٹ کی کمان ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (ڈی ایم) کے ہاتھوں میں ہوتی ہے لیکن نوئیڈا کی ڈی ایم میدھا روپم نے 4 دنوں میں ایک بار بھی جائے وقوعہ کا دورہ نہیں کیا۔ حیران کرنے والی بات یہ ہے کہ انتظامیہ کی جانب سے اب تک کوئی سرکاری بیان بھی جاری نہیں کیا گیا ہے۔

مقامی لوگوں کا الزام ہے کہ جہاں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (ڈی ایم) کو موقع پر رہ کر ریسکیو کی قیادت کرنا چاہیے تھا وہاں صرف ایک ایس ڈی ایم خانہ پری کے لیے پہنچے تھے۔ اس سستی کی وجہ سے حادثے کا شکار کار 4 دن بعد بھی پانی کے اندر ہی پھنسی ہوئی ہے۔

’آج تک‘ کے مطابق حادثے والی رات 00:06 پہلی کال ہوئی جس کے 15-20 منٹ بعد نالج پارک سے فائر انجن پہنچا۔ بعد میں سورج پور سے ہائیڈرولک پلیٹ فارم اور ایڈوانس ریسکیو ٹینڈر منگوایا گیا۔ سب انسپکٹر شیو پرتاپ اور ایس ایچ او بھی جائے وقوعہ پر موجود تھے۔ محکمہ فائر نے فوری طور پر غوطہ خوروں اور ایس ڈی آر ایف کو بلانے کی مانگ کی تھی لیکن ایس ڈی آر ایف کی ٹیم صبح 4 بجے کے قریب پہنچی۔ صبح 6 بجے تک چلے اس ابتدائی ریسکیو آپریشن کا نتیجہ صفر رہا اور یوراج کو بچایا نہیں جا سکا۔

انکم ٹیکس ایکٹ 1961 سے انکم ٹیکس ایکٹ 2025 تک: ہندوستانی ٹیکس نظام میں ایک تاریخی تبدیلی

محمد شکیل انصاری

ہندوستان کا براہِ راست ٹیکس نظام گزشتہ چھ دہائیوں سے انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کے تحت نافذ رہا ہے۔ اس قانون نے ملک کے ٹیکس نظام کو ایک مضبوط بنیاد فراہم کی اور ٹیکس تعین، اسیسمنٹ، اپیل، جرمانہ اور وصولی کے لیے ایک جامع ڈھانچہ قائم کیا۔ تاہم وقت کے ساتھ ساتھ مسلسل ترامیم، متعدد ذیلی دفعات، وضاحتوں اور استثناؤں کے باعث یہ قانون نہایت پیچیدہ ہو گیا، جس کے نتیجے میں عام ٹیکس دہندگان کے لیے اس کو سمجھنا اور اس پر عمل کرنا مشکل ہوتا چلا گیا۔

انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کی سب سے بڑی کمزوری اس کی حد سے زیادہ پیچیدگی رہی ہے۔ سینکڑوں دفعات، ہر سال فنانس ایکٹ کے ذریعے تبدیلیاں، اور مبہم قانونی زبان نے نہ صرف عام ٹیکس دہندگان بلکہ تجربہ کار ٹیکس ماہرین کے لیے بھی درست تشریح کو مشکل بنا دیا۔ اس پیچیدگی کا براہِ راست نتیجہ یہ نکلا کہ نوٹسز، ری اسیسمنٹ اور عدالتی مقدمات میں غیر معمولی اضافہ ہوا، جس سے ٹیکس نظام پر غیر ضروری دباؤ پڑا۔

انہی مسائل کے حل کے لیے انکم ٹیکس ایکٹ 2025 کو ایک نئی سوچ اور جدید نقطۂ نظر کے ساتھ متعارف کرایا گیا ہے۔ اس نئے قانون کا بنیادی مقصد ٹیکس قوانین کو سادہ، واضح اور شفاف بنانا ہے۔ غیر ضروری دفعات کو ختم کیا گیا ہے، ہم نوعیت کی شقوں کو یکجا کیا گیا ہے، اور قانونی زبان کو عام فہم بنایا گیا ہے تاکہ قانون صرف ماہرین تک محدود نہ رہے بلکہ عام شہری بھی اسے بآسانی سمجھ سکیں۔

دونوں قوانین کے درمیان ایک اہم فرق انتظامی اختیارات اور تنازعات کے حل کے حوالے سے ہے۔ انکم ٹیکس ایکٹ 1961 میں ٹیکس افسران کو وسیع اختیارات حاصل تھے، جس کے باعث بعض اوقات من مانے فیصلے اور غیر ضروری تنازعات پیدا ہوتے تھے۔ اس کے برعکس، انکم ٹیکس ایکٹ 2025 میں طریقہ کار، وقت کی حدیں اور ذمہ داریاں واضح طور پر متعین کی گئی ہیں، جس سے ٹیکس انتظامیہ میں شفافیت، یکسانیت اور قانونی یقین دہانی پیدا ہوگی اور مقدمہ بازی میں نمایاں کمی آئے گی۔

ڈیجیٹل اور فیس لیس ٹیکس نظام انکم ٹیکس ایکٹ 2025 کی ایک اور نمایاں خصوصیت ہے۔ جہاں 1961 کے قانون کے تحت فیس لیس اسیسمنٹ جیسے اقدامات بعد میں قواعد اور نوٹیفکیشنز کے ذریعے نافذ کیے گئے، وہیں نئے قانون میں ان کو قانونی حیثیت دی گئی ہے۔ اس سے کاغذی کارروائی میں کمی، انسانی مداخلت کا خاتمہ اور بدعنوانی کے امکانات کم ہوں گے، جس سے ٹیکس دہندگان کا اعتماد مزید مضبوط ہوگا۔

انکم ٹیکس ایکٹ 2025 کی بنیاد اعتماد پر مبنی ٹیکس نظام پر رکھی گئی ہے۔ پرانے قانون میں اکثر ٹیکس دہندگان کو شبہ کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا، جب کہ نیا قانون ایماندار ٹیکس دہندگان کو معیشت کی ریڑھ کی ہڈی تسلیم کرتا ہے۔ اس کا مقصد رضاکارانہ تعمیل کو فروغ دینا ہے، جب کہ ڈیٹا اینالٹکس اور رسک بیسڈ اسکروٹنی کے ذریعے دانستہ ٹیکس چوری کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کو یقینی بنانا ہے۔

نئے قانون کے ساتھ نئی ٹیکس رجیم (New Tax Regime) کو بھی مرکزی حیثیت دی گئی ہے۔ کم ٹیکس شرحوں اور محدود چھوٹ و کٹوتیوں کے ساتھ یہ نظام ٹیکس حساب کو آسان اور شفاف بناتا ہے۔ اس سے خاص طور پر تنخواہ دار طبقے، نوجوان پیشہ ور افراد اور اسٹارٹ اپس کو فائدہ ہوگا، جو پیچیدہ ٹیکس منصوبہ بندی کے بجائے سادہ اور یقینی نظام کو ترجیح دیتے ہیں۔

کاروباری طبقے اور ٹیکس ماہرین کے لیے بھی انکم ٹیکس ایکٹ 2025 ایک نئے دور کا آغاز ہے۔ جہاں 1961 کے قانون کے تحت پیشہ ور افراد کا بڑا حصہ مقدمہ بازی اور طریقہ کار کی پیچیدگیوں میں الجھا رہتا تھا، وہیں نئے قانون کے بعد تنازعات میں کمی متوقع ہے، جس سے ٹیکس ماہرین زیادہ توجہ اسٹریٹجک ایڈوائزری، ٹیکس پلاننگ اور کاروباری رہنمائی پر دے سکیں گے۔

یہ بات بھی اہم ہے کہ انکم ٹیکس ایکٹ 1961 سے انکم ٹیکس ایکٹ 2025 کی طرف منتقلی فوری طور پر نہیں ہوگی بلکہ مرحلہ وار کی جائے گی۔ پرانے اسیسمنٹس، اپیلیں اور تنازعات سابقہ قانون کے تحت ہی جاری رہیں گے، تاکہ نظام میں استحکام برقرار رہے اور ٹیکس دہندگان کو نئے قانون سے ہم آہنگ ہونے کے لیے مناسب وقت مل سکے۔

اختتامیہ کے طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ انکم ٹیکس ایکٹ 2025 محض ایک نیا قانون نہیں بلکہ ہندوستان کی ٹیکس ثقافت میں ایک بنیادی تبدیلی کی علامت ہے۔ سادگی، شفافیت، ٹیکنالوجی اور اعتماد پر مبنی یہ قانون اگر مؤثر انداز میں نافذ کیا گیا تو نہ صرف ٹیکس تعمیل میں اضافہ ہوگا بلکہ ٹیکس دہندگان اور حکومت کے درمیان اعتماد کا رشتہ بھی مضبوط ہوگا، جو ایک مضبوط اور ترقی یافتہ معیشت کے لیے نہایت ضروری ہے۔

ایران کا انقلاب اور اس کے اغوا کا خطرہ

اشوک سوین

ایران ایک بار پھر ایک نہایت خطرناک مرحلے میں داخل ہو چکا ہے، اگرچہ یہ کیفیت اب اس کے لیے بالکل اجنبی نہیں رہی۔ بڑھتی ہوئی قیمتوں، رکے ہوئے اجرتی واجبات اور شدید معاشی بدحالی کے خلاف دسمبر کے اواخر میں شروع ہونے والے احتجاجات اب 2022 کے بعد ملک میں رونما ہونے والی سب سے وسیع اور سیاسی طور پر واضح عوامی بغاوت کی شکل اختیار کر چکے ہیں۔ گھروں میں خالی پڑے فریج اور ختم ہوتی روزی روٹی پر پیدا ہونے والی ناراضگی اب ایک ایسی تحریک میں ڈھل چکی ہے جو کھلے عام اسلامی جمہوریہ کے خاتمے کا مطالبہ کر رہی ہے۔

یہ احتجاجات صوبائی حدود، نسلی شناختوں اور سماجی طبقات کی دیواریں توڑتے ہوئے نہ صرف تہران سے بہت آگے نکل چکے ہیں بلکہ ایرانی تارکینِ وطن کے مراکز، لیون سے لے کر لاس اینجلس تک، سڑکوں پر نظر آ رہے ہیں۔ نعروں میں اب نہ تو کوئی احتیاط باقی رہی ہے اور نہ ہی علامتی زبان کا سہارا۔ اب یہ نعرے براہِ راست، جارحانہ، تلخ اور انقلابی لہجے کے حامل ہیں۔

اس بار خود نظامِ حکومت بھی گزشتہ کئی برسوں کے مقابلے میں کہیں زیادہ کمزور دکھائی دیتا ہے۔ مغربی پابندیاں مزید سخت ہو چکی ہیں، تیل سے حاصل ہونے والی آمدنی محدود ہے، افراطِ زر نے عام خاندانوں کو بری طرح متاثر کیا ہے اور ملکی کرنسی کی قدر میں نمایاں کمی آ چکی ہے۔ جون 2025 میں فوجی اور تزویراتی اہداف پر کیے گئے اسرائیلی فضائی حملوں نے عدم تحفظ کے اس احساس کو اور بڑھا دیا ہے جسے قیادت چھپانے کی جدوجہد کر رہی ہے۔

علاقائی طاقت کے طور پر ایران کی شبیہ بھی شدید دباؤ میں ہے۔ شام، لبنان اور فلسطین میں ایران کے اتحادی اور ان کے نیٹ ورک یا تو کمزور پڑ چکے ہیں یا اپنی بقا کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ اس سے نہ صرف تہران کے اثر و رسوخ کی حدود بے نقاب ہو رہی ہیں بلکہ ملکی وسائل بھی تیزی سے کم ہوتے جا رہے ہیں۔ بہت سے ایرانیوں کے لیے علاقائی بالادستی کے بدلے عزت اور خوش حالی کا وعدہ کب کا دم توڑ چکا ہے۔

حکومت کا ردِعمل، جیسا کہ اندازہ تھا، نہایت سخت اور جابرانہ رہا ہے۔ انٹرنیٹ کی بندش، بڑے پیمانے پر گرفتاریاں اور براہِ راست فائرنگ کے ذریعے ایک بار پھر خوف پھیلا کر خاموشی قائم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ انسانی حقوق کی بعض تنظیموں کے مطابق 500 سے زائد مظاہرین مارے جا چکے ہیں۔ سرکاری ٹیلی وژن پر لاکھوں وفاداروں کے ہجوم دکھائے جا رہے ہیں جو رٹے رٹائے نعرے لگا رہے ہیں، جبکہ سپریم لیڈر مظاہرین کو غیر ملکی ایجنٹ قرار دے کر مسترد کر رہے ہیں۔

لیکن اس ظاہری طاقت کے پیچھے ایک ایسا نظام موجود ہے جو حقیقتاً شدید دباؤ میں ہے۔ سکیورٹی ادارے حد سے زیادہ بوجھ تلے ہیں، پرانے حامیوں کے درمیان بھی نظام کی اخلاقی حیثیت کمزور پڑ رہی ہے اور خوف اب پہلے جیسا مؤثر نہیں رہا۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ایرانی عوام ایک ایسے نظام کے خواہاں ہیں جو ان کی مرضی کی نمائندگی کرے، ان کے حقوق کا تحفظ کرے اور انہیں ایک بہتر مستقبل دے۔ مذہبی غلبے پر قائم اور زبردستی نافذ کردہ یہ آمریت ہر محاذ پر ناکام ہو چکی ہے۔ اس نے سیاسی زندگی کو کچل دیا، خواتین اور اقلیتوں کو حاشیے پر دھکیل دیا، قومی دولت برباد کی اور ملک کو بیرونی تنازعات میں الجھا دیا۔ ایسے میں اگر لاکھوں لوگ اس نظام کے خاتمے کا مطالبہ کر رہے ہیں تو اس پر کسی کو حیرت نہیں ہونی چاہیے۔

تاہم تشویش کی بات یہ ہے کہ اس غصے کا ایک حصہ جس سمت موڑا جا رہا ہے، وہ نہایت خطرناک ہے۔ آزادی اور وقار کے نعروں کے ساتھ ساتھ ایک نئی اور پریشان کن آواز بھی ابھر رہی ہے: 'بادشاہت کی واپسی'۔ مظاہرین کا ایک حلقہ اور بیرونِ ملک سرگرم کارکن پہلوی خاندان کی بحالی اور معزول شاہ کے جلا وطن بیٹے رضا پہلوی کو ایران کا حکمران بنانے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

انٹرویوز اور عوامی بیانات میں انہوں نے نہ صرف احتجاج تیز کرنے کی اپیل کی ہے بلکہ کھلے عام امریکہ، اور خاص طور پر صدر ڈونلڈ ٹرمپ سے ایران میں فوجی مداخلت کا مطالبہ بھی کیا ہے تاکہ موجودہ نظام کو بزورِ طاقت گرایا جا سکے۔

یہ رجحان ہر اس شخص کے لیے باعثِ تشویش ہونا چاہیے جو واقعی ایران کے مستقبل کا خواہاں ہے۔ اسلامی جمہوریہ کی ساکھ چاہے جتنی بھی کمزور ہو چکی ہو، شاہی دور کی یادیں بھی کوئی دل فریب داستان نہیں رکھتیں۔ 1979 سے پہلے کی بادشاہت کوئی سنہرا عہد نہیں تھی بلکہ ایک آمرانہ نظام تھا جو خفیہ پولیس، سیاسی جبر، تشدد اور عوامی شمولیت کی نفی پر قائم تھا۔

درحقیقت، 1979 کا انقلاب بھی دہائیوں پر محیط آمریت، عدم مساوات اور بیرونی حمایت یافتہ حکمرانی کے خلاف عوامی ردِعمل تھا۔ آج بادشاہت کو حل کے طور پر پیش کرنا اس بنیادی حقیقت کو بھلا دینا ہے کہ ایرانی عوام نے نصف صدی پہلے بغاوت کیوں کی تھی۔

یہ تصور بھی غلط ہے کہ جلاوطنی میں بیٹھ کر سیاسی جواز وراثت میں مل جاتا ہے۔ رضا پہلوی نے وہ حالات نہیں جھیلے جن میں آج کے ایرانی زندگی گزار رہے ہیں۔ انہوں نے نہ پابندیاں بھگتیں، نہ ریاستی جبر اور نہ ہی روزمرہ کی توہین آمیز کیفیت کا سامنا کیا۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ ایرانی عوام نے انہیں کبھی کسی جمہوری عمل کے ذریعے منتخب نہیں کیا۔

غیر ملکی فوجی مداخلت کا مطالبہ اس سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ ایران کی جدید تاریخ اس کی قیمت واضح طور پر دکھاتی ہے، چاہے وہ 1953 میں سی آئی اے کی سازش ہو جس کے ذریعے وزیر اعظم محمد مصدق کو ہٹایا گیا، یا سرد جنگ کے دوران ہونے والی مداخلتیں۔ بیرونی طاقتوں نے بار بار جمہوری امکانات کو کمزور اور آمرانہ قوتوں کو مضبوط کیا ہے۔ آج کسی بھی بیرونی مداخلت کا نتیجہ آزادی نہیں بلکہ انتشار، شہری مصائب اور ٹوٹ پھوٹ ہوگا۔

بادشاہت کی بحالی کی اپیل میں ایک اخلاقی تضاد بھی پوشیدہ ہے۔ ایک غیر جواب دہ مذہبی نظام کی مخالفت کر کے اسے ایک غیر جواب دہ، بیرونی حمایت یافتہ موروثی حکمران سے بدل دینا نجات نہیں۔ ایرانی عوام سڑکوں پر جانیں اس لیے خطرے میں ڈال رہے ہیں کہ وہ وقار، خودمختاری اور اپنی زندگی پر اختیار چاہتے ہیں، نہ کہ ایک بار پھر رعایا بننا۔

یہ بدقسمتی ہوگی اگر یہ بغاوت بھی 1979 کی طرح ان قوتوں کے ہاتھوں ہائی جیک ہو جائے جو اس کی اصل خواہشات کی نمائندگی نہیں کرتیں۔ آج خطرہ یہ ہے کہ قیادت اور تنظیم کے فقدان میں غیر نمائندہ اور بیرونی آوازیں مستقبل کا نقشہ پہلے ہی کھینچ دیں۔

ایرانی مظاہرین کے سامنے اصل چیلنج صرف موجودہ نظام کا خاتمہ نہیں بلکہ ایک اور مسلط کردہ نظام کو روکنا بھی ہے۔ اس کے لیے اندرونی جبر اور بیرونی مداخلت، دونوں کی مزاحمت ضروری ہے۔ یعنی تبدیلی کی قیادت ایران کے اندر، ایرانی عوام کے ہاتھوں، جامع اور حقیقی جمہوری عمل کے ذریعے ہونی چاہیے پگڑی اور تاج کے جھوٹے انتخاب کو مسترد کرتے ہوئے۔

مغرب کو بھی احتیاط برتنی چاہیے۔ انسانی حقوق کی حمایت، مظالم کی دستاویز سازی اور ایرانی سول سوسائٹی کو آواز دینا جائز ہے، لیکن نظام کی تبدیلی کی سازشیں، جلا وطن دعوے داروں کی سرپرستی یا فوجی دھمکیاں نہیں۔ ایسے اقدامات انہی قوتوں کو کمزور کریں گے جن کی حمایت کا دعویٰ کیا جاتا ہے۔

ایران اس وقت ایک دوراہے پر کھڑا ہے، اور تاریخ گواہ ہے کہ آگے کا راستہ نہ آسان ہوگا اور نہ سیدھا۔ ایک قسم کے غلبے کو دوسری قسم کے غلبے سے بدلنے والا کوئی بھی 'انقلاب' کامیابی نہیں، بلکہ ایک اور دھوکہ ہوگا۔

اقلیتوں کے تعلیمی حقوق پر عدلیہ کی مضبوط دستک

یوسف شمسی

ملک میں اقلیتی حقوق، مذہبی آزادی اور آئینی بالادستی کے حوالے سے الٰہ آباد ہائی کورٹ کا حالیہ فیصلہ نہایت اہم اور تاریخی نوعیت کا حامل ہے۔ عدالتِ عالیہ نے اپنے واضح اور دوٹوک فیصلے میں یہ بات تسلیم کی ہے کہ بغیر سرکاری منظوری کے مدرسہ قائم کرنا اور چلانا مسلمانوں کا آئینی حق ہے اور انتظامیہ محض منظوری نہ ہونے کی بنیاد پر ایسے اداروں کو بند نہیں کر سکتی۔

یہ مقدمہ اتر پردیش کے سرحدی اور پسماندہ ضلع شراوستی میں واقع مدرسہ اہلِ سنت امام احمد رضا سے متعلق تھا، جسے یکم مئی 2025 کو ضلع اقلیتی بہبود افسر کے حکم کے ذریعے بند کر دیا گیا تھا اور مدرسہ کے دروازوں پر سرکاری سیل لگا دی گئی تھی۔ اس کارروائی نے نہ صرف مدرسہ انتظامیہ بلکہ پورے علاقے کے مسلم سماج میں تشویش اور بے چینی کی فضا پیدا کر دی تھی، کیونکہ یہ قدم براہِ راست آئینی حقوق پر ضرب کے مترادف تھا۔

مدرسہ کمیٹی نے اس یک طرفہ اور غیر آئینی اقدام کے خلاف الٰہ آباد ہائی کورٹ سے رجوع کیا۔ مفصل سماعت کے بعد عدالت کے معزز جج جسٹس سبھاش ودیارتھی کی یک رکنی بنچ نے ضلع اقلیتی بہبود افسر شراوستی کے یکم مئی 2025 کے حکم کو منسوخ کرتے ہوئے یہ ہدایت دی کہ مدرسہ پر لگائی گئی سیل چوبیس گھنٹوں کے اندر کھولی جائے۔

عدالت نے اپنے فیصلے میں آئینِ ہند کے آرٹیکل 30(1) کی صریح تشریح کرتے ہوئے کہا کہ ملک کی اقلیتوں کو یہ بنیادی حق حاصل ہے کہ وہ اپنے مذہبی و ثقافتی تشخص کے تحفظ کے لیے تعلیمی ادارے قائم کریں اور انہیں چلائیں۔ اگر کوئی مدرسہ نہ تو ریاست سے مالی امداد طلب کرتا ہے اور نہ ہی کسی قسم کی سرکاری منظوری چاہتا ہے، تو انتظامیہ کو اسے بند کرنے کا کوئی اختیار حاصل نہیں۔

یہ فیصلہ اس لحاظ سے بھی نہایت متوازن ہے کہ عدالت نے آزادی اور ضابطے کے درمیان واضح حد کھینچ دی ہے۔ عدالت نے یہ بھی کہا کہ بغیر منظوری کے چلنے والے مدارس سرکاری گرانٹ، ریاستی بورڈ امتحانات اور سرکاری سرٹیفکیٹس کے اہل نہیں ہوں گے۔ گویا آئینی آزادی کے ساتھ ساتھ ریاستی قوانین کی عمل داری کو بھی تسلیم کیا گیا ہے۔

اس مقدمے میں مدرسہ کے منتظم عبدالرحمن کی جانب سے دائر کی گئی رٹ پٹیشن نمبر 307/2026 میں ان کے وکلا سیدہ فاروق احمد اور دیویندر موہن شکلا نے سپریم کورٹ کے حالیہ فیصلے انجم قادری بنام یونین آف انڈیا کا حوالہ دیتے ہوئے مؤقف اختیار کیا کہ ان کا مؤکل آئینی دائرے میں رہتے ہوئے اپنے ادارے کو چلا رہا ہے، کیونکہ اس نے نہ تو سرکاری امداد مانگی ہے اور نہ ہی منظوری کی درخواست دی ہے۔

سماعت کے دوران وکلا نے سپریم کورٹ کے اس مستند فیصلے کا بھی حوالہ دیا جس کا تعلق کیرالہ ایجوکیشن ایکٹ سے ہے، جس میں اقلیتی تعلیمی اداروں کو تین زمروں میں تقسیم کیا گیا ہے:

اوّل، وہ ادارے جو نہ منظوری لیتے ہیں اور نہ مالی امداد حاصل کرتے ہیں؛

دوم، وہ جو منظوری لیتے ہیں مگر مالی امداد نہیں لیتے؛

سوم، وہ جو منظوری اور مالی امداد دونوں حاصل کرتے ہیں۔

عدالت نے اس تقسیم کو تسلیم کرتے ہوئے واضح کیا کہ پہلے زمرے کے اقلیتی اداروں پر ریاستی پابندیاں عائد کرنا آئین کے منافی ہے۔

یہ فیصلہ محض ایک مدرسہ کی بحالی تک محدود نہیں بلکہ اس کے دور رس اثرات ہیں۔ ملک بھر میں ایسے متعدد مدارس اور اقلیتی تعلیمی ادارے ہیں جو محدود وسائل کے ساتھ، عوامی تعاون سے اور خالص دینی و سماجی مقصد کے تحت کام کر رہے ہیں۔ ان اداروں کے لیے یہ فیصلہ ایک مضبوط آئینی سہارا فراہم کرتا ہے اور انتظامیہ کو یہ پیغام دیتا ہے کہ وہ آئینی حدود سے تجاوز نہ کرے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ ریاستی افسران آئینِ ہند کے بنیادی اصولوں، بالخصوص مذہبی آزادی اور اقلیتی حقوق کا احترام کریں۔ تعلیمی اداروں کو شک و شبہ کی نگاہ سے دیکھنے کے بجائے انہیں سماج کی فکری و اخلاقی تشکیل کا حصہ سمجھا جائے۔ مدارس صدیوں سے تعلیم، تہذیب اور اخلاقی تربیت کا مرکز رہے ہیں اور انہیں غیر ضروری انتظامی دباؤ کا نشانہ بنانا نہ انصاف کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہے اور نہ جمہوری اقدار سے۔

الٰہ آباد ہائی کورٹ کا یہ فیصلہ محض ایک عدالتی حکم نہیں بلکہ آئینِ ہند کی روح کا باضابطہ اعلان ہے۔ یہ فیصلہ اقلیتی حقوق کے تحفظ، مذہبی آزادی اور آئینی وقار کی ایک مضبوط مثال ہے، جو اس حقیقت کی یاد دہانی کراتا ہے کہ بھارت کا آئین اختلاف کے ساتھ جینے اور تنوع کے ساتھ آگے بڑھنے کا نام ہے۔

بیدر کی ادبی روایت کا درخشاں چراغ:

رخسانہ نازنین .... شخصیت، فن اور افسانوی بصیرت

محمد امین نواز

حتائی سرزمین، شہرِ اردو بیدر تاریخ، تہذیب اور ادب کا وہ زرخیز خطہ ہے جس کی مٹی میں صدیوں کی فکری ریاضت، علمی جستجو اور تہذیبی شائستگی رچی بسی ہے۔ یہ شہر محض قلعوں، مقبروں اور تاریخی آثار کی وجہ سے معروف نہیں، بلکہ اس کی اصل شناخت وہ علمی و ادبی روایت ہے جو نسل در نسل منتقل ہوتی رہی ہے۔ بیدر نے اردو زبان و ادب کو وہ فضا عطا کی جہاں فکر کو وقار، احساس کو تہذیب اور اظہار کو شائستگی میسر آئی۔ اسی ادبی فضا میں جن شخصیات نے اپنے قلم سے شہر کی شناخت کو دوام بخشا، ان میں محترمہ رخسانہ نازنین کا نام نہایت احترام اور اعتماد کے ساتھ لیا جاتا ہے۔ رخسانہ نازنین اردو افسانے کی اس معتبر روایت کی نمائندہ ہیں جہاں فن محض لفظوں کی بازی گری نہیں بلکہ زندگی کے تلخ و شیریں تجربات کا بامعنی اظہار ہوتا ہے۔ وہ ادبی دنیا کی ان روشن قلم کار خواتین میں شامل ہیں جن کی تخلیقات نہ وقتی تاثر تک محدود ہیں اور نہ محض جذباتی ابال کا نتیجہ، بلکہ فکری پختگی، مشاہدے کی گہرائی اور احساس کی صداقت سے عبارت ہیں۔ ان کی شخصیت میں سادگی، متانت اور سنجیدگی نمایاں ہے، اور یہی اوصاف ان کے افسانوی اسلوب میں بھی پوری آب و تاب کے ساتھ جلوہ گر نظر آتے ہیں۔ رخسانہ نازنین کا افسانوی سفر کسی مصنوعی تحریک یا ادبی فیشن کی پیداوار نہیں، بلکہ وہ زندگی کے اس کرب سے جنم لیتا ہے جو خاموشی کے ساتھ سماج کے اندر پنپتا رہتا ہے۔ وہ چیخ چیخ کر مسائل بیان کرنے کے بجائے، آہستہ اور گہرے انداز میں قاری کے شعور کو جھنجھوڑتی ہیں۔ ان کے افسانوں میں بلند آہنگ نعرے نہیں، مگر ایسے سوالات ضرور موجود ہوتے ہیں جو دیر تک ذہن میں گونجتے رہتے ہیں۔ یہی ان کے فن کی اصل طاقت ہے۔ ان کی تحریروں کا بنیادی وصف حقیقت نگاری ہے، مگر یہ حقیقت نگاری خشک یا محض رپورٹنگ کے انداز کی نہیں، بلکہ انسانی جذبوں سے ہم آہنگ، دردمندانہ اور فکری شعور سے آراستہ ہے۔ وہ زندگی کو اس کے پورے سچ کے ساتھ پیش کرتی ہیں نہ اسے غیر ضروری طور پر حسین بناتی ہیں اور نہ ہی جان بوجھ کر سیاہ رنگ میں رنگتی ہیں۔ ان کے افسانے زندگی جیسے ہیں: کہیں مسکراہٹ، کہیں آنسو، کہیں خاموشی اور کہیں مجبوری۔ رخسانہ نازنین کے افسانوی کردار قاری کو اس لیے اجنبی محسوس نہیں ہوتے کہ وہ ہمارے اردگرد بکھرے ہوئے چہروں سے اخذ کیے گئے ہیں۔ ان کے یہاں عورت باورچی خانے کی چہار دیواری میں قید ایک بے نام سایہ نہیں، بلکہ ایک سوچنے سمجھنے والی، محسوس کرنے والی اور کبھی کبھی ٹوٹ جانے والی مکمل انسان ہے۔ اسی طرح مرد محض جابر یا بے حس نہیں، بلکہ وہ بھی حالات کے جبر، معاشی دباؤ اور سماجی توقعات کے بوجھ تلے دبا ہوا ایک مجبور کردار ہے۔ یہی توازن ان کے افسانوں کو یک رخی ہونے سے بچاتا ہے۔

افسانہ "واپسی" انکے چوتھے افسانوی مجموعے "جینے کے لئے" میں شامل ہے جو عنقریب جلوہ افروز ہو کر منظر عام پر آئے گا ان کے افسانوی مجموعے "طوبیٰ" "ضیاء" اور "پسِ دیوار" اردو افسانے کے اس سنجیدہ دھارے کی نمائندگی کرتے ہیں جہاں فن اور مقصد ایک دوسرے کے مخالف نہیں بلکہ ہم سفر ہوتے ہیں۔ ان مجموعوں میں شامل افسانے عورت کے داخلی کرب، رشتوں کی پیچیدگی، گھریلو زندگی کے ان کہے دکھ، سماجی رسم و رواج کے دباؤ اور بدلتے ہوئے معاشرتی رویوں کو نہایت گہرے شعور کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔ رخسانہ نازنین کا کمال یہ ہے کہ وہ ان موضوعات کو دہراتی نہیں بلکہ ہر بار ایک نئے زاویے، ایک نئی کیفیت اور ایک نئے احساس کے ساتھ سامنے لاتی ہیں۔ افسانہ "واپسی" ان کے فنی شعور کی ایک نمایاں مثال ہے، جہاں انہوں نے متوسط طبقے کے اس المیے کو موضوع بنایا ہے جو آج کے عہد کی سب سے بڑی سماجی حقیقت بن چکا ہے۔ روزگار کی تلاش میں پردیس جانے والا مرد، برسوں کی محنت کے بعد جب وطن لوٹتا ہے تو اسے سکون کے بجائے نئے سوالات، نئی ذمہ داریاں اور نئی مجبوریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ شکیل احمد کی کہانی دراصل ایک فرد کی نہیں بلکہ ایک پورے طبقے کی اجتماعی کہانی ہے، جسے رخسانہ نازنین نے نہایت خاموش مگر اثر انگیز انداز میں پیش کیا ہے۔ رخسانہ نازنین کے افسانوں میں سب سے زیادہ متاثر کرنے والا پہلو ان کا نفسیاتی گہراؤ ہے۔ وہ کرداروں کے ظاہر سے زیادہ ان کے باطن پر توجہ دیتی ہیں۔ ان کے یہاں خاموشی بھی بولتی ہے، نظر جھکانا بھی معنی رکھتا ہے اور ادھورا جملہ بھی مکمل کہانی سنا دیتا ہے۔ وہ قاری کو کرداروں کے دل و دماغ میں جھانکنے کا موقع دیتی ہیں، اور یہی عمل افسانے کو محض کہانی نہیں بلکہ تجربہ بنا دیتا ہے۔ ان کی زبان سادہ، شستہ اور رواں ہے، مگر اس سادگی میں فکری پختگی اور ادبی وقار پوری طرح محفوظ رہتا ہے۔ وہ ثقیل الفاظ یا غیر ضروری تشبیہوں کے ذریعے قاری کو مرعوب کرنے کی کوشش نہیں کرتیں، بلکہ عام فہم زبان میں غیر معمولی بات کہنے کا ہنر رکھتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی تحریریں عام قاری کے دل تک بھی پہنچتی ہیں اور سنجیدہ قارئین کے لیے بھی فکری غذا فراہم کرتی ہیں۔ رخسانہ نازنین کا فن نسوانی ادب کے دائرے میں ضرور آتا ہے، مگر وہ اسے محدود دائرے میں قید نہیں کرتیں۔ ان کا ادب عورت کی آواز ضرور ہے، مگر یہ آواز نفرت، انتقام یا محض احتجاج کی نہیں، بلکہ فہم، شعور اور اصلاح کی آواز ہے۔ وہ سماج کو توڑنے کے بجائے سمجھانے کی قائل ہیں، اور یہی رویہ ان کے ادب کو دیرپا بناتا ہے۔

بیدر کی ادبی روایت میں رخسانہ نازنین کا مقام اس لیے بھی اہم ہے کہ انہوں نے ایک ایسے دور میں سنجیدہ افسانہ نگاری کو زندہ رکھا ہے جب سطحی تحریریں، فوری شہرت اور سوشل میڈیا کی مقبولیت ادب کے معیار کو متاثر کر رہی ہے۔ ایسے ماحول میں ان کا فن ایک مضبوط ستون کی طرح کھڑا نظر آتا ہے، جو ادب کے وقار اور مقصدیت کی یاد دہانی کراتا ہے۔ رخسانہ نازنین نے اپنے افسانوں کے ذریعے یہ ثابت کیا ہے کہ خاموشی بھی احتجاج ہو سکتی ہے، سادگی بھی گہرائی رکھتی ہے اور عورت کا قلم بھی سماج کی نبض پر ہاتھ رکھ سکتا ہے۔ رخسانہ نازنین کے افسانوی ادب کا مطالعہ کرتے ہوئے یہ حقیقت پوری شدت کے ساتھ سامنے آتی ہے کہ ان کی تخلیقات محض تخیل کی پرواز نہیں بلکہ زندگی کے ٹھوس تجربات، گہرے مشاہدات اور مسلسل فکری ریاضت کا نتیجہ ہیں۔ وہ افسانہ نگاری کو وقتی جذبات کے اظہار کا وسیلہ نہیں بناتیں بلکہ اسے سماجی شعور کی ترسیل کا معتبر ذریعہ سمجھتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے افسانے قاری کے دل کو چھونے کے ساتھ ساتھ اس کے ذہن میں سوالات بھی بیدار کرتے ہیں، اور یہی سوالات دراصل ادب کی اصل روح ہوتے ہیں۔ رخسانہ نازنین کے افسانوں میں عورت محض مظلوم ہونے کی علامت نہیں بلکہ ایک ایسی ہستی ہے جو حالات سے سمجھوتہ بھی کرتی ہے، مزاحمت بھی، اور بسا اوقات خاموش قربانی کو اپنا مقدر بھی بنا لیتی ہے۔ ان کے یہاں عورت کی تصویر نہ انتہا پسند نسوانیت کا شکار ہے اور نہ روایتی تقدیس میں قید؛ بلکہ ایک متوازن، حساس اور حقیقت پسندانہ کردار کے طور پر ابھرتی ہے۔ یہی اعتدال ان کے افسانوی فن کو سنجیدہ اور قابلِ اعتماد بناتا ہے۔ رخسانہ نازنین کا ایک نمایاں وصف یہ ہے کہ وہ اپنے افسانوں میں کسی ایک کردار کو مکمل طور پر مجرم یا مکمل طور پر معصوم قرار نہیں دیتیں۔ ان کے نزدیک زندگی سیاہ و سفید خانوں میں تقسیم نہیں بلکہ مختلف رنگوں اور سایوں کا مجموعہ ہے۔ اسی لیے ان کے مرد کردار بھی یکسر ظالم نہیں ہوتے اور عورتیں بھی محض مظلوم۔ دونوں اپنی اپنی جگہ حالات کے اسیر نظر آتے ہیں، اور یہی حقیقت افسانے کو زندگی کے قریب تر بنا دیتی ہے۔ ان کے افسانوی مجموعے "طوبیٰ" میں شامل کہانیاں ابتدائی فکری پختگی کی غماز ہیں، جہاں مصنفہ نے اپنے موضوعات کے انتخاب میں جرأت اور شعور کا مظاہرہ کیا ہے۔ یہ مجموعہ بیدر کی ادبی تاریخ میں اس لیے بھی اہمیت رکھتا ہے کہ یہ شہر کا پہلا باقاعدہ افسانوی مجموعہ ہے جو کسی خاتون قلمکار کی جانب سے سامنے آیا۔ یہ محض ادبی کارنامہ نہیں بلکہ ایک سماجی پیش رفت بھی ہے، جو اس بات کی دلیل ہے کہ بیدر کی خواتین بھی ادبی سطح پر اپنی آواز رکھنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ "ضیاء" میں رخسانہ نازنین کا افسانوی اسلوب مزید نکھر کر سامنے آتا ہے۔ یہاں ان کی زبان میں روانی، کرداروں میں گہرائی اور موضوعات میں وسعت نمایاں طور پر محسوس کی جا سکتی ہے۔ یہی وہ مجموعہ ہے جسے بہار اردو اکادمی کی جانب سے انعام کے لیے منتخب کیا جانا ان کے فنی وقار کا عملی اعتراف ہے۔ یہ مجموعہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان کی تحریر محض علاقائی سطح تک محدود نہیں بلکہ قومی سطح پر بھی قدر و منزلت کی حامل ہے۔ "پسِ دیوار" ان کے فکری سفر کا وہ مرحلہ ہے جہاں ان کا فن مزید سنجیدہ اور تہہ دار ہو جاتا ہے۔ اس مجموعے میں شامل افسانے سماج کے ان پہلوؤں کو بے نقاب کرتے ہیں جو عموماً نظر انداز کر دیے جاتے ہیں۔ یہاں عورت کے داخلی کرب، سماجی منافقت، معاشی ناہمواری اور اخلاقی زوال کو نہایت سلیقے سے افسانوی قالب میں ڈھالا گیا ہے۔ اس مجموعے کی اشاعت کرناٹک اردو اکادمی کی جانب سے ہونا بھی اس بات کا ثبوت ہے کہ ریاستی سطح پر ان کی ادبی خدمات کو تسلیم کیا گیا ہے۔

رخسانہ نازنین کے افسانوں میں اصلاح کا عنصر نمایاں ضرور ہے، مگر وہ وعظ و نصیحت کے انداز سے کوسوں دور رہتی ہیں۔ وہ قاری کو براہِ راست حکم نہیں دیتیں بلکہ کہانی کے ذریعے سوچنے پر مجبور کرتی ہیں۔ یہی اسلوب افسانے کو ادب بناتا ہے، محض تبلیغ نہیں۔ وہ سماج کی برائیوں کی نشاندہی ضرور کرتی ہیں، مگر ان کا قلم نفرت یا تلخی نہیں بکھیرتا بلکہ ہمدردی اور فہم کا پیغام دیتا ہے۔ ان کی تحریروں میں بیدر کی تہذیبی فضا، گھریلو زندگی کی نزاکتیں، رشتوں کی پیچیدگیاں اور معاشرتی دباؤ پوری شدت کے ساتھ محسوس کیے جا سکتے ہیں۔ وہ چھوٹے چھوٹے واقعات کو افسانوی پیرائے میں اس طرح ڈھالتی ہیں کہ وہ بڑے سماجی مسائل کی علامت بن جاتے ہیں۔ یہی خوبی انہیں محض کہانی نویس نہیں بلکہ سماج کی نبض شناس قلمکار ثابت کرتی ہے۔ رخسانہ نازنین کی زبان میں نہ تصنع ہے اور نہ غیر ضروری ثقالت۔ ان کا اسلوب سادہ ہونے کے باوجود فکری اعتبار سے گہرا ہے۔ وہ مکالموں کے ذریعے کرداروں کی نفسیات کو اس طرح اجاگر کرتی ہیں کہ قاری خود کو ان کے قریب محسوس کرتا ہے۔ ان کے افسانوں میں مکالمہ محض گفتگو نہیں بلکہ کردار کی داخلی کیفیت کا آئینہ ہوتا ہے۔ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ رخسانہ نازنین کا ادب دراصل بیدر کی ادبی روایت کا تسلسل ہے۔ وہ اس روایت کو محض سنبھالتی نہیں بلکہ اسے نئے عہد کے تقاضوں کے مطابق آگے بڑھاتی ہیں۔ ان کا قلم ماضی کی تہذیب سے جڑا ہوا ہے مگر حال کے مسائل سے پوری طرح باخبر بھی۔ یہی امتزاج ان کے فن کو عصری معنویت عطا کرتا ہے۔ ان کی ادبی خدمات کے اعتراف میں ملنے والے اعزازات اور انعامات محض رسمی توثیق نہیں بلکہ ان کے مسلسل ادبی سفر کی عملی شہادت ہیں۔ مگر ان کی اصل پہچان ان کے افسانے ہیں، جو رسائل و جرائد کے صفحات سے نکل کر قاری کے دل و دماغ میں جگہ بناتے ہیں۔ رخسانہ نازنین کی تحریریں ہمیں یہ احساس دلاتی ہیں کہ ادب محض تفریح نہیں بلکہ ذمہ داری بھی ہے۔ ان کا قلم ہمیں زندگی کے ان پہلوؤں سے روشناس کراتا ہے جن پر عموماً پردہ ڈال دیا جاتا ہے۔ وہ سماج کو آئینہ دکھاتی ہیں، مگر اس آئینے میں نفرت نہیں، اصلاح کی امید جھلکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رخسانہ نازنین کو محض بیدر کی نہیں بلکہ جنوبی ہند کی اردو افسانہ نگاری میں ایک ممتاز مقام حاصل ہے۔ ان کا فن آنے والی نسلوں کے لیے رہنمائی کا ذریعہ بن سکتا ہے، اور ان کی تحریریں اس بات کا ثبوت ہیں کہ خلوص، محنت اور فکری دیانت کے ساتھ کیا گیا ادبی کام کبھی رائیگاں نہیں جاتا۔ رخسانہ نازنین کے افسانوی ادب کا سب سے قابلِ توجہ پہلو یہ ہے کہ وہ اپنے فن کے ذریعے محض کہانیاں نہیں سناتیں بلکہ سماج کے لاشعور میں پیوست ان سوالات کو سطح پر لے آتی ہیں جن سے اکثر نظریں چرائی جاتی ہیں۔ ان کے افسانوں میں زندگی کا کرب، عورت کا داخلی اضطراب، رشتوں کی پیچیدگیاں اور معاشی دباؤ اس طرح گھل مل جاتے ہیں کہ قاری کے لیے ان سے الگ ہو کر پڑھنا ممکن نہیں رہتا۔ یہی وہ مقام ہے جہاں افسانہ محض تخلیق نہیں رہتا بلکہ تجربہ بن جاتا ہے۔

رخسانہ نازنین نے افسانہ نگاری کو نسوانی جذبات کے یک رخی اظہار تک محدود نہیں رکھا۔ ان کے یہاں عورت کے مسائل سماج کے مجموعی مسائل کے تناظر میں سامنے آتے ہیں۔ وہ یہ باور کراتی ہیں کہ عورت کا دکھ محض عورت کا نہیں بلکہ پورے سماجی ڈھانچے کا دکھ ہے۔ یہی سبب ہے کہ ان کے افسانوں میں عورت کی مظلومیت کے ساتھ ساتھ اس کی قوت برداشت، صبر، فہم اور بعض اوقات خاموش مزاحمت بھی نمایاں نظر آتی ہے۔ ان کی عورت روتی ضرور ہے مگر بے معنی آنسو نہیں بہاتی؛ وہ سہتی ضرور ہے مگر احساسِ ذمہ داری کے ساتھ۔ رخسانہ نازنین کے افسانوں میں مرد کردار بھی خاص توجہ کے مستحق ہیں۔ وہ مرد کو یکسر ظالم یا جابر بنا کر پیش نہیں کرتیں بلکہ اسے حالات کے دباؤ، معاشی مجبوریوں اور سماجی توقعات کے درمیان پسا ہوا انسان دکھاتی ہیں۔ افسانہ "واپسی" میں شکیل احمد کی خاموش اذیت، اس کی عزتِ نفس کی ٹوٹ پھوٹ اور قربانی کی مجبوری دراصل اس مرد اساس معاشرے کی ایک المناک تصویر ہے جہاں مرد سے مسلسل توقع کی جاتی ہے کہ وہ ہر حال میں مضبوط رہے، چاہے اندر ہی اندر بکھر کیوں نہ رہا ہو۔ اس زاویے سے دیکھا جائے تو رخسانہ نازنین کا فن محض نسوانی نہیں بلکہ انسانی ادب کی نمائندگی کرتا ہے۔ ان کے افسانوں کی فضا میں ایک عجیب سی سنجیدگی اور ٹھہراؤ ہے۔ وہ تیز رفتار واقعات، چونکا دینے والے موڑ یا غیر متوقع انجام کے ذریعے قاری کو متاثر کرنے کی کوشش نہیں کرتیں۔ ان کے ہاں زندگی آہستہ آہستہ اپنے راز کھولتی ہے، اور یہی آہستگی قاری کو سوچنے کا موقع فراہم کرتی ہے۔ ان کے افسانوں کے اختتام اکثر کھلے ہوتے ہیں، جہاں کہانی ختم ہو جاتی ہے مگر سوال باقی رہ جاتے ہیں۔ یہی سوالات دراصل ان کے فن کی اصل کامیابی ہیں۔ رخسانہ نازنین کی نثر میں ایک خاص طرح کی شفافیت پائی جاتی ہے۔ وہ نہ تو لسانی تجربات کے نام پر قاری کو الجھاتی ہیں اور نہ ہی غیر ضروری علامتوں اور استعاروں کا سہارا لیتی ہیں۔ ان کی تحریر میں لفظ اپنے اصل مفہوم کے ساتھ جلوہ گر ہوتے ہیں اور جملے اپنے وزن اور تاثیر کے ساتھ قاری کے ذہن میں اترتے ہیں۔ یہی سادگی ان کے اسلوب کو عام فہم بناتی ہے، اور یہی فہم ان کے ادب کو وسیع حلقۂ قارئین تک پہنچاتی ہے۔

رخسانہ نازنین کی ایک اہم خصوصیت ان کا مشاہدہ ہے۔ وہ سماج کے چھوٹے چھوٹے واقعات کو نظر انداز نہیں کرتیں بلکہ انہیں بڑے فکری تناظر میں پیش کرتی ہیں۔ ایک گھر کا منظر، ایک عورت کی خاموشی، ایک مرد کی تھکی ہوئی آنکھیں، ایک بچے کی ضد یہ سب ان کے افسانوں میں علامت بن جاتے ہیں۔ ان علامتوں کے ذریعے وہ قاری کو یہ احساس دلاتی ہیں کہ زندگی کے بڑے المیے اکثر چھوٹے واقعات میں پوشیدہ ہوتے ہیں۔ ان کی افسانہ نگاری میں اصلاحی پہلو نمایاں ضرور ہے، مگر وہ کسی بھی مقام پر ادب کو محض اصلاحی پمفلٹ میں تبدیل نہیں ہونے دیتیں۔ ان کا فن ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ ادب کا اصل کام سماج کو آئینہ دکھانا ہے، نہ کہ اسے زبردستی بدلنے کا دعویٰ کرنا۔ وہ قاری کو خود نتیجہ اخذ کرنے کی آزادی دیتی ہیں، اور یہی آزادی ادب کی اصل طاقت ہوتی ہے۔ رخسانہ نازنین کے مضامین کا مجموعہ "دستک" بھی ان کے فکری شعور کا آئینہ دار ہے۔ ان مضامین میں بھی وہی سنجیدگی، وہی دردمندی اور وہی سماجی شعور نظر آتا ہے جو ان کے افسانوں کی پہچان ہے۔ ان کے مضامین محض موضوعاتی تحریریں نہیں بلکہ ایک حساس ذہن کی فکری دستاویز ہیں، جو قاری کو غور و فکر کی دعوت دیتی ہیں۔ ادبی تنظیموں اور اداروں سے ان کی وابستگی اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ محض تخلیق کار نہیں بلکہ ادب کی ترویج و اشاعت میں بھی سرگرم کردار ادا کرتی رہی ہیں۔ (جاری)

Aawami news Kolkata
Also published from Ranchi & Patna
Wednesday, 21st January, 2026

روزنامہ عوامی نیوز کولکاتا
بدھ، ۲۱ ؍جنوری ۲۰۲۶ء

ٹی-20 عالمی کپ: 'ہندوستان میں کھیلو یا باہر جاؤ'، بنگلہ دیش کو آئی سی سی نے 21 جنوری تک کا دیا الٹی میٹم!

20؍جنوری: ٹی-20 عالمی کپ 7 فروری سے شروع ہونے والا ہے، لیکن بنگلہ دیش کی ٹیم یہ ٹورنامنٹ کھیلے گی یا نہیں، اس بارے میں کچھ بھی صاف نہیں ہو پایا ہے۔ جاری تنازعہ کے درمیان بین الاقوامی کرکٹ کونسل (آئی سی سی) نے بنگلہ دیش کرکٹ بورڈ (بی سی بی) کو واضح لفظوں میں کہہ دیا ہے کہ ٹیم ہندوستان میں ہی کھیلے گی، نہیں تو اس کی جگہ دوسری ٹیم کو شامل کیا جائے گا۔ آئی سی سی نے بی سی بی کو اس بارے میں فیصلہ لینے کے لیے 21 جنوری تک کا وقت دیا ہے۔

یہ جانکاری 'ای ایس پی این کرک انفو' کی رپورٹ میں دی گئی ہے۔ غور کرنے والی بات یہ ہے کہ پاکستان بھی ہندوستان اور بنگلہ دیش کے درمیان جاری تنازعہ میں کود گیا ہے۔ کچھ میڈیا رپورٹس میں بتایا گیا ہے کہ آئی سی سی کے سامنے جب بی سی بی کی نہیں چلی، تو بی سی بی نے پاکستان کرکٹ بورڈ سے رابطہ کر مدد کی گزارش کی ہے۔ بتایا یہ بھی جا رہا ہے کہ پاکستان کرکٹ بورڈ نے بی سی بی کو مثبت جواب دیا ہے۔ حالانکہ اس سلسلے میں مصدقہ طور پر کچھ بھی سامنے نہیں آیا ہے۔

قابل ذکر ہے کہ آئی سی سی اور بنگلہ دیش کرکٹ بورڈ کے درمیان گزشتہ ایک ہفتہ میں 2 میٹنگیں ہوئی ہیں۔ ہفتہ کے روز ڈھاکہ میں ہوئی میٹنگ میں بی سی بی نے اپنا یہ رخ دہرایا کہ وہ عالمی کپ کھیلنا چاہتا ہے، لیکن ہندوستان میں نہیں۔ بنگلہ دیش کرکٹ بورڈ نے متبادل کے طور پر سری لنکا کا نام دیا، جہاں وہ اپنے میچ کھیل سکتا ہے۔ سری لنکا 'ٹی-20 عالمی کپ 2026' کا شریک میزبان ہے، پھر بھی آئی سی سی نے شیڈول اور گروپنگ میں تبدیلی سے واضح طور پر انکار کر دیا ہے۔ بی سی بی کی طرف سے اہم اعتراض سیکورٹی کو لے کر ہے۔ بورڈ کا کہنا ہے کہ ہندوستانی زمین پر کھلاڑیوں کی سیکورٹی یقینی بنانا مشکل ہے۔ حالانکہ آئی سی سی اس سے متفق نہیں ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ موجودہ شیڈیول ہی نافذ رہے گا اور بنگلہ دیش گروپ سی کا حصہ بنا رہے گا۔

آئی سی سی نے بنگلہ دیش کرکٹ بورڈ کو بھروسہ دلایا ہے کہ سیکورٹی خطرہ جیسی کوئی سنگین حالت نہیں ہے۔ ایک آزادانہ سیکورٹی ایجنسی کی رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے آئی سی سی نے بتایا کہ ہندوستان میں سیکورٹی کا پورا خیال رکھا گیا ہے اور وہاں سیکورٹی اعلیٰ درجہ کی ہے۔ اس معاملہ میں کسی بھی ٹیم کو لے کر کوئی خاص خطرہ دیکھنے میں نہیں آیا ہے۔ اس کے باوجود بی سی بی اپنے مطالبہ پر قائم ہے اور تنازعہ تقریباً 3 ہفتوں سے جاری ہے۔ بنگلہ دیش کرکٹ بورڈ نے پہلی بار یہ اعتراض 4 جنوری کو درج کرایا تھا۔

موجودہ شیڈیول کے مطابق بنگلہ دیش اپنے لیگ مقابلے کولکاتا اور ممبئی میں کھیلے گا۔ بنگلہ دیش ٹیم کا پہلا مقابلہ 7 فروری کو کولکاتا میں ویسٹ انڈیز کے خلاف ہوگا۔ اس کے بعد ٹیم اپنے 2 مزید گروپ میچ کولکاتا میں کھیلے گی، اور آخری میچ ممبئی میں ہوگا۔ بی سی بی نے آئی سی سی سے گروپ بدلنے کا مطالبہ بھی رکھا تھا، جس میں کہا گیا تھا کہ بنگلہ دیش کو 'گروپ بی' میں بھیج دیا جائے اور آئرلینڈ کو گروپ 'سی' میں منتقل کیا جائے، کیونکہ آئرلینڈ کے مقابلے سری لنکا میں ہونے ہیں۔ لیکن آئی سی سی نے اس تجویز کو بھی خارج کر دیا۔

آئی سی سی کے قریبی ذرائع کا کہنا ہے کہ اگر بنگلہ دیش آخری وقت تک ہندوستان جانے سے انکار کرتا ہے، تو اس کی جگہ رینکنگ کی بنیاد پر اسکاٹ لینڈ کو شامل کیا جائے گا۔ آئی سی سی فی الحال بنگلہ دیش کرکٹ بورڈ کے آخری فیصلے کا انتظار کر رہا ہے۔ چونکہ ٹورنامنٹ شروع ہونے میں 3 ہفتہ سے بھی کم کا وقت رہ گیا ہے، اس لیے امید کی جا رہی ہے کہ رواں ہفتہ میں کوئی نہ کوئی حتمی فیصلہ کر لیا جائے گا۔

ٹی ٹوئنٹی ورلڈ کپ: بگ بیش کے کامیاب ترین بولر کی پاکستانی ٹیم میں شمولیت مشکوک

20؍جنوری: بگ بیش لیگ کے رواں سیزن کے کامیاب ترین بولر حارث رؤف کی پاکستانی ٹیم میں شمولیت مشکوک ہوگئی۔ میڈیا ذرائع کے مطابق قومی ٹیم کے ہیڈ کوچ مائیک ہیسن نے ٹی ٹوئنٹی ورلڈ کپ 2026 کے لیے فاسٹ بولر حارث رؤف کو اسکواڈ سے باہر رکھنے کا عندیہ دیا ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ یہ فیصلہ ایشیا کپ 2025 کے فائنل میں حارث رؤف کی مایوس کن کارکردگی کے بعد سامنے آیا، جہاں انہوں نے بغیر کوئی وکٹ حاصل کیے 50 رنز دے دیے تھے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ حارث رؤف حال ہی میں بگ بیش لیگ میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کر چکے ہیں، جہاں انہوں نے 10 میچز میں 17.11 کی اوسط سے 18 وکٹیں حاصل کیں۔ اس کے باوجود انہیں پاکستان کی جانب سے آئی سی سی کو بھیجی گئی ابتدائی 15 رکنی فہرست میں شامل نہیں کیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ ٹی ٹوئنٹی ورلڈ کپ کے لیے اسکواڈ کے اعلان کی آخری تاریخ 31 جنوری ہے۔

بابر اعظم اور اسٹیو اسمتھ میں تعلقات بدستور کشیدہ؟ کپتان نے واضح کر دیا

20؍جنوری: سڈنی سکسرز کے کپتان موئیسس ہینرکس نے بابر اعظم اور اسٹیو اسمتھ کے درمیان پیش آنے والے حالیہ واقعے کو غلط فہمی قرار دے دیا۔ پرتھ میں پرتھ اسکارچرز کے خلاف بی بی ایل کوالیفائر میچ کے دوران موئیسس ہینرکس نے کہا کہ دونوں کھلاڑیوں کے درمیان اب معاملات مکمل طور پر ٹھیک ہو چکے ہیں۔

یہ واقعہ گزشتہ جمعہ کو سڈنی کرکٹ گراؤنڈ میں کھیلے گئے بی بی ایل میچ کے دوران پیش آیا، جب میچ کے دوران اسٹیو اسمتھ نے بابر کو سنگل لینے سے انکار کیا اور پاور پلے میں خود اسٹرائیک لیتے ہوئے ریکارڈ 32 رنز بنا ڈالے، جبکہ بابر اگلی ہی گیند پر کلین بولڈ ہو گئے۔ پویلین واپس جاتے ہوئے بابر اعظم نے غصے میں باؤنڈری کی رسی پر بیٹ مارا، جس پر کمنٹیٹر و سابق آسٹریلوی کرکٹر مارک وا نے کہا کہ 'یہ دیکھنا بلکل اچھا نہیں لگ رہا، آپ جو بھی محسوس کر رہے ہیں وہ ظاہر نہ کریں'۔ بعد ازاں بابر اعظم مبینہ طور پر ساتھی کھلاڑیوں سے الگ تھلگ نظر آئے اور میچ جیتنے کے باوجود سڈنی تھنڈرز کے کھلاڑیوں سے ہاتھ ملانے سے گریز کیا تھا۔

ساف مینز فٹسال چیمپئن شپ: پاکستان اور نیپال کے درمیان میچ ڈرا

20؍جنوری: پاکستان کی مینز فٹسال ٹیم نے نیپال کے خلاف شاندار کھیل کا مظاہرہ کر کے میچ ڈرا کر دیا۔ تھائی لینڈ میں جاری ساف فٹسال چیمپئن شپ کے مینز ایونٹ میں پاکستان نے اپنے چوتھے میچ میں نیپال کے خلاف سخت مقابلہ کیا۔ ایک مرحلے پر نیپال کو 0-3 کی برتری حاصل تھی لیکن پاکستانی ٹیم نے شاندار کم بیک کرتے ہوئے میچ 4-4 گول سے برابر کر دیا۔

اس سے قبل پاکستان نے 3 میچز میں سے 2 میں فتح حاصل کر رکھی تھی جبکہ ایک میں اسے شکست ہوئی تھی۔ اس میچ سے قبل پاکستان ٹیم 6 پوائنٹس کے ساتھ دوسری پوزیشن پر موجود تھی۔ پاکستان کو پہلے میچ میں مالدیپ کے ہاتھوں 1-7 سے شکست ہوئی جبکہ بھوٹان کو 2-4 اور سری لنکا کو 5-2 سے شکست دی۔

اسمتھ ٹی ٹوئنٹی فارمیٹ میں شاندار کارکردگی کے باوجود ورلڈ کپ اسکواڈ سے باہر کیوں؟

20؍جنوری: آسٹریلیا کے اسٹار بلے باز اسٹیو اسمتھ گزشتہ دو سالوں میں ٹی ٹوئنٹی فارمیٹ میں شاندار کارکردگی کے باجود ورلڈ کپ اسکواڈ میں جگہ نہ بنا سکے۔ تفصیلات کے مطابق آسٹریلیا کے لیے آخری ٹی ٹوئنٹی 2024 کے اوائل میں کھیلنے والے اسٹیو اسمتھ نے ایشیز کے بعد بگ بیش میں 42 بالز پر 100 رنز کی شاندار اننگز کھیلی، اگلے ہی میچ میں 54 رنز بنا کر اپنی ٹیم کو کوالیفائر فائنل میں بھی پہنچایا۔ اسٹیو اسمتھ فروری 2024 سے اب تک ٹی ٹوئنٹی میچز میں 2 سنچریز اور 5 نصف سنچریز اسکور کر چکے ہیں۔ انہوں نے 51.18 کی اوسط اور 156 کے اسٹرائیک ریٹ سے 819 رنز بنائے ہیں تاہم اس سب کے باوجود وہ مستقبل کے لیے آسٹریلیا کے محدود اوورز فارمیٹ کے پلان میں شامل نہیں ہیں۔

دوسری جانب اسٹیو اسمتھ نے ٹی ٹوئنٹی ورلڈ کپ سے اخراج کو قبول کر لیا ہے مگر وہ لاس اینجلس اولمپکس میں حصہ لینے کے خواہشمند ہیں۔ واضح رہے کہ ون ڈے کی طرح وہ ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل سے بھی تاحال ریٹائر نہیں ہوئے مگر سلیکٹرز اب کافی آگے بڑھ گئے ہیں۔ اگرچہ ٹی ٹوئنٹی ورلڈ کپ کے ابتدائی اسکواڈ میں 31 جنوری تک ردوبدل ممکن ہے مگر صرف انجری کی صورت میں ہی کوئی تبدیلی کی جا سکتی ہے۔

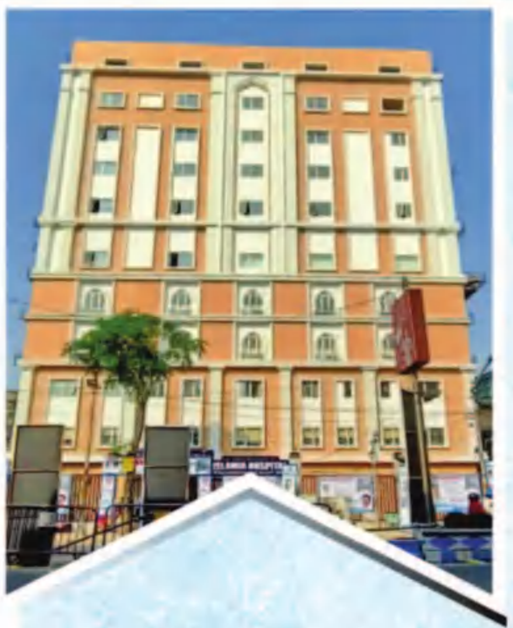

IH
ISLAMIA HOSPITAL

اسلامیہ اسپتال

ISLAMIA HOSPITAL

سُپر اسپیشلیٹی اسپتال

73- چترنجن ایونیو، کولکاتا- 700012

A 200 Beded Hospital Refurbished and Modernized to Cater to The Medical Needs Our Main Aim is to Provide Affordable Medical Treatment to All (Especially The Economically Weak Patients)

DEPARTMENT AVAILABE

- GENERAL MEDICINE
- CHEST MEDICINE
- DIABETIC
- DIABETIC FOOT CARE
- CARDIOLOGY
- SURGERY (GENERAL & LAP)
- GASTROENTEROLOGY
- NURSERY
- ORTHOPAEDIC
- UROLOGY
- GYNAECOLOGY & OBSTETRICS
- NEUROLOGY & NEUROSURGERY
- NEPHROLOGY
- CANCER SURGERY
- CANCER MEDICINE
- PAEDIATRICS
- DENTISTRY
- OPHTHALMOLOGY
- ENT
- DERMATOLOGY
- PLASTIC SURGERY

کینسر سمیت دیگر بیماریوں کے علاج کیلئے
سواستھ ساتھی کارڈ
قبول کیا جاتا ہے

PHARMACY : 24 x 7
Discounted medicines available
(FOR IPD, OPD PATIENTS AND WALK-IN CUSTOMERS)
ULTRAMODERN ICU OPERATION THEATRE
8 STARE OF THE ART OPERATION THEATRE
(SPECIAL LABOUR ROOM)

- PATHOLOGY
- DIALYSIS
- CT SCAN
- X-RAY
- ECG
- ECHOCARDIOGRAPHY
- ENDOSCOPY
- PHYSIOTHERAPY
- ULTRASONOGRAPHY WITH
- COLOUR DOPPLER

24x7 EMERGENCY SERVICE

FIRHAD HAKIM
President

AMIRUDDIN (Bobby)
Hony. General Secretary

Ph.: 033-2237-8737 I 4602-3709 E-mail: islamiahospital.011@gmail.com

Published and Printed by Prem Shankar for AAWAMI NEWS, 30, Chittaranjan Avenue, 4th Floor, Kolkata - 700012 Printed at Saraswati Print Factory Pvt. Ltd. - 789, Chowbhaga West, Near Chaina Mandir, Kolkata- 700105, Editor-Prem Shankar, News Editor : Khurshid Akhter Farazi, - RNI No. WBURD/2014/56804

پرنٹر و پبلیشر شری پریم کے ذریعہ 30، چترنجن ایونیو، چوتھی منزل، کولکاتا۔ 12، سرسوتی پرنٹ فیکٹری پرائیوٹ لمیٹڈ۔ 789، چوبھاگا ویسٹ نزد: چائنا مندر، کولکاتا۔ 105 سے شائع۔ ایڈیٹر: پریم شنکر، نیوز ایڈیٹر: خورشید اختر فرازی۔-(پی آر بی ایکٹ کے تحت خبروں کے انتخاب کے لئے جوابدہ) RNI WBURD/2014/56804